مانتا تھا پس قاتلان امام حسینؑ وہ لوگ ہی تھے جو خلافت معاویہ اور یزید کو اور نیز خلافت عثمان بن عفان کو صحیح مانتے تھے مثلاً عمارہ بن عقبہ عثمان کا مادری بھائی تھا اموی، اور پکا عثمانی تھا اور مسلم بن عقیل کے کوفہ آنے کے بعد اسی عمارہ نے یزید کو اطلاع دی تھی کہ کوفہ میں نعمان بن بشیر کے علاوہ کوئی سخت گیر گورنر بناؤ کرو نیز بعض اہل علم نے شرح لابن ابی الحدید ص کے حوالہ سے لکھا ہے کہ معاویہ کا گورنر سمرہ بن جندب واقعہ کربلا تک زندہ رہا ہے اور کوفہ میں ابن زیاد کے ساتھ مل کر لوگوں کو امام پاک کے ساتھ جنگ کے لئے بھڑکاتا تھا۔

اعتراض

حضرت علیؑ کا دار الحکومت عراق میں کوفہ شہر تھا اور اہل کوفہ نے آنجناب کی بیعت کی تھی پس اہل کوفہ شیعہ تھے اور کربلا میں امام حسینؑ کو بھی اہل کوفہ نے شہید کیا تھا پس ظاہر ہو گیا کہ قتل امام پاک کی ذمہ داری اہل کوفہ پر اور اہل تشیع پر ہے۔

ارباب انصاف قوم معاویہ کا یہ مایہ ناز اعتراض ہے جس کی وجہ سے وہ اہل اسلام کو اسی طرح فریب دیتے جس طرح ان کے پیر و مرشد نے خون عثمان کا نگاہ بجا کر عالم اسلام کو دھوکہ دیا تھا اور اب ہم اہل کوفہ کے مذہب کو بیان کر کے عالم اسلام کو انصاف [illegible] دیتے ہیں تاکہ قوم معاویہ کے فریب کا سارا تانا بانا ادھر جائے۔

جواب

کتاب اہل شیعہ نہج البلاغ ص ۸/۳ مکتوب ع ۶ اور کتاب اہل سنت عقد الفرید ص ۲۳۳/۲ اخبار علی معاویہ میں لکھا ہے کہ معاویہ سے اپنی حکومت کو تسلیم کروانے کی خاطر حضرت علیؑ نے معاویہ کو یہ خط لکھا تھا۔

ومن کتاب لہ علیہ السلام الی معاویہ انہ بایعنی القوم الذین بایعوا ابابکر وعمر وعثمان علی ما بایعوھم علیہ الخ

ترجمہ: تحقیق بیعت کی ہے میری ان لوگوں نے جنہوں نے بیعت کی تھی ابوبکر و عمر و عثمان کی اور میری بیعت بھی ان لوگوں نے اطاعت و تسلیم پر کی ہے جس طرح انہوں نے ثلثہ کی بیعت کی تھی۔

نوٹ: ارباب انصاف کوفہ ہو یا بصرہ مکہ ہو یا مدینہ جن لوگوں نے ثلثہ کی بیعت کے بعد حضرت علیؑ کی بیعت کی ان لوگوں کو شیعہ کہنا علماء اہل اسلام کی خصوصاً معاویہ خیلوں کی بہت بڑی بے انصافی ہے کیونکہ جو لوگ حضرت علیؑ کو چھوتھا خلیفہ مانتے تھے یا اب مانتے ہیں خواہ اہل کوفہ ہی کیوں نہ ہوں۔ ان کا مذہب ڈھکا چھپا نہیں ہے عقل مند کو اشارہ کافی ہے۔ شیعہ وہ لوگ ہیں جو ثلثہ کی خلافت کو باطل سمجھتے ہیں اور حضرت علیؑ کو خلیفہ بلافصل مانتے ہیں اور بنو عدی، بنو تیم، بنو مروان، بنو امیہ کے خلفاء کو غاصب اور ظالم سمجھتے ہیں۔

اعتراض

قاتلان امام حسینؑ کوفہ کے لوگ تھے اور شیعہ علامہ قاضی نور شوستری اپنی کتاب مجالس المومنین میں لکھتے ہیں کہ کوفہ کے لوگوں کا شیعہ ہونا محتاج دلیل نہیں ہے وسنی بودن کوفی خلاف اصل و محتاج بہ دلیل است اور اہل کوفہ کا سنی ہونا محتاج دلیل ہے۔

ارباب انصاف قوم معاویہ اس اعتراض کے بعد بغلیں بجاتی ہیں کہ کوفہ کے لوگوں کا شیعہ ہونا ثابت ہو گیا ہے پس کوفہ والے ہی امام پاک کے قاتل تھے اور اب ہم کوفہ والوں کی شیعیت کی حقیقت بیان کر کے عالم اسلام کو دعوت انصاف دیتے ہیں۔

جواب ۱

علامہ شوستری کی فرمائش ہمارے سر آنکھوں پر ہے اور علامہ کا ہی فرمان ہے کہ کوفہ والوں کے بارے اگر دلیل آ جائے کہ وہ سنی تھے تو پھر اس دلیل کو مانا جائے۔ اور نہج البلاغہ سے ابھی ابھی دلیل گزر چکی ہے کہ مولیٰ علیؑ فرماتے ہیں کہ کہ میری ان لوگوں نے بیعت کی ہے۔ جن لوگوں نے ابوبکر و عمر و عثمان کی بیعت کی تھی اور ثلثہ کے بعد جو لوگ حضرت امیر کو خلیفہ مانتے تھے وہ اہل کوفہ ہوں یا اہل مدینہ وہ شیعہ نہیں تھے۔

جواب ۲

امام اہل سنت مورخ طبری صفحہ ۱۸۹ ج ۵ میں لکھتے ہیں کہ جنگ جمل کی تیاری کے وقت حضرت علیؑ نے اپنے بیٹے حسن اور عمار بن یاسر کو لشکر کی فراہمی کے لئے کوفہ میں روانہ کیا مسجد میں اجلاس بلایا گیا اہل کوفہ جمع ہوئے اور مومن کامل حضرت مالک اشتر نے کھڑے ہو کر تقریر شروع کی اور عثمان بن عفان کے کچھ کرتوت بیان کئے اہل کوفہ کا ایک نمائندہ مقطع بن ہیثم کھڑا ہو گیا اور یوں بکواس بکنے لگا کلب علی و البناح اشتر کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگا کہ یہ کتا بھونکنے کے لئے چھوڑ دیا گیا ہے کہ مقطع نے کہا کہ

واللہ لا تحتمل لعدھا ان یبوع احد من اُمتنا کہ خدا کی قسم ہم ہر گز برداشت نہیں کریں گے کہ کوئی ہمارے اماموں پر تنقید کرے۔

نوٹ: ارباب انصاف اہل کوفہ کے اس اجلاس سے ہر عقل مند اندازہ کر سکتا ہے کہ اہل کوفہ حضرت عثمان کے بہت بڑے عقیدت مند تھے اور امام حسینؑ کو اہل کوفہ نے شہید کیا ہے معلوم ہوا کہ خاندان نبوت کا قتل عام ان لوگوں نے کیا ہے جو حضرت عثمان اور معاویہ اور یزید کی خلافت کو صحیح جانتے تھے

جواب ۳ :

کتاب اہل سنت تحفہ اثنا عشریہ صـ۶ میں محدث دہلوی لکھتے ہیں جو اشقیائے شام وعراق بگفتہ یزید پلید۔ امام ہمام را درکربلا شہید ساختند کہ جب یزید پلید کے کہنے سے شام وعراق کے کمینہ لوگوں نے امام حسینؑ کو شہید کیا تھا۔

نوٹ : ارباب انصاف شاہ عبدالعزیز نے فیصلہ ہی فرما دیا ہے کہ عراق اور شام کے لوگوں نے مل کر امام پاک کو شہید کیا تھا اور شام کے لوگ معاویہ اور عثمان اور یزید کی خلافت کو صحیح سمجھتے تھے پس اہل شام سے عراق کے وہی لوگ ملے ہوں گے جو اہل شام کے پیر بھائی تھے۔ یعنی خاندان نبوت کے قتل عام کی ذمہ داری سے معاویہ کے عقیدت مندوں پر آتی ہے۔

اعتراض

تمام پرانی کتابوں میں لکھا ہے کہ شیعوں نے یہ کیا شیعوں نے وہ کیا شیعوں نے امام پاک کو بلایا شیعوں نے امام کی مدد نہ کی ارباب انصاف معاویہ خیلوں کا کا یہ ہتھیار بھی ان کے گمان میں بڑا خطرناک ہے اور لفظ شیعہ سے یہ لوگ دھوکہ دیتے ہیں اور اب ہم ان کے مکر کا آپ کے سامنے بخیہ ادھیڑ کر عالم اسلام کو دعوت انصاف دیتے ہیں۔

جواب

کتاب اہل سنت تحفہ اثنا عشریہ صـ۱۱ میں قوم معاویہ کا مایہ ناز مناظر لکھتا ہے کہ شیعہ اولیٰ را دو فرقہ اعتبار میکنند فرقہ اول مخلصین کہ اہل سنت وجماعت اند از صحابہ وتابعین کہ بلازم صحبت حضرت مرتضیٰ وناصران خلافت او بودند از اخیار مہاجرین وانصار وغیرہم مذہب ایشاں آنکہ حضرت مرتضیٰ امام برحق است بعد از شہادت عثمان الخ۔

ترجمہ: شیعہ اولیٰ کی دو قسمیں کی جائیں۔ پہلا فرقہ ان کا صحابہ کرام
مہاجرین و انصار اور تابعین ہیں اور یہ لوگ حضرت علیؓ کے اصحاب تھے اور خلافت
میں آنجناب کے مددگار تھے اور صحابہ کرام و تابعین کے علاوہ نہی اس گروہ میں لوگ
شامل ہیں اور ان تمام کا عقیدہ یہ تھا کہ حضرت علیؑ علیہ السلام عثمان بن عفان کی
وفات کے بعد امام برحق تھے۔

نوٹ: ارباب انصاف شاہ صاحب کے بیان کے بعد شیعان کوفہ کی حقیقت
کھل کر سامنے آگئی اور یہ شیعہ جو عثمان کے بعد حضرت علیؑ کو امام برحق مانتے تھے
حضرت علیؑ کے بعد پھر معاویہ کو اور پھر یزید کو بھی امام برحق مانتے تھے۔ اور کربلا کے
واقعہ کی ذمہ داری بھی انھیں لوگوں پر ہے اور قاتلان امام حسینؑ کا مذہب بھی معلوم
ہوگیا کہ پرانی کتابوں میں جن لوگوں کو شیعہ لکھا گیا ہے وہ عثمانی اور معاویہ خیل ہیں۔

اگر تسلی نہیں ہوئی تو اور سنیں

کتاب اہل سنت تحفہ اثنا عشریہ ص۱۱ میں محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ
باید دانست کہ شیعہ اولیٰ کہ فرقہ سنیہ و تفضیلیہ اند
در زمان سابق بشیعہ ملقب بوند وچو غلاۃ و روافض ... بایں
لقب را برخود را ملقب کردند خوفاً عن التباس الحق بالباطل
فرقہ سنیہ و تفضیلیہ این لقب را برخود نہ پسندیدند وخود را
اہل سنت و جماعت ملقب کردند حالا واضح شد کہ آنچہ
در کتب تاریخ قدیمہ واقع شد کہ فلاں من الشیعہ او من
شیعہ علی حالانکہ او از رؤسای اہل سنت و جماعت است

داست الخ

ترجمہ: معلوم رہے کہ فرقہ سنیہ اور تفضیلہ شیعہ اولیٰ ہیں اور پہلے زمانہ میں ان کا لقب شیعہ تھا اور جب رافضی اور غالی لوگوں نے اپنے آپ کو شیعہ بنا دیا تو حق اور باطل کے ملنے کے خوف سے فرقہ سینہ اور تفضیلہ نے پھر اپنے آپ کو شیعہ کہلانا پسند نہ کیا اور اپنا نام اہل سنت و جماعت رکھ لیا اور اب معلوم ہو گیا کہ جو پرانی کتابوں میں لکھا ہے کہ فلاں آدمی شیعہ یا شیعان علیؑ سے تھا۔ یہ درست ہے اور وہ شیعہ اہل سنت و جماعت کا سردار ہے۔

نوٹ: پھر شاہ صاحب اسی کتاب میں ایک جگہ فرماتے ہیں کہ بغاۃ کے ساتھ جنگوں میں شیعہ لوگوں نے حضرت علیؑ کا ساتھ دیا ہے وہ تمام مہاجرین اور انصار تھے۔

ابن حجر مکی کی شیعہ کے بارے میں تحقیق

کتاب اہل سنت صواعق محرقہ ص۹۲ باب ۱۱ فصل ۱ آیت ۸ میں لکھا ہے کہ وشیعتہ ھم اھل السنۃ لانھم الذین احبوھم کما امر اللہ رسولہ واما غیرھم فاعداہ فی الحقیقہ

ترجمہ: شہاب الدین احمد بن حجر مکی فرماتے ہیں کہ حضرت علیؑ کے شیعہ تو اہل سنت والجماعت ہیں کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں کہ بزرگان دین سے اسی طرح محبت رکھتے ہیں۔ جس طرح خدا و رسول کا حکم ہے اور ان کے علاوہ دوسرے لوگ در حقیقت حضرت علیؑ کے دشمن ہیں۔

نوٹ: ارباب انصاف آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ قوم معاویہ کے وکلا اور

علماء ہر زمانہ میں بھانت بھانت کی بولیاں بولتے ہیں۔ جب احادیث میں شیعوں کے فضائل دیکھے تو شیعہ بن جاتے ہیں اور جب امام حسینؑ کے قاتلوں کی بات ہوتی ہے تو پھر شیعوں سے دوری اختیار کرتے ہیں۔ ہمارا مقصد ان عبارات سے یہ دکھانا مقصود ہے کہ پرانی کتابوں میں جن شیعوں کے کرتوت لکھے ہوئے ہیں وہ بقول وکیل معاویہ شیعہ اثنا عشریہ نہیں ہیں بلکہ وہ شیعہ عثمانی اور صدیقی اور فاروقی اور یزیدی ہیں۔

اعتراض:

کتابوں میں لکھا ہے کہ دس محرم الحرام کو کربلا میں امام حسینؑ نے کچھ لوگوں کے نام لے کر پکارا تھا اور فرمایا تھا اے فلاں اے فلاں کیا تم نے مجھے یہ خطوط نہیں لکھے تھے اور خطوط ہمیشہ دوست ہی لکھتے ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ امام حسینؑ کو ان کے شیعہ دوستوں نے خطوط لکھ کر بلایا اور جب امام پاک تشریف لائے تو آنجناب کو دوستوں نے ہی شہید کر دیا۔

ارباب انصاف قوم معاویہ کے اعتراضات کی توپ کا یہ گولہ بھی ان کے گمان میں مایہ ناز ہے اور اب ہم خطوط لکھنے والوں کا آپ کو کچھ تعارف کرواکے عالم اسلام کو دعوت انصاف دیتے ہیں۔

جواب:

کتاب اہل سنت تاریخ طبری صفحہ ۲۳۳ سنہ ۶۱ میں علامہ ابی جعفر محمد بن جریر طبری لکھتے ہیں کہ کربلا میں امام نے فرمایا تھا۔

یا شبث بن ربعی و یا حجار بن أبجر و یا قیس بن الاشعث و یا یزید بن الحارث الم تکتبوا الی

نوٹ: کہ ان چار آدمیوں کے نام لے کر امام نے فرمایا کہ کیا تم نے مجھے خط نہیں لکھے تھے یہ چاروں آدمی صاف مکر گئے۔

نوٹ: ارباب انصاف ان چار آدمیوں میں سے کوئی بھی ایسا شیعہ نہیں ہے کہ حضرت
علیؑ کو خلیفہ بلا فصل مانتا ہوں۔ ان میں قیس بن اشعث تو حضرت ابوبکر کا سگا بھانجا
ہے اور طبری نے اسی جلد میں لکھا ہے کہ جب مسلم بن عقیل کے خلاف ابن زیاد نے
کارروائی کی تھی تو جناب ابوبکر کے ایک دوسرے بھانجے سے کہا تھا کہ تو پرچم امان بلند
کر کے اعلان کر دے کہ جو لوگ اس پرچم کے نیچے آجائیں گے۔ ان کو ابن زیاد کی طرف
سے امان ہے اور یہی خدمت شبث بن ربعی اور حجار بن ابجر سے ابن زیاد نے لی تھی

نتیجہ بحث

ارباب انصاف ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا کے حضور میں جواب دینا ہے
تاریخ اسلام میں یہ بات تواتر معنی اور یقین سے ثابت ہے کہ کربلا میں خاندان
نبوت کا قتل عام یزید بن معاویہ اور اس کے گورنر عبید اللہ بن زیاد اور اس کے
فوجی جنرل عمر بن سعد کے حکم سے ہوا ہے اور فوج کے سپاہی اپنے آپ کو مسلمان
کہلاتے تھے۔ اور وہ اہل اسلام کے اس فرقہ سے تعلق رکھتے تھے جو خلافت شیخین
اور خلافت عثمان اور خلافت معاویہ اور یزید کو برحق جانتے تھے اس فرقہ کا نام کیا تھا
موجودہ دور میں کوئی فرقہ انھیں قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ پس اس بحث کو
ہم طول نہیں دیتے بندہ مسکین وکیل آل محمد کا تعلق اہل اسلام سے فرقہ شیعہ اثنا عشریہ
سے ہے اور میں اپنے مذہب کی طرف سے پوری ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ ہم شیعہ
لوگ یزید بن معاویہ اور ابن زیاد اور عمر بن سعد پر اور ان کی اس فوج پر جس نے کربلا
میں خاندان نبوت کا قتل عام کیا ہم ان پر لعنت کرتے ہیں اور اس حکومت وخلافت
پر بھی ہزار بار لعنت کرتے ہیں جس کے حکم سے امام حسینؑ کو شہید کیا گیا ہے

قاتلان امام حسینؓ پر تمام جن و انس کی اور تمام فرشتوں کی اور تمام انبیاء کی اور اللہ کی لعنت ہو اور جو لوگ یزید پر لعنت نہیں کرتے وہ اس بات کا ٹھوس ثبوت فراہم کرتے ہیں کہ یزید اور فوج یزید سے ان کا کوئی مضبوط رشتہ ہے البتہ اس رشتہ پر پردہ ڈالنے کی خاطر وہ بھانت بھانت کی بولیاں بولتے ہیں۔

عالم اسلام اور صحابہ کرام نے حضرت امام حسینؓ کا ساتھ کیوں نہ دیا تھا

اعتراض

وکلاء یزید کا یہ مایہ ناز اعتراض ہے کہ جب امام حسینؓ شہید ہوئے تھے تو بہت سے صحابہ کرام موجود تھے اور باقی تمام عالم اسلام بھی موجود تھا پس اگر امام حسینؓ حق بجانب تھے تو ان لوگوں نے فرزند نبیؐ امام حسینؓ کا ساتھ کیوں نہ دیا۔

جواب نمبر ۱

صحابہ کرام کے ساتھ نہ لانے کی وجہ یہ ہے کہ امام حسینؓ نے ایسی فوج ترتیب دی تھی کہ ان میں کسی نے بھی بھاگ کر جان نہیں بچائی بلکہ تمام کے تمام امام پاک کے ساتھ شہید ہوئے ہیں اور صحابہ کرام کو دشمنوں کے نرغہ میں نبیؐ کریم کو چھوڑ کر بھاگ جانے کی پرانی عادت تھی البتہ جو صحابہ کرام قابل اعتماد تھے ان میں سے کچھ امام پاک کی فوج میں موجود تھے اور شہید بھی ہوئے ہیں مثلاً حبیب بن مظاہر۔ اور عالم اسلام میں شیعہ مسلمانوں نے امام حسینؓ کا ساتھ دیا ہے اور یزید کو جنگ کی جب رپورٹ سنائی گئی تھی تو اس میں صراحت کے ساتھ یہ ذکر موجود ہے کہ امام حسینؓ کے ساتھ ساٹھ عدد ان کے شیعہ

بھی فوج یزید شہید کیا ہے ۔

جواب ۲

امام حسین نے یزید کے خلاف کوئی جارحانہ کارروائی نہیں فرمائی اور نہ ہی باقاعدہ کوئی جنگی منصوبہ تیار فرمایا تھا اور نہ ہی باقاعدہ کوئی جنگی لشکر جمع فرمایا تھا امام پاک نے پرُامن طریقہ سے نظام مصطفیٰ کو نافذ کرنے کا مطالبہ فرمایا تھا اور حکومت یزید نے کربلا کے میدان میں ہر طرف سے ناکہ بندی کر کے امام پاک کو شہید کر دیا جب امام پاک نے دیکھا کہ یہ فوج یزید جنگ کے بغیر باز نہیں آتی اور انہوں نے میرے قتل کا پکا ارادہ کر لیا ہے تو چونکہ دفاع ضروری امر ہے اور جان کی حفاظت شریعت میں روا جب ہے پس امام پاک نے بقدر امکان دفاع فرمایا اور آنجناب اور حضور کے ساتھی اپنی جان کی حفاظت کرتے ہوئے اور ناموس اسلام سے دفاع کرتے ہوئے نظام مصطفیٰ کی خاطر شہید ہو گئے ۔

جواب ۳

جب جناب عثمان اموی قتل ہوا تھا تو اگر انہوں نے دفاع نہیں کیا تو یہ خودکشی ہے اور شہادت نہیں ہے اور اگر دفاع کیا ہے تو صحابہ کرام اور عالم اسلام نے ان کا ساتھ کیوں نہ دیا ان کے ہاتھ میں تو حکومت تھی فوجیں بھی نواصب وضاحت کریں کہ عثمان کی مدد کرنے سے عالم اسلام اور صحابہ کرام کو کیا رکاوٹ تھی ۔ بقول نواصب عثمان کا گھراؤ بھی کافی دن تک جاری رہا اور معاویہ کی فوجیں بھی مدینہ سے کچھ فاصلہ پر حکم کی منتظر تھی ۔ نواصب اور قوم معاویہ کے لیے قتل عثمان کا کیس حل کرنا بہت مشکل ہے کیونکہ یا تو عثمان کی خودکشی لازم آتی ہے اور یا صحابہ کرام اور عالم اسلام کی بے حسی نظر آتی ہے اور اگر عثمان کی مدد نہ کرنے سے صحابہ کرام اور عالم اسلام کا کچھ نہیں بگڑتا تو کربلا میں نہ پہنچنے سے ان کا کچھ نہیں بگڑتا اور اسی طرح اگر عالم اسلام اور

صحابہ کرام کے مدد نہ کرنے سے عثمان کے برحق ہونے میں کوئی فرق نہیں پڑتا تو پھر صحابہ کے اور عالم اسلام کے کربلا میں امام حسینؑ کا ساتھ نہ دینے سے امام پاک کے برحق ہونے میں بھی کوئی فرق نہیں پڑتا۔

عبداللہ بن سبا والا ہتھکنڈا نواصب کا بنایا ہوا سفید جھوٹ ہے

بیانہ چونکہ قوم معاویہ نواصب کے لئے قتل عثمان کی صفائی دینا بہت مشکل ہے کیونکہ اس کیس میں ایک پردہ نشین امہات المومنین کے ایک گروہ کی سردار اور صحابہ کرام میں سے عشرہ مبشرہ بھی اور بدری صحابہ بھی حتیٰ کہ خلفاء راشدین میں سے بعض پر بھی قتل عثمان میں شامل ہونے کا الزام ہے پس نواصب نے ان تمام کی صفائی دینا ایک مشکل کام سمجھا ہے۔ اور اس محاذ سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے انہوں نے یہ ہتھکنڈا بنایا۔ ہے کہ جناب عثمان کو عبداللہ بن سباء نے قتل کرایا ہے اور یہ ایک یہودی تھا۔ ہم کہتے ہیں کہ جناب عثمان نے جس طرح ابن مسعود کو مارا تھا اور ابوذر کو جلاوطن کر دیا تھا۔ اس طرح عثمان نے عبداللہ بن سبا کو گرفتار کیوں نہ کیا اس کو قید کیوں نہ کیا اس کو نظر بند کیوں نہ کیا۔ اس کی تخریبی کارروائیوں پہ پابندی کیوں نہ لگائی۔ ابن سبا کے پاس کیا طاقت تھی کہ عثمان اُس سے ڈرتا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ ابن سبا والا ہتھکنڈا ہی غلط ہے اس شخص کا کوئی وجود ہی نہیں یہ محض افسانہ ہے اور سیف بن عمرو اس کہانی کا راوی بھی جھوٹا ہے۔

یزید بن معاویہ اپنی ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں سے زنا کرتا تھا

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب الطبقات الکبری ص ۶۶/۵ ذکر عبداللہ بن حنظلہ
۲- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ الخلفاء ص ۲۰۹ ذکر یزید
۳- اہل سنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ ص ۱۳۲ ذکر یزید
۴- اہل سنت کی معتبر کتاب المستدرک علی الصحیحین ص ۵۲۲/۴ ذکر معقل
۵- اہل سنت کی معتبر کتاب الاصابہ ص ۴۶۹/۳ معقل بن سنان
۶- اہل سنت کی معتبر کتاب الطبقات الکبری ص ۲۸۳/۴ ذکر معقل
۷- اہل سنت کی معتبر کتاب ینابیع المودۃ ص ۳۲۶ باب ۶۰
۸- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ لابن عساکر ص ۲۷۵ ذکر عبداللہ بن حنظلہ
۹- اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی عبدالحی ص ۷۹ ذکر عقیدہ در یزید
۱۰- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ الاسلام ص ۳۵۶/۲ سنہ ۶۳ از علامہ ذہبی
۱۱- اہل سنت کی معتبر کتاب اوجز المسالک شرح موطا امام مالک ص ۴۳۵
۱۲- اہل سنت کی معتبر کتاب تکمیل الایمان ص شاہ عبدالحق
۱۳- اہل سنت کی معتبر کتاب تذکرہ خواص الامہ ص ۱ باب

الطبقات کی عبادت کے ان عبد اللہ بن حنظلہ قال واللہ ما خرجنا علی یزید حتی خفنا ان نرمی بالحجارۃ من السماء ان رجلا ینکح الامہات والبنات والاخوات ویشرب الخمر

دید ع الصلوٰۃ ۔

ترجمہ : عبداللہ بن حنظلہ صحابی فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم ہم یزید کے خلاف اس وقت اٹھے ہیں جب ہمیں ڈر لگنے لگا تھا کہ ہمیں آسمان سے پتھر مارے جائیں گے یزید وہ فاسق مرد ہے جو ماں بہنوں اور بیٹیوں سے زنا کرتا ہے اور شراب بھی پیتا ہے اور نماز بھی نہیں پڑھتا ۔

نوٹ : ارباب انصاف قوم معاویہ کے اس مجوسی مزاج خلیفہ کے بدکردار ہونے کی رپورٹ علماء اہل سنت نے دیانتداری سے پیش کی ہے ۔ اب آپ ہی فیصلہ کریں کہ بے حیائی اور فسق برائی کی کوئی حد باقی رہے گی جس کو اس مجوسی مزاج خلیفہ نے نہیں چھوا ایسے بدفطرت کو خلیفہ نبی کہنا خلافت نبوی کو رسوا کرنے والی بات ہے ۔ نیز حضرت عائشہ سے یزید کے شادی کرنے کا قصہ چند صفحات پہلے گزر چکا ہے ۔

اعتراض

قوم معاویہ اس زانی خلیفہ کی صفائی میں کبھی محمد حنفیہ کے کلام سے یوں دلیل بناتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا تھا کہ یزید اچھا آدمی تھا ۔

جواب ۱

یزید کی صفائی میں کتب شیعہ میں محمد حنفیہ کا کوئی کلام پایہ ثبوت تک نہیں ہے جس کلام کی نسبت وہ ابن حنفیہ کی طرف دیتے ہیں وہ قوم معاویہ کی اپنی کتابوں کی بات ہے اور ہمارے لئے حجت نہیں اس کی ایک پیسہ بھی قیمت نہیں ہے ۔

جواب ۲

بفرض محال اگر محمد بن حنفیہ نے یزید کی صفائی میں کوئی بات کی ہے تو سخت غلطی کی کیونکہ محمد بن حنفیہ کوئی امام و نبیؑ نہیں ہے اور نہ ہی یزید کے بارے کسی

ربیع الصلوۃ ۔

ترجمہ: عبداللہ بن حنظلہ صحابی فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم ہم یزید کے خلاف اس وقت اٹھے ہیں جب ہمیں ڈر لگنے لگا تھا کہ ہمیں آسمان سے پتھر مارے جائیں گے یزید وہ فاسق مرد ہے جو ماں بہنوں اور بیٹیوں سے زنا کرتا ہے اور شراب بھی پیتا ہے اور نماز بھی نہیں پڑھتا ۔

نوٹ: ارباب انصاف قوم معاویہ کے اس مجوسی مزاج خلیفہ کے بدکردار ہونے کی رپورٹ علماء اہل سنت نے دیانتداری سے پیش کی ہے۔ اب آپ ہی فیصلہ کریں کہ بے حیائی اور فسق برائی کی کوئی حد باقی رہے گی جس کو اس مجوسی مزاج خلیفہ نے نہیں چھوا ایسے بدفطرت کو خلیفہ نبی کہنا خلافت نبوی کو رسوا کرنے والی بات ہے۔ نیز حضرت عائشہ سے یزید کے شادی کرنے کا قصہ چند صفحات پہلے گزر چکا ہے ۔

اعتراض

قوم معاویہ اس زانی خلیفہ کی صفائی میں کبھی محمد حنفیہ کے کلام سے یوں دلیل بناتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا تھا کہ یزید اچھا آدمی تھا ۔

جواب ۱

یزید کی صفائی میں کتب شیعہ میں محمد حنفیہ کا کوئی کلام پایہ ثبوت تک نہیں ہے جس کلام کی نسبت وہ ابن حنفیہ کی طرف دیتے ہیں وہ قوم معاویہ کی اپنی کتابوں کی بات ہے اور ہمارے لئے حجت نہیں اس کی ایک پیسہ بھی قیمت نہیں ہے ۔

جواب ۲

بفرض محال اگر محمد بن حنفیہ نے یزید کی صفائی میں کوئی بات کی ہے تو سخت غلطی کی کیونکہ محمد بن حنفیہ کوئی امام و نبی نہیں ہے اور نہ ہی یزید کے بارے کسی

امام نبی کا فرمان بیان کیا ہے۔

جواب ۳

عبداللہ بن عباس عبداللہ بن زبیر، عبداللہ بن عمر۔ یہ تینوں صحابی ہیں اور عبداللہ بن حنظلہ اور معقل بن سنان یہ دونوں بھی صحابی ہیں انہوں نے یزید کی مذمت کی ہے علاوہ ازیں جب ہمارے امام سید الشہدا حضرت امام حسینؑ نے یزید بن معاویہ کی مذمت فرمائی ہے تو آنجناب کے بعد اگر کوئی یزید کی تعریف کرتا ہے تو اس کی کوئی قیمت نہیں ہے۔

جواب ۴

کتاب اہل سنت البدایہ والنہایہ ص۲۱۷ سنہ ۶۳ میں لکھا ہے کہ جب یزید کے خلاف مدینہ پاک میں جلسہ ہوا اور اس کے فسق فجور کی صحابہ کرام نے گواہی دی تو اہل مدینہ نے اس کو خلافت سے یوں اتارا۔ قد خلعتہ کما خلعت نعلی ھذہ اھ ہر شخص کہنے لگا کہ میں نے یزید کی بیعت کو یوں اتار دیا جس طرح میں نے یہ جوتا اتار دیا پس جوتوں کا وہاں ڈھیر لگ گیا جس یزید کی خلافت اور بیعت کو صحابہ کرام نے جوتے سے مثال دی ہے اس سے صحابہ کرام کی یزید سے نفرت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے اور ناممکن ہے کہ محمد بن حنفیہ نے اہل مدینہ کی مذمت یزید میں مخالفت کی ہو۔

اعتراض

اہل تاریخ نے یزید کے بارے غلط اور جھوٹی رپورٹ دی ہے تاریخ دان بلا سند، بلا ثبوت باتیں لکھ دیتے ہیں بلکہ یہ تاریخ دان متعہ کی پیداوار اور تخم مجوس ہیں

جواب

یہ تاریخ دن جب فتوحات بنو امیہ اور فضائل ثلثہ کو لکھتے ہیں تو اس وقت

وقت یہ لوگ قوم معاویہ کو میٹھے لگتے ہیں اور تخم حلالہ معلوم ہوتے ہیں بچارے یہی تاریخ دان جب یزید کی بدکرداری اور یزید کا فسق و فجور بیان کرتے ہیں تو پھر یہ لوگ قوم معاویہ کو کڑوے معلوم ہوتے ہیں۔ قوم معاویہ کو معلوم رہنا چاہیے کہ جو اعتراضات اصحاب ثلثہ اور خلفاء بنوامیہ و بنومروان کے انساب شریفہ پر وارد ہوتے ہیں ان کا دفاع بھی تو آپ انہیں تاریخ والوں کے ذریعہ کرتے ہیں۔

یزید بن معاویہ دین اسلام اور قرآن پاک کا منکر تھا

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ و النہایہ ص ۲۰۴/۸ ذکر راس الحسینؑ
۲- اہل سنت کی معتبر کتاب منہاج السنہ ص ۲۴۹/۲ ذکر یزید
۳- اہل سنت کی معتبر کتاب شرح فقہ اکبر ص ۷۳ ذکر یزید
۴- اہل سنت کی معتبر کتاب شرح تفسیر مظہری ص ۲۱/۵ سورہ ابراہیم
۵- اہل سنت کی معتبر کتاب شذرات الذہب ص ۶۹ ذکر شہادت امام حسینؑ
۶- اہل سنت کی معتبر کتاب مقتل الحسینؑ ص ۵۸/۲ ذکر شہادت امام حسینؑ
۷- اہل سنت کی معتبر کتاب تذکرہ خواص الامہ ص ۱۴۸ ذکر الحسینؑ
۸- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ طبری ص ۲۱۷۳/۱۱ ذکر سنہ ۲۸۴ھ
۹- اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر روح المعانی پ ۲۶ سورہ محمدؐ۔

مقتل تذکرہ اور شذرات کی عبارت: لست من خندف ان لم انتقم من بنی احمد ما کان فعل

لعبت ھاشم بالملک فلا   خبر جاء ولا وحی نزل

ترجمہ: جب یزید بن معاویہ کے سامنے امام حسینؑ کا سر مبارک پیش کیا گیا تو اس لعین نے ایک کافر شاعر ابن زبعری کے اشعار پڑھے تھے اور ان میں اپنے یہ دو شعر بھی ملا دیئے کہ میں خندف ماں کی نسل سے نہیں ہوں اگر میں احمد مصطفٰی کی اولاد سے ان کے بدر والے کارنامے کا بدلہ نہ لوں بنو ہاشم نے ملک کے ساتھ کھیل کھیلا ہے نہ آسمان سے خبر آئی ہے اور نہ ہی کوئی وحی نازل ہوئی ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف مذکورہ اشعار یزید بن معاویہ کے کھلے ہوئے کفر اور نفاق کا ثبوت ہے۔ ہم نے جن کتب کا حوالہ دیا ہے ان میں کچھ اشعار کی تصریح ہے اور وکلاء یزید کی یہ وکالت بے کار ہے کہ یہ اشعار بلا سند ہیں۔ کیوں کہ کفر اور فسق یزید تواتر معنی سے ثابت ہے اور تواتر میں سند کا لحاظ نہیں ہوتا۔ ان اشعار کے بارے ہمارے رسالہ قول سدید در جواب وکلاء یزید کو ملاحظہ فرمادیں۔

روح المعانی کی عبادت { علامہ سید محمود الالوسی فرماتے ہیں کہ میرا گمان غالب یہ ہے کہ یزید خبیث نبی کریم کی رسالت کا منکر تھا اور جو کچھ اس نے اہل مدینہ یا اہل مکہ یا خاندان نبوت کے ساتھ کیا تھا اس کے کفر کا ثبوت ہے۔

معرکہ کربلا حق و باطل کا معرکہ تھا اور امام حسینؑ حق پر تھے اور یزید باطل پر تھا

بیانہ ارباب انصاف آج کل لاہور میں کوئی حافظ صلاح الدین یوسف ایڈیٹر الاعتصام ناصبی یزیدی آیا ہوا ہے اور یہ ناصبی رسالوں کے ذریعہ یہ

تبلیغ کر رہا ہے کہ اگر معرکہ کربلا حق و باطل کی جنگ تھی تو اس میں حضرت امام حسینؑ اکیلے کیوں صف آرا ہوئے صحابہ نے اور تابعین نے امام سے مل کر یزید سے جنگ کیوں نہ کی۔

جواب ۱

ارباب انصاف مذکورہ کتب اہل سنت گواہ ہیں کہ یزید دین اسلام کا وحی خداوندی کا اور نبیؐ کریم کی رسالت کا منکر تھا پس ایسے دشمن خدا اور رسول کے خلاف آواز اٹھانا اور نظام مصطفیٰ کے نفاذ کا مطالبہ کرنا اور پھر ناموس رسول کی حفاظت کی خاطر شہید ہو جانا اگر یہ معرکہ حق و باطل نہیں تھا۔ تو پھر اسلام کے نام پر بنو امیہ نے جو لوٹ مار کی ہے اور مسلمانوں کو دنیاوی لالچ اور اپنی عیش و عشرت کی خاطر کٹواتے رہے ہیں وہ جہاد کس طرح ہو گیا۔ اگر جہاد کفر کے مقابلہ کا نام ہے تو یزید جدی پشتی کافر تھا برائے نام اس کے باپ نے اظہار اسلام کیا تھا اور پھر علانیہ یزید نے کفر کا اعلان کیا تھا کتاب الاستیعاب میں ابو سفیان کے نفاق کا ٹھوس ثبوت موجود ہے۔

جواب ۲

حافظ صلاح الدین نے اپنے رسالہ ماہ محرم اور موجودہ مسلمان کے صفحہ ۲۲ پر یہ بھی لکھا ہے کہ جب امام حسینؑ نے دین اسلام کو بچانے کے لئے جان کی بازی لگا دی لیکن کیا اہل سنت اس نقطہ نظر کو تسلیم کر لیں گے۔ کیا صحابہ و تابعین کی اس بے غیرتی و بے حمیتی کی وہ تصدیق کریں گے جو شیعی انداز فکر کا منطقی نتیجہ ہے کیا صحابہ نعوذ باللہ بے غیرت تھے۔ ان میں دینی حمایت اور دین کو بچانے کا جذبہ نہیں تھا۔

ارباب انصاف یہ ناصبی صحابہ کرام اور اہل سنت کا اپنے آپ کو ہمدرد

ظاہر کر رہا ہے اور ہم اس کو یہ دعوت دیتے ہیں کہ وہ تمام صحابہ کرام کو ایک
طرف رہنے دے بنو امیہ اور معاویہ کی بے غیرتی کا ہمیں وہ جواب دے قتل عثمان
کے وقت تمام بنو امیہ نے معاویہ سمیت بے غیرتی کا مظاہرہ کیا ہے بیچارا عثمان
اکیلا مارا گیا اور اس کے ہمراہ نہ ہی اس کا کوئی بیٹا نہ ہی داماد نہ ہی کوئی اور رشتہ دار
قتل ہوا ہے۔

کیا عثمان کی صلہ رحمی کا یہی بدلہ تھا - اور یہ پکھنڈ کہ مقتول نے خود منع کر دیا
تھا کہ میری حفاظت کے لئے نہ ہی میری قوم اور نہ ہی میری فوج اور نہ ہی اہل
مدینہ اور نہ ہی معاویہ کا لشکر اور نہ اصحاب اور نہ ہی مسلمان کوئی حفاظتی اقدام
کریں یہ عذر غلط ہے کیوں کہ جان کی حفاظت ستر سالہ بڈھے پر بھی فرض ہے
ورنہ خودکشی لازم آئے گی جو ہر قانون میں جرم ہے خودکشی کی موت ہلالت کی موت
ہے اور اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔

جواب ۳

صحابہ کرام اور تابعین عظام کی غیرت کی دھونس نہیں چل سکے گی کیوں کہ
ان کی غیرت کی دھجیاں تو قتل عثمان نے اڑا دیں ہیں بھرے شہر میں دن دہاڑے
عثمان قتل ہو گیا اور ان صحابہ کی غیرت کا کچھ نہیں بگڑا تو پھر ہزاروں میل دور ایک
جنگل بیابان میں فوج یزید نے خاندان نبوت کو امام حسینؑ سمیت اگر قتل کر دیا ہے
تو بتاؤ صحابہ کرام کی غیرت کا کیا بگڑے گا کوئی ناصبی اس بات کا ثبوت دے سکتا
ہے کہ یزید نے ریڈیو یا ٹیلی ویژن یا اخبارات کے ذریعہ اعلان جنگ کیا تھا
کہ فلاں تاریخ کو میں خاندان نبوت اور امام حسینؑ کو قتل کروں گا اور اس اعلان کو سن
کر صحابہ بے غیرت ہو گئے۔

نیز صحابہ نے بقول نواصب اگر عثمان کے دروازے پہرہ دیا تھا تو ان کا

مقصد صرف بچوں اور خواتین کی حفاظت تھی خدا گواہ ہے کہ بڑے بڑے صحابہ دل سے خواہش رکھتے تھے کہ عثمان قتل ہو جائے اور ان صحابہ نے اپنی سالی ام المومنین سے کفر اور قتل عثمان کا فتویٰ بھی دلوایا تھا ہم بوقت ضرورت وہ فتوے عدالت میں پیش کریں گے اب ہمیں نواصب بتائیں کہ غیرت صحابہ کا کیا بگڑا ہے۔

جواب ۴

جن صحابہ کرام اور صحابیات نے خود حضرت عثمان کے قتل میں حصہ لیا ہے اور بقول نواصب کہ حضرت عثمان خلیفہ المسلمین تھے پس جب ان کی غیرت کا کچھ نہیں بگڑا تو پھر اگر یہ لوگ خاندان نبوت کے قتل کے وقت خاموش رہے ہیں تو ان کی غیرت کا کیا بگڑے گا۔

جواب ۵

اگر صحابہ کرام کے رویہ سے ہی یزید کو برُا ماننا ہے تو ہم یہ بھی آپ کو دکھا سکتے ہیں کہ صحابہ کرام نے یزید کو حکومت سے الگ کرنے کا یوں اعلان کیا تھا جیسے پاؤں سے جوتا الگ کیا جاتا ہے اور پھر تمام اہل مدینہ نے فوج یزید کے خلاف جنگ کی ہے۔ بتاؤ اہل مدینہ کا یزید کے خلاف جنگ کرنا کیسا ہے کیا یہ بھی معرکہ حق و باطل تھا اور اہل مدینہ حق پر نہیں تھا کیا واقعہ جنگ حرہ کی داستان لکھنے والے تمام کے تمام ابن کثیر دمشقی سمیت متعہ کی پیداوار تھے یا نکاح حلالہ کی سُٹّا تھے۔

جواب ۶

صحابہ کرام کی غیرت کی دھونس کو ہم کیا کریں۔ کیا یہی صحابہ کرام جنگوں میں نبی کریم کو دشمنوں کے نرغہ میں چھوڑ کر بھاگ نہیں جاتے تھے سورہ آل عمران میں کیا ان صحابہ کرام کا بھاگنے کا قصہ نہیں لکھا ہے

جواب ۳

کیا صحابہ کرام اور تابعین عظام جنگ جمل میں حضرت ام المومنین جناب عائشؓ کو چھوڑ کر بھاگ نہیں گئے تھے اگر خدانخواستہ کوئی ملنگ اس وقت بی بی صاحبہ کو قتل کر دیتا تو پھر تو آپ تابعین عظام جو بی بی صاحبہ کا ساتھ چھوڑ کر بھاگ گئے تھے ان کی بے غیرتی مان لیتے ۔

جواب ۴

کیا صحابہ کرام نے مثلاً عمرو بن عاص نے جنگ صفین میں اپنی جان بچانے کی خاطر اپنی پاخانہ والی جگہ سے کپڑا نہیں اٹھایا تھا میرے خیال میں یہ حرکت بھی نواصب کے نزدیک اس صحابی رسول کی بے غیرتی نہیں ہے بیٹی سے پوچھنا کہ غسل جنابت کیسے کیا جائے یہ بھی بے غیرتی نہیں ۔

کیا امام حسینؑ تلوار سے ڈر کر معاذ اللہ بیعت یزید کرنے کے لئے آمادہ ہو گئے

حافظ صلاح الدین ناصبی نے اس بات پر بھی اپنے رسالہ کے صفحہ ۲۳ میں زور دیا ہے کہ امام حسینؑ یزید کی بیعت پر آمادہ ہو گئے تھے اگر یزید باطل پر تھا تو امام پاک اس کی بیعت کے لئے تیار نہ ہوتے ۔

جواب

بیعت یزید کے لئے امام پاک کا آمادہ ہونا نواصب کا بنایا ہوا سفید جھوٹ ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل ص ۴۸/۴ ذکر امام حسینؑ
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص ۱۷۵/۸ ذکر امام حسینؑ
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ طبری ص ۳۱۴ ذکر امام حسینؑ
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تذکرہ خواص الامہ ص ۱۴۱ ذکر امام حسینؑ

عن عقبہ بن سمان قال واللہ انہ لم یسال ان یذھب الی یزید فیضع یدہ فی یدہ عقبہ بن سمعان بیان کرتا ہے کہ خدا کی قسم امام حسینؑ نے ہرگز یہ سوال نہیں کیا کہ میں جاتا ہوں اور اپنا ہاتھ یزید کے ہاتھ میں رکھتا ہوں۔

نوٹ: بیعت یزید کے لئے امام پاک کی طرف آمادگی کی نسبت دینا یزیدیوں کا نواصب کا بنایا ہوا سفید جھوٹ ہے اور راوی اسکے حلالہ کی سٹ ہیں اور نکاح جماعت کی پیداوار ہیں تفصیل کے لئے ہماری کتاب قول سدید ملاحظہ کریں۔

کیا جناب مسلم کی شہادت کے امام حسینؑ نے واپسی کا ارادہ کیا تھا اور برادران مسلم نے جنگ کے لئے اصرار کیا تھا

بیانہ حافظ صلاح الدین ناصبی نے اپنے رسالہ کے صفحہ ۲۳ میں اس بات پر

پر بھی زور دیا ہے کہ امام حسینؑ تو واپس آنا چاہیے تھے ان کے لئے تو مسلم کی شہادت کے بعد آگے جانے کا کوئی پروگرام نہیں تھا مگر حضرت مسلم کے بھائیوں نے کہا کہ ہم تو اپنے بھائی کے خون کا بدلہ لیں گے پس امام پاک نے فرمایا کہ تمہارے بغیر ہم جی کر کیا کریں گے پھر یہ ناصبی اس پر یوں حاشیہ آرائی کرتا ہے کہ اگر جنگ کربلا حق و باطل کا معرکہ تھا تو واپسی کا آپ ارادہ نہ کرتے، ظاہر بات ہے کہ راہ حق میں کسی کی شہادت سے احقاق حق اور ابطال باطل کا فریضہ ساقط نہیں ہوتا۔

جواب ۱

کیا کوئی ناصبی ثبوت پیش کرسکتا ہے کہ امام حسینؑ نے یزید کے خلاف جنگ کا اعلان فرمایا تھا اور جنگ کی تاریخ معین فرمائی تھی پس جنگ کا ارادہ ترک کرنا قابل اعتراض ہو گیا۔ ہم شیعہ تو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ امام نے نظام مصطفیٰ کے نفاذ کا دعویٰ فرمایا تھا اور یزید کی اطاعت سے انکار کیا تھا۔

پس یزید کی فوج نے کربلا کے بیابان میں خاندان نبوت کو گھیر کر اور ہر طرف سے ناکہ بندی کر کے شہید کر دیا پس یزید باطل تھا اور خاندان نبوت حق پر تھا بالفرض اگر امام پاک نے واپسی کا ارادہ فرما لیا تھا تو اس سے یزید کا حق پر ہونا ثابت نہیں ہوتا کیونکہ امام پاک نے یزید کے خلاف اعلانِ جنگ نہیں کیا تھا کہ اب بغیر جنگ کے واپسی پر اعتراض کیا جائے۔

جواب ۲

بالفرض اگر برادران مسلم نے یہ کہا تھا کہ ہم خون مسلم کا بدلہ لیں گے تو اس میں کیا جرم ہے۔ کسی مظلوم کے خون کا بدلہ لینا اور وارثوں کا مطالبہ کرنا اس میں کیا قباحت ہے۔ حضرت مسلم کے خون کی ذمہ داری بھی یزید پر ہے اور خاندان نبوت اس خون کا شرعی وارث تھا اگر برادران مسلم نے اپنی خواہش

کا اپنے امام کے سامنے اظہار کیا ہے تو اس پر کیا اعتراض ہے اگر امام نے ان کی خواہش مطابق واپسی کا ارادہ ترک کر کے سفر جاری رکھا ہے تو کیا حرج ہے خاندان نبوت کے آپس میں مشورہ کی وجہ سے آگے جائیں یا نہ اس سے یزید اپنے فسق، فجور سے بری نہیں ہو سکتا بالفرض امام پاک نے واپسی کا ارادہ فرمایا اور پھر اس ارادہ کو ترک کر کے سفر جاری رکھا تو اس تبدیلی ارادہ سے خاندان نبوت کا خون یزید کے لیے کس طرح حلال ہو گیا۔

شیعہ یہ کہتے ہیں کہ یزید نے اپنی حکومت کو مضبوط کرنے کی خاطر ایک بیابان میں خاندان نبوت کو گھیر کر قتل کرایا اور یہ گناہ کفر سے بھی بدترین ہے کربلا کے میدان میں دس محرم کو جب خاندان نبوت کا قتل عام ہو رہا تھا اس وقت درمیان میں کوئی خون مسلم کا ذکر آیا ہے فوج یزید یہی کہتی تھی کہ آپ حکومت یزید کو تسلیم کریں ورنہ شہادت کے لئے تیار ہو جائیں۔

اگر تسلی نہیں ہوئی تو اور سنیں

جواب ۳

صحابہ کرام لشکر اسامہ سے بغیر جنگ کے واپس کیوں آئے تھے

بیانہ کتاب اہل سنت شرح مواقف ص۴۷۶ ذکر اختلاف اہل اسلام میں لکھا ہے کہ نبی پاک نے فرمایا تھا کہ جو لشکر اسامہ سے تخلف کرے گا خدا

اس پر لعنت کرے گا اور اس لشکر کے ساتھ جانے پر شیخین بھی مامور تھے اور جس جنگ کی خاطر بحکم نبیؐ یہ لوگ جا رہے تھے وہ یقیناً معرکہ حق و باطل تھا پس اس معرکہ اور جہاد سے جناب ابوبکر اور حضرت عمر کیوں واپس آ گئے تھے بقول اس ناصبی کے کہ کسی کی شہادت سے فریضہ جہاد ساقط نہیں ہوگا تو نبیؐ کریم کی بیماری سے جناب ابوبکر و عمر سے جہاد کس طرح ساقط اور معاف ہو گیا تھا جس طرح شیخین کے واپس چلے آنے سے ان کفار کا کفر برحق ثابت نہیں ہوتا اسی طرح امام حسینؑ کے واپسی کے ارادہ سے حکومت یزید اور اس کا فسق و فجور حق ثابت نہیں ہوتا۔

جواب ۴

جناب ابوبکر سورہ برائت کی تبلیغ بغیر راہ سے کیوں واپس آئے تھے۔

بیانہ کتاب اہل سنت ریاض النضرہ صـ ذکر تبلیغ برائت میں لکھا ہے کہ نبیؐ کریم نے ابوبکر سے چند آیات دے کر مکہ کیوں روانہ کیا تھا مگر وہ راستہ میں بغیر تبلیغ کے واپس آ گیا تھا یہ تبلیغ تو حق و باطل کا معرکہ تھا پس جناب ابوبکر کیوں واپس آیا تھا اور یہ فریضہ راستہ ہی میں کس طرح ابوبکر معاف ہو گیا تھا۔

جواب ۵

نبی کریم جنگ تبوک سے بغیر لڑے واپس کیوں آ گئے تھے

کتاب اہل سنت البدایہ والنہایہ صـ ۱۶/۵ میں لکھا ہے کہ نبیؐ کریم جنگ

تبوک کے لیے بڑا لشکر لے کر گئے تھے مگر کفر کو مٹائے بغیر ہی اور جنگ کیے بغیر ہی واپس تشریف لائے تھے جس طرح نبی کریم ص کی واپسی سے مقابلہ والے کفار کا برحق ہونا ثابت نہیں ہے اسی طرح امام حسینؑ نے بالفرض اگر واپسی کا ارادہ کیا تھا تو اس سے حکومت یزید برحق ثابت نہیں ہوتی۔

جواب ۶

نبی کریم پہلی مرتبہ حج کیے بغیر کیوں واپس آگئے تھے

کتب اہل سنت گواہ ہیں کہ نبی کریم مدینہ سے حج کے ارادہ سے مکہ تشریف لے گئے تھے مگر کفار مکہ نے حضور کو حج کرنے سے روک دیا تھا اور بغیر حج کیے آنجناب واپس آگئے۔ حج بھی ایک فریضہ ہے پس نبی کریم ص سے اور تمام اہل اسلام سے اس سال حج کس طرح معاف ہوگیا تھا۔

معاویہ کی صفائی میں اسکے وکلاء کا ایک مایہ ناز عذر

بیانہ کچھ علماء نواصب معاویہ کو یزید کے خلیفہ نامزد کرنے والی برائی سے یوں بے قصور ثابت کرتے ہیں کہ معاویہ کے زمانہ میں یزید کا فسق و فجور چھپا ہوا تھا اور معاویہ کو اس کی برائی کا کوئی پتہ نہ تھا پس فسق یزید کی ذمہ داری معاویہ پر نہیں آتی۔

جواب

معاویہ کو فسق یزید سے بے خبر کہنا سفید جھوٹ ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص ۲۲۸/۸ ترجمہ یزید

۲- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ ابن خلدون ص ۱۷۶ ذکر بیعت

۳- اہل سنت کی معتبر کتاب تطہیر الجنان ص ۵۲ برحاشیہ صواعق

۴- اہل سنت کی معتبر کتاب نصائح الکافیہ ص ۳۸

۵- اہل سنت کی معتبر کتاب تذکرہ خواص الامہ ص ۱۶۱ ذکر یزید

۶- اہل سنت کی معتبر کتاب سیر اعلام النبلاء ص ۱۰۵/۴ از امام ذہبی

۷- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ طبری ص ۱۷۴/۶ سنہ ۵۶ ذکر یاد

البدایہ کی عبارت { ص ۲۲۸/۸ کان یزید فی حداثتہ صاحب شراب یأخذ مأخذ الاحداث فأحس معاویہ بذالک فأحب ان یعظہ فی رفق۔

ترجمہ: یزید بن معاویہ جوانی کے آغاز میں شرابی تھا اور لونڈوں والی عادات اس میں تھی اور معاویہ کو یہ معلوم ہو گیا پس اس نے چاہا کہ یزید کو نرمی سے نصیحت کرے۔ پس معاویہ نے یزید سے کہا کہ تو علانیہ برائی کو ترک کر دے کیوں کہ اس سے دشمن خوش ہوتا ہے اور دوست کو دکھ ہوتا ہے۔

نوٹ: مذکورہ عبارت کے بعد معاویہ کے وہ نصیحت آمیز اشعار درج ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ تو برائی سے چھپ کر دل بہلا اور پھر یزید کا وکیل ابن کثیر لکھتا ہے قلت وھذا کما جاء فی الحدیث من ابتلی بشئی من ھذہ القاذورات فلیستتر بستر۔

کہ معاویہ کا یزید کو چھپ کر برائی کرنے کا مشورہ دینا حدیث شریف کے مطابق ہے کہ جو شخص بدکاریوں میں مبتلا ہو اور وہ ان کو چھپائے۔

ارباب انصاف معاویہ اور وکیل معاویہ ابن کثیر کی مذکورہ کارروائی سے صاف ظاہر ہے کہ یزید شرابی ہونے کی نیز دوسری برائیوں کی معاویہ کو خبر تھی۔

البدایہ ص ۷۹ ج ۸ ذکر سنہ ۵۷ - وکتب معاویۃ الی زیاد
کی عبارت یستشیرہ فی ذالک فکرہ زیاد ذالک لما
یعلم من لعب یزید و اقبالہ علی اللعب

ترجمہ : معاویہ نے اپنے (ولد الزنا) بھائی زیاد کو خط لکھا اور بیعت یزید کے بارے میں مشورہ لیا۔ زیاد نے بیعت یزید کو ناپسند کیا کیوں کہ زیاد کو یزید کا شکاری ہونا اور بے ہودہ ہونا معلوم تھا۔

نوٹ : ارباب انصاف یہ زیاد وہ شخص ہے جس کو معاویہ نے بڑی محنت سے خالی المومنین بنایا تھا یہ شخص یزید کا چچا ہے اور اس کو معلوم تھا کہ یزید فاسق وفاجر ہے۔ پس یہ کہنا کہ معاویہ کو معلوم نہ تھا کہ یزید بدکار ہے یہ صاف مکاری اور عیاری ہے۔ معاویہ وقت کا بادشاہ تھا اور اپنے پورے ملک کے حالات سے باخبر رہتا تھا اور اپنے ولی عہد کے کردار سے بے خبر تھا یہ عذر دوسرے شخص کو دھوکہ دینے والی بات ہے وکیل معاویہ یزید ابن کثیر ان مقامات سے قدم پھونک پھونک کر رکھ کر گزرا ہے۔ مگر خاندان نبوت کی یہ کرامت ہے کہ ان کے دشمنوں کی برائیاں ان دشمنوں کے وکلاء کے قلم سے ظاہر ہوئی ہیں۔

نوٹ : زیاد کی گواہی یزید کے فسق وفجور کے بارے میں تاریخ طبری میں بھی موجود ہے۔

البدایہ ص ۱۱۸ ج ۸ معاویہ وقد اصابتہ لوقۃ اخر عمرہ
کی عبارت وقال لولا هوای فی یزید لا لبصرت رشدی

ترجمہ : خاندان نبوت کی دشمنی کی وجہ سے معاویہ کو آخر عمر میں لقوہ ہو گیا تھا اور کائنات میں یہ قوم معاویہ کا واحد خلیفہ ہے جس کا منہ ٹیڑھا ہو گیا تھا بلکہ مسخ ہو گیا تھا اور موت سے پہلے معاویہ یہ کہا کرتا تھا کہ اگر میری محبت یزید

سے نہ ہوتی تو مجھے راہ ہدایت معلوم تھی۔

نوٹ: ارباب انصاف یزید کو خلیفہ نامزد کرنے پر معاویہ کو ضمیر ملامت ضمیر ملامت کرتا تھا اور اس ملامت کے بعد وہ کہتا تھا کہ یزید کی محبت نہ ہوتی تو ہدایت کی راہ مجھے معلوم تھی طاغیہ شام کا یہ بیان اس امر کا ٹھوس ثبوت ہے کہ در حقیقت یزید کا فسق وفجور اس کے باپ معاویہ کو معلوم تھا اسی لئے معاویہ کو بے چینی تھی اور اپنے اس سیاہ کارنامہ پہ وہ پریشان تھا۔

تطہیر الجنان صـ۵۲ برحاشیہ صواعق وقولہ لولا ہوای
کی عبارت فی یزید لأبصرت رشدی فیہ غایۃ
التسجیل علی نفسہ بان مزید محبتہ لیزید أعمت علیہ
طریق الہدی واوقعت الناس بعدہ مع ذالك الفاسق المارق
فی الردی۔ فسلب عقلہ الکامل ودھاءہ الذی کان یضرب
بہ المثل۔

ترجمہ: شہاب الدین احمد بن حجر مکی معاویہ کو ولی عہد کے بارے میں یوں خراج عقیدت پیش کرتا ہے کہ معاویہ کا یہ کہنا اگر یزید کی محبت میرے دل میں نہ ہوتی تو راہ ہدایت مجھے معلوم تھی اس قول میں خود معاویہ نے اپنے خلاف گواہی دی ہے کہ یزید کی محبت کی زیادتی نے راہ ہدایت کے بارے میں معاویہ کو اندھا کر دیا تھا اور معاویہ کے بعد یزید فاسق اور گمرہ کے ساتھ لوگوں کو مبتلا کیا تھا اور یزید کی محبت نے معاویہ کی عقل اور سیاست کو برباد کر دیا

لوٹ: طاغیہ شام اور اس کے وکیل ابن حجر مکی کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ معاویہ نے یزید کو خلیفہ تو محبت پدری کی وجہ سے نامزد کر دیا تھا مگر یزید کے فاسق وفاجر ہونے کے باعث معاویہ کو اپنے اس سیاہ اور بد

کارنامہ پر اطمینان نہیں تھا۔ معلوم ہوا کہ یزید نالائق تھا خلافت کے اہل نہ تھا صرف باپ کی محبت سے اس کو خلافت ملی اور اسلام کی بربادی کا وہ سبب بنا

سیر اعلام النبلاء کی عبارت } ان اخوف ما اخاف شئ عملته فی امرک

ترجمہ: اہل سنت کے امام ذہبی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ معاویہ نے یزید سے کہا تھا کہ زیادہ خطرناک شئے جس کا مجھے زیادہ ڈر ہے وہ تیری ولی عہدی والا کام ہے جو میں نے کیا۔

نوٹ: ارباب انصاف معاویہ کا فرزند نبیؐ امام حسنؑ سے معاہدہ تھا کہ آپ میرے بعد بادشاہ اسلام ہوں گے اور پھر اس عہد کو معاویہ نے یوں توڑا کہ امام پاک کو زہر دلوا کر شہید کر دیا اور اپنے شرابی و کبابی بیٹے کو اپنے بعد عالم اسلام کا خلیفہ نامزد کر دیا کوئی بھی مجرم اپنے جرم پر مطمئن نہیں ہوتا ضمیر اس کو ملامت کرتا ہے۔ اسی طرح حاکم شام نے یزید کو ولی بنانے کا گناہ کبیرہ اور جرم عظیم کیا ہے پس معاویہ اپنے اس سیاہ کارنامہ پر بالکل مطمئن نہیں تھا اور اپنے دل کی کیفیت کا گاہے بگاہے اظہار کرتا تھا۔

ابن خلدون ص ۱۷۶ کی عبارت } بل کان یعزلہ ایام حیاتہ فی سماع الغناء وینہاہ

ترجمہ: وکیل معاویہ ابن خلدون لکھتا ہے کہ یزید سے جو فسق و فجور ظاہر ہوا ہے معاویہ کو کوئی علم نہ تھا بلکہ معاویہ تو اپنی زندگی میں یزید کو راگ سننے سے منع کرتا تھا۔

نوٹ: خاندان نبوت کی یہ کرامت ہے کہ معاویہ و یزید کی برائیاں ان کے وکلاء کے قلم سے تاریخ اسلام میں درج ہو گئی ہیں۔ ابن خلدون نے گواہی

سے نہ ہوتی تو مجھے راہ ہدایت معلوم تھی۔

نوٹ : ارباب انصاف یزید کو خلیفہ نامزد کرنے پر معاویہ کو ضمیر ملامت ضمیر ملامت کرتا تھا اور اس ملامت کے بعد وہ کہتا تھا کہ یزید کی محبت نہ ہوتی تو ہدایت کی راہ مجھے معلوم تھی طاغیہ شام کا یہ بیان اس امر کا ٹھوس ثبوت ہے کہ درحقیقت یزید کا فسق و فجور اس کے باپ معاویہ کو معلوم تھا اسی لئے معاویہ کو بے چینی تھی اور اپنے اس سیاہ کارنامہ پہ وہ پریشان تھا۔

تطہیر الجنان | ص ۵۲ برحاشیہ صواعق | وقوله لولا هواى
کی عبارت | | فى يزيد لأبصرت رشدى فيه غاية

التسجيل على نفسه بان مزيد محبته ليزيد أعمت عليه طريق الهدى وادوقعت الناس لعده مع ذالك الفاسق المارق فى الردى ۔ فسلب عقله الكامل ودهاءه الذى كان يضرب به المثل ۔

ترجمہ : شہاب الدین احمد بن حجر مکی معاویہ کو ولی عہد کے بارے میں یوں خراج عقیدت پیش کرتا ہے کہ معاویہ کا یہ کہنا اگر یزید کی محبت میرے دل میں نہ ہوتی تو راہ ہدایت مجھے معلوم تھی اس قول میں خود معاویہ نے اپنے خلاف گواہی دی ہے کہ یزید کی محبت کی زیادتی نے راہ ہدایت کے بارے میں معاویہ کو اندھا کر دیا تھا اور معاویہ کے بعد یزید فاسق اور گمرہ کے ساتھ لوگوں کو مبتلا کیا تھا اور یزید کی محبت نے معاویہ کی عقل اور سیاست کو برباد کر دیا۔

لوٹ : طاغیہ شام اور اس کے وکیل ابن حجر مکی کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ معاویہ نے یزید کو خلیفہ تو محبت پدری کی وجہ سے نامزد کر دیا تھا مگر یزید کے فاسق و فاجر ہونے کے باعث معاویہ کو اپنے اس سیاہ اور بد

کارنامہ پر اطمینان نہیں تھا۔ معلوم ہوا کہ یزید نالائق تھا خلافت کے اہل نہ تھا صرف باپ کی محبت سے اس کو خلافت ملی اور اسلام کی بربادی کا وہ سبب بنا

سیر اعلام النبلاء } ان اخوف ما اخاف شئ عملته فی
کی عبارت } امرک

ترجمہ: اہل سنت کے امام ذہبی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ معاویہ نے یزید سے کہا تھا کہ زیادہ خطرناک شئے جس کا مجھے زیادہ ڈر ہے وہ تیری ولی عہدی والا کام ہے جو میں نے کیا۔

نوٹ: ارباب انصاف معاویہ کا فرزند نبیؐ امام حسنؑ سے معاہدہ تھا کہ آپ میرے بعد بادشاہ اسلام ہوں گے اور پھر اس عہد کو معاویہ نے یوں توڑا کہ امام پاک کو زہر دلوا کر شہید کر دیا اور اپنے شرابی و کبابی بیٹے کو اپنے بعد عالم اسلام کا خلیفہ نامزد کر دیا کوئی بھی مجرم اپنے جرم پر مطمئن نہیں ہوتا ضمیر اس کو ملامت کرتا ہے۔ اسی طرح حاکم شام نے یزید کو ولی بنانے کا گناہ کبیرہ اور جرم عظیم کیا ہے پس معاویہ اپنے اس سیاہ کارنامہ پر بالکل مطمئن نہیں تھا اور اپنے دل کی کیفیت کا گاہے بگاہے اظہار کرتا تھا۔

ابن خلدون صـ۱۷۶ } بل کان یعزلہ ایام حیاتہ فی سماع
کی عبارت } الغناء وینہاہ

ترجمہ: وکیل معاویہ ابن خلدون لکھتا ہے کہ یزید سے جو فسق و فجور ظاہر ہوا ہے معاویہ کو کوئی علم نہ تھا بلکہ معاویہ تو اپنی زندگی میں یزید کو راگ سننے سے منع کرتا تھا۔

نوٹ: خاندان نبوت کی یہ کرامت ہے کہ معاویہ و یزید کی برائیاں ان کے وکلاء کے قلم سے تاریخ اسلام میں درج ہو گئی ہیں۔ ابن خلدون نے گواہی

دے دی کہ معاویہ کی زندگی میں یزید غنا سنتا تھا جس طرح کہ ابن کثیر نے گواہی
دی ہے کہ معاویہ کی زندگی میں یزید شراب پیتا تھا۔

راگ سننا بحکم قرآن گناہ کبیرہ ہے

۱- قرآن پاک پارہ ۲۱ سورۃ لقمان آیت ۶
۲- اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر مظہری صـ ۲۶ لقمان آیت ۶
۳- اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر مدارک صـ ۲۵/۳ پارہ ۲۱
۴- اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر ابن کثیر صـ ۴۴۱ لقمان آیت ۶
۵- اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر فتح القدیر صـ ۲۲۶/۴ پارہ ۲۱
۶- اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر خازن صـ ۱۷۴/۴ لقمان آیت ۶
۷- اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر روح المعانی صـ ۶۷ پ ۲۱ لقمان آیت ۶
۸- اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر طبری صـ ۳۹ پ ۲۱ لقمان
۹- اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی صـ ۱۴/۵۱ پ ۲۱ آیت ۶ لقمان

ومن الناس من یشتری لھو الحدیث ۔۔ اولئک لھم
عذاب مھین لقمان ۔

ترجمہ: اور لوگوں میں سے وہ شخص بھی ہے جو خرید کرتا ہے لھوا لحدیث
کو تاکہ گمراہ کرے اللہ کی راہ سے اور بنائے اس کو تمسخر ایسے لوگوں کے لئے
رسوا کرنے والا عذاب ہے۔

مظہری کی عبارت { قالت الفقہاء الغنا حرام بھذہ الایہ
نقہ کے علماء فرماتے ہیں کہ راگ اس آیت کے باعث

حرام ہے۔

ابن کثیر کی عبارت } المراد منه الغنا قال عبد الله بن مسعود الغناء والله يرددها ثلاث مرات۔

ترجمہ: ابن مسعود صحابی فرماتے ہیں کہ لھو الحدیث سے مراد راگ ہے اور یہ بات انہوں نے تین بار فرمائی۔

نوٹ: تفسیر روح المعانی میں امام ابو حنیفہ امام مالک امام احمد اور امام شافعی سے راگ کے حرام ہونے کا فتویٰ منقول ہے۔ خلاصہ راگ کے حرام ہونے پر اہل اسلام کا اتفاق ہے اور وکیل یزید ابن خلدون نے رپورٹ دی ہے کہ یزید کو راگ سننے سے معاویہ منع کرتا تھا پس یہ ڈوم مزاج خلیفہ جب راگ کا اس طرح رسیا تھا کہ معاویہ کو منع کرنا پڑا تو یہ عذر کہ فسق یزید کا معاویہ کو پتہ نہ تھا یہ بہانہ غلط ثابت ہو گیا۔

نوٹ ۲: محمود احمد عباسی اپنی رسوائے زمانہ کتاب خلافت معاویہ و یزید کے صفحہ ۳۷۵ میں لکھتا ہے کہ یزید خود شاعر تھا، موسیقی کا ذوق رکھتا تھا اہل ہنر اور شعراء کا قدردان تھا اور ادب و آرٹ کا مربی اور سرپرست تھا

ابو ھریرہ سنہ ۶۰ ھ کے شر سے پناہ مانگتے ہیں

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص ۱۱۴/۸ ذکر سنہ ۵۹
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۱/۱۳ کتاب الفتن
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ اسلام ذہبی ص ۳۳۹/۲ ذکر ابو ھریرہ
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الاصابہ ص ۲۰۰/۴ ذکر ابو ھریرہ

۵- اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص ۲۲۸ ج ۶ ذکر اخبارہ بالغیوب

فتح الباری کی عبارت { ابوھریرۃ یمشی فی السوق اللھم لا تدرکنی سنہ ستین ولا امارۃ الصبیان وفی ھذا اشارہ الی ان اول الاغیلمہ کان فی سنۃ ستین وھو کذالک فان یزید معاویہ استخلف فیھا۔

ترجمہ: حضرت ابوھریرہ بازار میں چلتے ہوئے فرماتے تھے کہ خدایا سنہ ساٹھ ہجری مجھے نصیب نہ ہو اور میں بچوں کی حکومت نہ دیکھوں ابن حجر عسقلانی کہتا ہے کہ ابوھریرہ کی دعا میں اشارہ ہے کہ قریش کے لونڈوں کی حکومت کا آغاز ۶۰ ہجری ہے اور بات بھی اسی طرح ہے کہ یزید بن معاویہ ۶۰ ہجری میں بادشاہ بنا۔

نوٹ: ارباب انصاف جب ابوھریرہ جیسے لوگوں کو یزید کے شر اور فسق و فجور کا علم تھا معاویہ کو بھی یقیناً یزید کی بدکرداری کا علم تھا۔

ابو سعید خدری صحابی رسول کی نگاہ میں ساٹھ ہجری کی مذمت

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر ابن کثیر ص ۱۲۸ ج ۳ س مریم آیت ۵۹
۲- اہل سنت کی معتبر کتاب مجمع الزوائد ص ۲۳۱ ج ۶
۳- اہل سنت کی معتبر کتاب مسند الامام احمد ص ۳۸ ج ۳
۴- اہل سنت کی معتبر کتاب فتح القدیر ص ۳۲۹ ج ۳

۵- اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ صت ۲۳۴/۸ ذکر ترجمہ یزید ابن کثیر کی عبارت:

قال سمعت رسول اللہ یقول خلف بعد الستین اضاعوا الصلوٰۃ واتبعوا الشہوات فسوف یلقون غیا۔

ترجمہ: صحابی رسولؐ ابو سعید خذری فرماتے ہیں کہ میں نے نبیؐ کریم سے سنا تھا آنجناب فرماتے تھے کہ ساٹھ ہجری کے بعد نااہل حکمران ہوں گے اور وہ نماز کو ضائع کریں گے اور پائیں گے جہنم کے آخریں طبقہ کو۔

نوٹ: اس حدیث میں بھی یزید کی مذمت کا ٹھوس ثبوت موجود ہے کیوں ساٹھ کے بعد فوراً یزید کی ہی حکومت تھی۔ ارباب انصاف ہمارے معاصر اہل سنت نے معاویہ کی وکالت میں مولانا حسین احمد مدنی کے مکتوبات صت ۱۵۰ حصہ اول سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ فسق یزید کا معاویہ کو پتہ ہی نہیں تھا۔ مگر یہ کوشش بے کار ہے کیوں کہ ہم نے شراب نوشی اور راگ سننے کے بار وکلاء معاویہ کی کتب سے ثابت کر دیا ہے کہ یزید کی یہ برائیاں معاویہ کو معلوم تھی۔ نیز ہم یقین سے کہتے ہیں کہ حضرت امام حسینؑ کو زہر دینے میں اور آنجناب کو شہید کرنے میں معاویہ اور یزید دونوں شریک تھے پس اگر شراب پینے سے اور راگ سننے سے اور شکار کرنے سے اور اولاد رسول کو قتل کرنے سے کوئی فاسق نہیں ہوتا تو عالم اسلام کو دعوت انصاف ہے کہ پھر فسق کس برائی کا نام ہے۔

نوٹ نمبر ۲: کتاب اہل سنت مقتل الحسینؑ صت ۱۵۱ الفصل السابع میں محدث خوارزمی لکھتے ہیں کہ معاویہ نے یزید کی خاطر ہند بنت سہیل بن عمرو کی طلاق اس کے شوہر اور والی بصرہ عبداللہ بن عامر سے جبراً لیں تھی یہ چیز بھی دونوں کے خبث باطن کا ٹھوس ثبوت ہے۔

نبیؐ کریم کا فرمان کہ یزید میرے دین کو برباد کرے گا

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص ۲۳۱/۸ ذکر ترجمہ یزید البدایہ کی عبارت یہ لایزال امر ھذہ الامۃ قائما بالقسط حتی یکون اول من یثلمہ رجل من بنی امیہ یقال لہ یزید۔

ترجمہ: نبی پاک نے فرمایا ہے کہ میری امت کا امر عدل کے ساتھ قائم رہے گا حتیٰ کہ پہلا وہ شخص جو دین کو برباد کرے گا وہ بنی امیہ سے یزید نامی ہو گا۔

اگر تسلی نہیں ہوئی تو اور سنیں یزید کی برائیوں کو معاویہ رات دن اپنی آنکھوں سے دیکھتا

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ طبری ص ۲۱۷۳ ذکر سنہ ۲۸۴

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ابوالفدا ص ۵۷/۲ سنہ ھ ۲۸۴

۳۔ اہل سنت کی معتبر تاریخ کامل ص ۱۹۲/۷ سنہ ۲۸۴

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ الخلفاء ص ۳۷۱ سنہ ۲۸۴

۵ - اہل سنت کی معتبر کتاب شذرات الذہب ص۱۸۵ ج۲ سنہ ۲۸۴

۶ - اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص۷۶ ج۱۱ سنہ ۲۸۴

۷ - اہل سنت کی معتبر کتاب شرح ابن ابی الحدید ص۹۹۵ ومن عبدلہ الی محمد بن ابی بکر

۸ - اہل سنت کی معتبر کتاب نصائح الکافیۃ ص۲۲۰

۹ - اہل سنت کی معتبر کتاب مولیٰ اور معاویہ ص۳۵۳

تاریخ طبری ومنہ ایثارہ بدین اللہ ودعائہ عباد اللہ الی کی عبادت ابنہ یزید السکیر الخمیر صاحب الدیوک والفہود والقرود واخذہ البیعۃ لہ علی خیار المسلمین بالقہر والسطوۃ والتوعید والاخافۃ والتہدد والرہبۃ وھو یعلم سفہہ ویطلع علی خبثہ ورھقہ ویعاین سکرانہ وفجورہ وکفرہ الخ ۔

ترجمہ : اور طاغیہ شام کی برائیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے بندگان خدا کو اپنے بیٹے یزید کی بیعت کی طرف دعوت دی وہ یزید جو نشہ باز شرابی تھا بندر، چیتے اور مرغ پالتا تھا اور معاویہ نے اس کی بیعت اچھے لوگوں سے ڈرانے دھمکانے سے اور رعب و ظلم سے لی اور معاویہ یزید کی بے وقوفی کو جانتا تھا اور یزید کی خباثت سے آگاہ تھا اور یزید کے کفر اور فسق اور نشہ بازی سے واقف تھا ... اور یزید نے اپنے دور حکومت میں خاندان نبوت کا قتل عام کرکے یہ اعلان کیا ۔

لعبت ھاشم بالملک فلا خبر جاء ولا وحی نزل

کہ بنو ہاشم نے اہل ملک سے کھیل بنایا ہے نہ کوئی خبر آئی ہے اور نہ کوئی وحی نازل ہوئی ہے ۔

نوٹ: ارباب انصاف دنیا کا کوئی عقل منداس بات کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہے کہ یزید کی بدکرداری کا معاویہ کو علم نہ تھا بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ باپ کو اولاد کے حالات کا پتہ نہ ہو۔ معاویہ وقت کا بادشاہ تھا اور جس بادشاہ کو اپنے گھر کی خبر نہ ہو اس کو اپنے ملک کی خبر خاک ہو گی امام اہل سنت ابوجعفر طبری نے معاویہ اور یزید کی اصلیت اور حقیقت بیان کرنے کی خاطر معتضد باللہ کا شاہی عہد نامہ پورا اپنی کتاب میں لکھا ہے اور نصائح الکافیہ میں امام اہل سنت محمد بن عقیل شافعی نے بھی پورا نقل کیا ہے اسی طرح شارح حدیدی نے بھی پورا لکھا ہے مگر دوسرے علماء نے اس عہد نامہ کا بالکل مختصر ذکر فرمایا ہے ارباب تحقیق کو یہ عہد نامہ پورا دیکھنا چاہیے۔

یزید کی بخشش کا پھنڈا اور صحیح بخاری کی جھوٹی حدیث کی دھونس

بیانہ بخاری شریف صہ ۴۲/۴ کتاب الجہاد باب ما قیل فی قتال الروم میں لکھا ہے کہ ام حرام نامی عورت بیان کرتی ہے کہ میں نے نبیؐ کریم سے یہ سنا تھا کہ میری امت سے جو پہلا لشکر سمندر میں جہاد کرے گا اس نے اپنے لئے جنت واجب کر لی میں نے پوچھا کہ اے اللہ کے نبیؐ اس لشکر میں میں بھی شامل ہوں گی۔ فرمایا ہاں، پھر نبیؐ پاک نے فرمایا کہ میری امت سے پہلا لشکر جو شہر قیصر میں جہاد کرے گا اس کو بخش دیا گیا ہے میں نے کہا میں بھی اس لشکر میں شامل ہوں گی فرمایا نہیں۔

ارباب انصاف وکلاء یزید کے پاس اس قاتل نبوت کی بخشش کا ذریعہ صرف یہ ایک روایت ہے اور اس سے وہ دلیل یوں بناتے ہیں کہ مدینۂ قیصر کو جس لشکر نے فتح کیا تھا یزید اس لشکر کا امیر تھا۔

میرے محترم قارئین ہیرا پھیری سے کچھ نصیب نہیں ہوتا اور ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا کے حضور میں جواب دینا ہے ہم نے دیانتداری سے کتب اسلامیہ کا مطالعہ کیا ہے اور خدا کی ذات کو حاضر ناظر مان کر اپنے مطالعہ کا خلاصہ چند عدد جوابات کی صورت میں پیش کر کے عالم اسلام کو دعوت انصاف دیتے ہیں

جواب ۱

یہ روایت کتاب صحیح بخاری کی ہے اور یہ کتاب قوم معاویہ کی ہے ہماری نگاہ میں اس کتاب کی کوئی وقعت نہیں ہے اصول مناظرہ میں مخالف کے مسلمات سے دلیل پیش کی جاتی ہے پس ہم شیعوں کے نزدیک یہ کلام نبیؐ نہیں ہے کسی وکیل یزید نے اس قاتل اولاد نبیؐ کی فضیلت بنانے کی خاطر یہ جھوٹا کلام بنا کر نبیؐ کریم کی طرف نسبت دے دی ہے۔

جواب ۲

امام اہل سنت محمد بن یحییٰ نے بخاری کو بدعتی اور مجروح قرار دیا ہے

بیانہ کتاب اہل سنت فتح الباری ص ۴۹۰/۱۳ میں احمد بن علی بن حجر عسقلانی اور کتاب اہل سنت طبقات شافعیہ ص ۱۲-۱۳/۲ ذکر امام بخاری میں تاج الدین

حافظ ابوبکر احمد بن علی خطیب بغداد صہ ۳۲/۲ اور تاریخ بغداد ابو نصر عبدالوہاب بن تقی الدین سبکی نے اور تاریخ بغداد نے لکھا ہے کہ صحیح بخاری لکھنے والے محمد بن اسماعیل بخاری کو امام اہل سنت محمد بن یحیٰ الذھلی نے مجروح قرار دیا ہے اور بدعتی کا لقب اس کو دیا ہے اور اہل اسلام کو اس کے درس میں جانے سے منع کر دیا تھا اور نیشاپور سے بخاری کو ذلیل کر کے نکال دیا تھا۔ پس بخاری کی حدیث یزید کی فضیلت میں شیعوں کے نزدیک قبول نہیں ہے کیوں کہ بخاری بدعتی ہے۔

جواب ۳

ابو حاتم رازی اور ابو زرعہ کے نزدیک بھی بخاری مجروح اور متروک ہے

بیانہ عالم اسلام کی مایہ ناز کتاب استقصاء الافحام و استیفاء الانتقام فی نقض منتھی الکلام صہ ۸۷۶ میں علامہ سید حامد حسین اعلیٰ مقامہ نے لکھا ہے کہ تاج الدین سبکی نے تقی الدین بن دقیق سے طبقات شافعیہ میں لکھا ہے۔ اور شمس الدین ذہبی سے فیض القدیر میں مناوی نے نقل کیا ہے اور خود ذھلی نے میزان الاعتدال میں نقل کیا ہے کہ امام ابو زرعہ رازی اور امام ابو حاتم رازی کے نزدیک محمد بن اسماعیل بخاری متروک اور مجروح ہے ارباب انصاف جس بخاری پر خود علماء اہل سنت کا اعتماد نہیں ہے فضیلت یزید میں اس بخاری کی حدیث کو شیعوں کے خلاف نواصب کا پیش کرنا بالکل بے انصافی ہے۔

جواب ۴

بخاری نے اپنی صحیح چرائی ہے

بیانہ علامہ حامد حسین نے استقصاء الافحام ص ۹۳۲ میں لکھا ہے کہ محمد بن اسماعیل نے اپنی کتاب صحیح بخاری یوں مرتب کی ہے کہ مسلمہ بن قاسم نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ بخاری کا استاد علی بن المدینی کسی سفر میں گیا اور بخاری صاحب نے استاد کے لڑکے کو ایک سو دینار دے کر صرف ایک رات کے لئے استاد کی کتاب العلل حاصل کی اور ایک سو کاتب کو ایک ایک دینار دے کر رات بھر میں وہ کتاب العلل لکھوالی جب استاد واپس آیا تو کچھ دنوں کے بعد اس کو اس قصہ کا علم ہوا اور اسی دکھ میں بیمار ہو کر مر گیا ۔

اربابِ الصاف بخاری صاحب اپنے استاد کے قاتل ہیں ۔ پس فضیلت یزید میں استاد کی چوری کرنے والے اور استاد کے قاتل کی روایت معتبر نہیں ہے اور یہ بخاری شریف اسی لئے بے ربط کتاب ہے کہ محمد بن اسماعیل نے اپنے استاد کی کتاب العلل کو توڑ موڑ کر اس کو مرتب کیا ہے ۔

جواب ۵

امام بخاری کا خاندان نبوت کی عقیدت کے بارے میں دل صاف نہیں تھا

بیانہ علامہ سید حامد حسین اعلی اللہ مقامہ نے کتاب استقصا الافحام

ص۸۹۷ میں ہے کہ ذوالنسبین ابن دحیہ وہ بزرگ ہستی ہیں کہ جن کے فضائل کتاب وفیات الاعیان ابن خلکان میں لکھے ہیں اس ابن دحیہ نے اپنی کتاب شرح اسماء النبی میں لکھا ہے کہ جب بریدہ صحابی یمن سے واپس آیا تو اس نے حضرت علیؑ کی شکایت کی اس وقت فقال رسول اللہ یا بریدہ اتبغض علیا فقلت نعم قال النبیؐ لا تبغضہ نبی پاک نے فرمایا اے بریدہ کیا تو علیؑ سے دشمنی رکھتا ہے اس نے کہا ہاں نبیؐ پاک نے فرمایا علیؑ سے تو دشمنی نہ رکھ۔

اس کے بعد علامہ ابن دحیہ فرماتے ہیں اور وہ البخاری مبتورا کماتری وھی عادتہ فی ایراد الاحادیث التی من ھذا القبیل وما ذاک الا لسوء رایہ فی التنکب عن ھذا السبیل کہ بریدہ والی حدیث کو امام بخاری نے دم بریدہ نقل کیا ہے اور اس قسم کی احادیث جس نے حضرت علیؑ کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے امام بخاری کی عادت ہے کہ ان کو توڑ موڑ کر لکھتے ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت علیؑ کی عقیدت کی راہ سے محمد بن اسماعیل بخاری اپنی بری نیت کے باعث ہٹے ہوئے ہیں۔

پھر آگے چل کر علامہ ابن دحیہ فرماتے ہیں کہ میں نے محدث مسلم کی طرح حدیث کو پورا لکھا و قطعہ البخاری واسقط منہ علی عادتہ کما تری وھو مما عیب علیہ فی تصنیفہ علی ماجری ولا سیما اسقاطہ لذکر علیؑ اور بخاری نے اس حدیث سے حضرت علیؑ کی فضیلت والا حصہ کاٹ کر لکھا ہے اپنی عادت مطابق جیسے کہ تو دیکھ رہا ہے اور محمد بن اسماعیل کا اپنی کتاب بخاری میں یہ چالاکی کرنا ان کا عیب شمار کیا گیا ہے اور خصوصیت کے ساتھ بخاری میں یہ عیب ہے کہ جس حدیث میں حضرت علیؑ کی فضیلت ہو اس سے حضرت علیؑ کا نام گرا دیتے ہیں اور ذکر نہیں کرتے۔

نوٹ: علامہ ابن وحیہ کے کلام سے ثابت ہوا کہ محمد بن اسماعیل بخاری کے دل میں کچھ مقدار حضرت علیؑ سے دشمنی پائی جاتی تھی اور کتاب اہل سنت تحفہ اثنا عشریہ باب ۲ کید ۴۷ سطر ۱ صفحہ ۶۵ میں لکھا ہے کہ نزد اہل سنت بعض اہل بیت و امیر المومنین از قوادح صحت روایت کہ خاندان نبوت اور امیر المومنین سے دشمنی اگر راوی کے دل میں ہے تو اس کی روایت معتبر نہیں ہے اگرچہ راوی بات کا سچا ہو اور عمل کا نیک ہو۔ ارباب انصاف علامہ ابن وحیہ اور محدث شاہ عبدالعزیز کی تحقیق کی روشنی میں تو امام بخاری کی حدیث نماز، روزہ کے بارے میں بھی معتبر نہیں ہے پس یزید کی فضیلت میں امام بخاری کا ایک جھوٹی حدیث لکھنا اور پھر اس غلط حدیث کو نوصیب و کلاغ یزید کا شیعوں کے خلاف پیش کرنا بہت بڑی بے انصافی ہے۔

محمد بن اسماعیل بخاری نے اپنی صحیح میں خاندان نبوت کے اماموں کے بجائے ان کے دشمنوں کی روایات لکھی ہیں

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الاعتدال ص ۴۱۴ حرف الجیم
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تہذیب التہذیب ص ۱۰۳ ذکر من اسمہ جعفر
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب منہاج السنہ ص انہ ابن تیمیہ
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کاشف ص انہ علامہ ذہبی

منہاج السنہ کی عبارت } فھولاء الائمۃ الاربعۃ لیس منھم من اخذ عن جعفر من قواعد الفقہ لکن رووا عنہ الاحادیث ۔ وقد استراب البخاری فی بعض حدیثہ لما بلغہ من یحیی بن سعید القطان فیہ کلام فلم یخرج

ترجمہ: قوم معاویہ کے چار اماموں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے علم فقہ کے قانون نہیں لئے البتہ احادیث کی ان سے روایت کی ہے اور محمد بن اسماعیل بخاری نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی بعض احادیث کی سچائی میں شک کیا ہے کیوں کہ یحیٰی بن سعید القطان کی طرف سے بخاری کو امام پاک کے بارے میں کوئی بات پہنچی تھی پس اسی لئے بخاری نے اپنی صحیح میں امام جعفرؑ صادق سے احادیث نہیں لیں۔

میزان الاعتدال کی عبارت } جعفر بن محمد احد الائمۃ الاعلام بر صادق کبیر الشان لم یحتج بہ البخاری ۔ ۔ قال یحیٰی بن سعید القطان مجالد احب الی منہ فی نفسی منہ شئ

تہذیب التہذیب کی عبارت } قال علی بن المدینی سئل یحیٰی بن سعید القطان عن جعفر بن محمد فقال فی نفسی منہ شئ

ترجمہ: علامہ ذہبی میزان میں لکھتے ہیں کہ حضرت جعفرؑ بن محمدؐ بہت بڑے امام تھے نیک تھے۔ سچے تھے اور بڑی شان والے تھے اور محمد بن اسماعیل بخاری نے ان کی حدیث کو درست نہیں مانا اور یحیٰی بن سعید القطان کہتا ہے کہ مجالد مجھے جعفر بن محمد سے زیادہ پیارا ہے اور امام جعفر صادق کے بارے میرے دل میں کچھ شبہ ہے اور تہذیب میں ذہبی نے ابن المدینی کے حوالہ سے اسی بات کو لکھا ہے۔

نوٹ : ارباب انصاف محمد بن اسماعیل بخاری کا امیر المومنین علیؑ بن ابی طالب اور حضرت امام جعفر صادق کے بارے دل صاف نہیں تھا اور اسی سے باقی خاندان نبوت سے ان کی عقیدت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے اور ہمیں افسوس ہے کہ امام بخاری خاندان نبوت کے دشمنوں سے اپنی صحیح بخاری میں احادیث لکھی ہیں۔

مثلاً (۱) عمران بن حطان خارجی (۲) حریز بن عثمان ناصبی (۳) حصین بن نمیر یزیدی (۴) عبداللہ بن سالم ناصبی (۵) مروان بن حکم ناصبی اور دیگر اس قماش کے بے شمار راوی اور خاندان نبوت کی مایہ ناز ہستی امام جعفر صادق کی سچائی میں شبہ کر کے ان کی احادیث کو ترک کر دیا ہے۔

بقول شاہ عبدالعزیز امام اعظم اور امام مالک حضرت جعفر صادق کے شاگرد تھے

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ ص ۳۵۵ باب گیارہ فصل ۲ تعصب ۱۳۔

ص ۳۵۵ محبت و تلمذ و اخذ علم و طریقہ کو ابو حنیفہ با امام محمد باقر و با امام جعفر صادق ثابت است کہ اہل سنت کے امام ابو حنیفہ کا امام محمد باقر اور جعفر صادق سے علم حاصل کرنا اور ان کا شاگرد ہونا ثابت ہے

ص ۳۵۶ و امام مالک خود از یاران خاص حضرت صادق بود و از شاگردان معدود است بالاجماع کہ اہل سنت کے امام مالک بھی امام جعفر صادق کے شاگرد ہیں

صـــ ۳۵۶ امام احمد بن حنبل فرمودند قرء هذا علی مجنون لافاق کہ حدیث سلسلۃ الذہب کے بارے میں سند کے امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ اگر اس حدیث کے راویوں کے نام کسی بیمار پڑھ دیئے جائیں تو اس کو اللہ شفا دے گا اور وہ راویوں حضرت علیؑ سے لے کر امام علی رضا تک اہل شیعہ کے آٹھ امام ہیں۔

ارباب انصاف کوئی بھی مسلمان ہو کسی مذہب یا فرقہ سے تعلق رکھتا ہے البتہ وہ لوگ جن کو ماں نے جن کر پھینک دیا ہو اور کسی ذریعہ سے وہ پروان چڑھ گئے ہوں خواہ امر ہہ کے عباسی ہوں یا بخارا کے بخاری ہوں ان میں ان کا نطفہ اپنا اثر دکھاتا ہے۔

یہ محمد بن اسماعیل بخاری مجوسی النسل تھا اور نواصب کی کئی عدد تحریرات میں آیا ہے کہ اس ایرانی مجوسی کا کوئی اعتبار نہیں اور بندہ مسکین دکیل آل محمد بھی یہی کہتا ہے کہ اس محمد بن اسماعیل بخاری ناصبی مجوسی الاصل نے یزید کی فضیلت میں جو حدیث لکھی ہے یہ فرمان رسول نہیں ہے بلکہ اس مجوسی کا بنایا ہوا سفید جھوٹ ہے کچھ قارئین کو میرے یہ جملے ناگوار گزریں گے مگر دشمن خاندان نبوت کا تذکرہ ان الفاظ کے بغیر ہم سے بھی نہیں ہو سکتا جب بخاری نے ہمارے امام جعفر صادق کو ایک معتبر راوی کی حیثیت بھی نہیں دی ہم اس بخاری کو چوم کر نہیں رکھیں گے۔

اگر خاندان نبوت نہ ہوتا تو حضرت امام اعظم اور حضرت فاروق اعظم ہلاک ہو جاتے

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ صـــ ۶۸ کید ۸۲

۲- اہل سنت کی معتبر کتاب ریاض النضرہ ص۲۰۵ ج۳ ذکر علیؑ

تحفہ کی عبادت } دا حنیفہ ہمیشہ بصحبت حضرت صادقؑ افتخار مینمودو کلمہ لولا السنتان لھلك النعمان از وی مشہور است۔

ترجمہ: اور امام اعظم ابو حنیفہ امام جعفر صادقؑ کی خدمت اور صحبت پر فخر کرتے تھے اور ان کا یہ کلام مشہور ہے کہ اگر دو سال نہ ہوتے تو نعمان بن ثابت ہلاک ہو گیا تھا۔

نوٹ: ریاض النضرہ وغیر کتب اہل سنت میں حضرت عمر کا یہ قول بھی مشہور ہے کہ لولا علی لھلك عمر، اگر حضرت علیؑ نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو گیا تھا۔

ارباب انصاف محمد بن اسماعیل بخاری کا خاندان نبوت کے بارے رویہ ٹھیک نہیں ہے بصورت دیگر شاہ عبدالعزیز غلط بیانی کرتے ہیں۔

ارباب انصاف ہمیں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ قوم معاویہ کے تمام وکلاء کا ہر زمانہ میں جھوٹ پر گزارہ رہا ہے اور یہ لوگ بھانت بھانت کے قول قیل سے کام چلاتے رہے ہیں۔

جواب ۷

حدیث قسطنطنیہ میں مغفور" کے الفاظ کے بارے یہ قوی احتمال ہے کہ یہ چالاکی اس ناصبی مجوسی الاصل ایرانی نے خود کی ہے یہ الفاظ امام بخاری نے حدیث میں خود ملائے ہیں کیوں کہ اس مجوسی الاصل محدث کے علاوہ دوسرے محدثین اہل سنت نے اس حدیث میں یہ الفاظ ذکر نہیں کئے کہ مدینہ قیصر کو فتح کرنے والا لشکر بخشا گیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ بنو امیہ کے وکلاء کی طرف سے کوئی بھاری رشوت ملی تھی اور بخاری شریف کی زیادہ مقبولیت کا بھی یہی راز ہے کہ

اس کے مجوسی الاصل مصنف نے اس کتاب میں قاتل اولادِ نبیؐ یزید بن معاویہ کو بخشش کی سند دی ہے قوم معاویہ کو دعوتِ فکر ہے کہ جب یہ مجوسی الاصل محمد بن اسماعیل بخاری کوئی ایسی حدیث لکھتا ہے جس سے خاندانِ نبوت کی کوئی فضیلت ثابت ہوتی ہے تو اس کو مجوسی الاصل ایرانی رپورٹ سمجھ کر رد کر دیا جاتا ہے اور پھر جب یہی مجوسی الاصل کوئی ایسی حدیث نقل کرتا ہے جس میں بنوامیہ، معاویہ اور یزید کی کسی فضیلت کا کوئی ضعیف اور باطل احتمال ہوتا ہے تو پھر یہ مجوسی الاصل قوم معاویہ کو پیارا لگتا ہے۔ ہمارا مدعیٰ یہ ہے کہ بقول قوم معاویہ اہل ایران مجوسی الاصل ہیں۔

پس ہم کہتے ہیں کہ محمد بن اسماعیل بخاری ایرانی مجوسی الاصل ہے اور آپ کے دعویٰ کے مطابق مجوسی الاصل ایرانی کی بات کا کوئی اعتبار نہیں ہے پس آپ مہربانی فرما کر پورے ملک میں اس مجوسی الاصل سے لاتعلقی اور برائت کا اعلان کر دیں تاکہ نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری اور بخشش یزید والا پکھنڈ سرے سے ختم ہو جائے۔

جواب نمبر ۸

شارحینِ بخاری کی نگاہ میں حدیثِ مدینہ قیصر کی کوئی وقعت نہیں ہے

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۱۲۰ ج ۶ کتاب الجہاد

۲- اہل سنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری ص ۶۴۸ ج ۶ باب ما قیل فی قتال الرو

اہل سنت کی معتبر کتاب ارشاد الساری صفحہ ۱۴۰ جلد ۵ کتاب الجہاد

۳- اہل سنت کی معتبر کتاب سراج المنیر شرح جامع الصغیر صفحہ ۸ جلد ۲ حرف الالف

۴- بیانہ نواصب قوم یزید دمردان کو دعوت انصاف ہے کہ بخاری شریف کی شروحات کو دیکھیں اور ان کے پوپ جو کچھ لکھ گئے ہیں۔ اس کو غور سے پڑھیں یزید کی بخشش کے احتمال کو تمام شارحین نے ٹھکرا دیا ہے اور آسانی کی خاطر ہم ان شارحین کے قیل وقال کو مختصر جوابات کی شکل میں لکھتے ہیں اور پیش کرتے ہیں اور تمام عالم اسلام کو دعوت انصاف دیتے ہیں۔

جواب ۹

اس حدیث کے تمام راوی شامی ہیں

علامہ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری میں علامہ بدر الدین عینی نے عمدۃ القاری میں یہ تصریح کی ہے کہ جس حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ مدینہ قیصر کو فتح کرنے والا لشکر بخشا گیا ہے اس حدیث کے تمام راوی شامی ہیں۔ اور یہ چیز اس حدیث کے جھوٹے ہونے کا ٹھوس ثبوت ہے ۔ کیونکہ جس حدیث کو مکہ مدینہ کے راویوں نے ترک کیا ہے اس کی کوئی قیمت نہیں ہے یہ حدیث اسحٰق بن یزید نے بخاری کے استاد نے ابو عبدالرحمٰن یحییٰ بن حمزہ قاضی دمشق سے لی ہے اور شہر دمشق صوبہ شام کا شہر ہے جو یزیدیت کا گڑھ ہے ۔

یہ تو وہی بات بنی کہ ثعلب کا گواہ اس کا دم بلے بلے فضیلت یزید کی ثابت کرتی ہے اور گواہی دمشق کے قاضی کی ۔ یزید کا باپ معاویہ بھی دمشق کا قاضی تھا مروج الذہب ذکر معاویہ میں لکھا ہے کہ ایک مقدمہ میں اونٹ اور اونٹنی

فرق نہیں کیا تھا پس جب دمشق کے بڑے قاضی کا یہ حال تھا کہ اونٹ کو اونٹنی بنا دیا تھا تو چھوٹے قاضی نے قاتل اولاد نبیؐ دوزخی شخص کو جنتی بنا دیا کیا بات ہے واللہ ۔

جواب ۱۰

اس حدیث کے راوی دشمن خاندان نبوت ہیں

بخاری شریف ص ۴۰۹ ج ۱ کتاب الجہاد مطبوعہ کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۱۳۰۲ھ میں کتاب کے حاشیہ میں محشی محدث احمد علی سہاران پوری شیخ الحدیث لکھتے ہیں کہ مدینہ قیصر والی حدیث کا راوی ثور بن یزید انہ یبغض علیاً کہ راوی امیر المومنین علی بن ابی طالب سے دشمنی رکھتا تھا (مبارک) ارباب انصاف اپنے دیکھ لیا کہ کتاب کا مصنف ابن اسماعیل بخاری خود مجوسی الاصل ایرانی ہے اور ناصبی ہے اس کا استاد اسحٰق بن یزید شہر معاویہ خیل دمشق کا رہنے والا تھا اور یہ شہر یزدیت کا گڑھ ہے ۔

پس ہمارے نزدیک یہ اسحٰق بن یزید بھی پکا یزیدی ہے کیوں کہ اس کے باپ کا نام یزید ہے پس یزید سے اس گھرانے کی محبت محتاج دلیل نہ رہی اور تیسرا راوی یحییٰ بن حمزہ قدری بھی ہے اور قاضی دمشق بھی اور چوتھا راوی ثور بن یزید ہے اس کے باپ کا نام بھی یزید ہے اور محدث شیخ الحدیث احمد علی سہارنپوری نے وضاحت فرما دی ہے کہ یہ ثور بیٹا یزید کا دشمن علیؑ تھا اور تحفہ اثنا عشریہ باب ۲ کید ۴۷ ص ۶۵ میں لکھا ہے کہ اہل بیت اور امیر المومنین علی بن ابی طالب سے دشمنی اور بغض از قوارح صحت

روایت است

اگر تسلی نہیں ہوئی تو اور سنیں

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تہذیب التہذیب ص ۳۳ ج ۲ ذکر ثور بن یزید

تہذیب کی عبادت { ثور بن یزید بن زیاد۔ ویقال انہ قد ریا فکان جدہ قتل یوم صفین مع معاویہ فکان ثور اذا ذکر علیا قال لا احب رجلا قتل جدی

ترجمہ: ثور بن یزید بن زیاد بد مذہب تھا اور اس کا دادا جنگ صفین میں معاویہ کے ساتھ تھا اور اسی جنگ میں قتل ہو گیا اور یہ ثور جب حضرت علی کا ذکر کرتا تھا تو کہتا تھا کہ میں اس شخص کو دوست نہیں رکھتا جس نے میرے دادا کو قتل کیا تھا۔

نوٹ: ارباب انصاف اسلام کا اتفاق ہے کہ دشمن خاندان نبوت راوی کا قول اور حدیث معتبر نہیں پس اہل شام چونکہ دشمن خاندان نبوت تھے اس لئے مدینہ قیصر والی حدیث معتبر نہیں کیوں کہ اس کے تمام راوی شامی ہیں۔

اہل شام کی مذمت قرآن و حدیث اور فرامین صحابہ و علماء کی روشنی میں

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سنن الکبریٰ ص ۱۷۴ ج ۸ باب قتال اہل بغی علامہ بیہقی

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ مدینہ دمشق صفحہ ۳۳۲ باب مذمت اہل الشام۔

سنن الکبریٰ کی عبارت } عن عمار لا یقولوا کفر اھل الشام ولکن قولوا افسقوا و ظلموا

عمار بن یاسر نے کہا کہ یہ نہ کہو کہ اہل شام نے کفر کیا ہے بلکہ یہ کہو کہ وہ فاسق ہو گئے ہیں۔

تاریخ مدینہ کی عبارت } باب مذمت اھل الشام ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الفاسقون قلت اولئک اھل الشام قال نعم

ترجمہ: عمر بن عبید سے کسی نے اس آیت کے بارے میں پوچھا کہ جو لوگ حکم خدا کے مطابق حکم نہیں کرتے وہ فاسق ہیں کیا اس آیت کے مصداق اہل شام ہیں عمر نے کہا ہاں۔

نوٹ: دونوں مذکورہ حوالہ جات اس بات کا ٹھوس ثبوت ہیں کہ اہل شام فاسق تھے اور اس کے بعد تاریخ دمشق سے ہم چند عدد اور ثبوت اس امر کے پیش کرتے ہیں کہ اہل شام اس قابل نہ تھے کہ شریعت کے امور میں ان پر بھروسہ کیا جائے۔

۱۔ عن انس قال رسول اللہ الجفاء والبغی فی الشام تاریخ دمشق

ترجمہ: نبی پاکؐ نے فرمایا ہے کہ ظلم اور جور و جفا اور بغاوت اہل شام میں ہے۔

۲۔ وکان عمر اذا غضب علی انسان سیرہ الی الشام جب حضرت عمرؓ کسی آدمی پر ناراض ہوتے تھے تو اس کو شام کے علاقہ میں بھیج دیتے

سے نوٹ معلوم ہوا کہ علاقہ شام مجرمین کا گڑھ تھا۔

۳ قال ابو ھریرہ سینعق الشیطان بالشام نعقۃ تکذب ثلثا هم بالقدر

ترجمہ: ابو ھریرہ فرماتے ہیں کہ ملک شام میں ایک شیطانی آواز بلند ہو گی اور دو تہائی لوگ مسئلہ قدر کے منکر ہو جائیں گے نوٹ وہ آواز ساٹھ ہجری میں بیعت یزید کے بارے میں بلند ہوئی ہے

۴ قال عمرو بن عاص اھل الشام اطوع الناس للمخلوق و اعصاہ للخالق۔

ترجمہ: عمرو بن عاص کہتا ہے کہ شام کے لوگ باقی دنیا سے مخلوق کی اطاعت اور خالق کی نافرمانی میں آگے بڑھے ہوئے ہیں۔

۵ عن ابی داود الطیالسی عن شعبہ لاتکتب عن الشامی

ترجمہ: شعبہ فرماتے ہیں کسی شامی راوی سے حدیث مت لکھیں۔

۶ عن الزھری حدیثنا اھل الطلا والطاعہ کہ اہل شام میں دو باتیں ہیں ایک اطلا ایک اطاعت امراد

۷ عن الاوزاعی ومن قال اھل الشام الجبر والطاعہ کہ اہل شام میں امراد کا جبر اور رعایا کہ اطاعت کا چرچا ہے نیز شراب کا کاروبار اور دیوان کا ذکر ہے۔

۸ قیل لعبد الرحمٰن بن مھدی ای الحدیث اصح حدیث اھل الحجاز ثم بصرہ ثم کوفہ قالوا الشام قال فنفض یدیہ

ترجمہ: عبدالرحمٰن بن مہدی سے سوال ہوا کہ کس علاقہ کے لوگوں کی حدیث زیادہ صحیح ہے انہوں نے فرمایا کہ اہل حجاز کی پھر اہل بصرہ کی پھر اہل کوفہ کی لوگوں

نے کہا کہ اہل شام کے بارے کیا خیال ہے اس نے دو ہاتھ جھاڑ کر فرمایا صفر اہل شام صحت حدیث میں خالی ہاتھ ہیں ۔

۹ عن الاوزاعی کانو یستحبون ان یحدثوا اہل شام بفضائل اہل البیت لان یرجعوا عنھا کانونی فیہ اوزاعی کہتا ہے کہ علماء مستحب سمجھتے تھے کہ اہل شام کو حضرت علیؑ کے فضائل میں احادیث سنائیں تاکہ بغض علی سے رد کرے ۔

۱۰ عن الثوری اذا کنت فی الشام فحدث بفضائل علیؑ کہ جب تو شام کے لوگوں میں ہو تو ان کو فضائل علی سنا آگے ابن عساکر شافعی مصنف کتاب فرماتے ہیں کہ مقصود یہ ہے کہ شام کے لوگ خاندان نبوت اور حضرت علی سے بغض رکھتے تھے نیز اہل شام کی مذمت بھی اس زمانہ کے لحاظ سے ہے کہ جس وقت انہوں نے خاندان نبوت سے حکومت و خلافت کے بارے میں جنگیں کی تھیں اور تاریخ دمشق کے لکھنے کے وقت اہل شام پرانی عادات ترک کر چکے ہیں ۔

ابو یحی سکری بیان کرتا ہے کہ میں نے دمشق کی مسجد میں ایک عالم سے سنا کہ وہ امیر المومنین علیؑ بن ابی طالب کو گالیاں دے رہا تھا۔ میں نے اس کی اس حماقت اور فسق کی شکایت ایک قبول صورت نمازی سے کی اس نے کہا بھائی اس مسجد میں تو کئی عجائبات دیکھنے میں آتے ہیں اس شہر کے لوگ ابو محمد حجاج بن یوسف پر تنقید کرتے ہیں پس علیؑ کون ہے ۔

نوٹ : ارباب انصاف دنیا میں بدترین شہر دمشق ہے ۔ اس ملک کے لوگوں کا یہ حال تھا کہ مروج الذہب میں مسعودی نے لکھا ہے کہ جنگ صفین کی خاطر جاتے وقت معاویہ نے جمعہ کی نماز ان کو بدھ کے دن پڑھادی اور تاریخ دمشق باب مذمت اہل شام میں لکھا ہے کہ معاویہ نے ایک دفعہ کسی مجبوری کے باعث نماز جمعہ ہفتہ کے دن پڑھائی تھی ۔

اور وکلاء یزید کا یہ عذر کہ اگر معاویہ نے ایسا کیا ہوتا تو صحابہ کرام ہرگز برداشت نہ کرتے اور ہم اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ جن صحابہ کرام نے خود معاویہ اور یزید کو برداشت کر لیا تھا۔ ان کے لئے ان کی برائی کو برداشت کرنا معمولی بات تھی خلاصہ الکلام کہ اہل شام دشمن خاندان نبوت تھے اور ان کی اس دشمنی میں معاویہ کی تبلیغ کا بہت بڑا اثر ہے اور دشمنان خاندان نبوت پر شریعت کی کسی بات میں بھروسہ نہیں کیا جا سکتا مدینہ قیصر والی حدیث کے تمام راوی چونکہ شامی ہیں پس کوئی عقلمند اس حدیث پر بھروسہ کر کے اپنے دین اور ایمان کا جنازہ نکالنے کے لئے تیار نہیں ہے۔

جواب ۱۱

مغفور کے الفاظ صرف بخاری نے لکھے ہیں

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ صفحہ ۲۲۲ باب اخبارہ عن الغیوب

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب استخلاف معاویہ و یزید صفحہ ۳۲ مؤلف علامہ لعل شاہ بخاری

البدایہ کی عبارت ہے: تفرد بہ البخاری دون اصحاب الکتب الستۃ

ترجمہ: اس حدیث کو ان الفاظ کے ساتھ مدینہ قیصر کو فتح کرنے والا لشکر بخشا جائے گا یہ مغفور کے الفاظ میں صرف امام بخاری نے لکھے ہیں اور باقی چھ کتابوں کے مؤلفین نے نہیں لکھے۔

نوٹ: ارباب انصاف قوم معاویہ کے وکلاء کو دعوت انصاف ہے کہ اگر مغفور کے الفاظ حدیث میں تھے تو باقی محدثین نے کیوں چھوڑ دیئے ہیں۔ یا تو باقی چھ نے

مکاری کی ہے یا امام بخاری نے کسی رشوت کی بنا پر یزید نوازی کی ہے اگر یہ الفاظ بھول کر نہیں لکھے گئے تو باقی چھ میں سے ایک دو بھول جاتے نا کہ تمام ہی بھول گئے۔

جواب ۱۲

خالد بن معدان کے تمام استاد ناصبی ہیں

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تہذیب التہذیب ص ۱۱۹/۳ ذکر خالد

خالد بن معدان یعد من الطبقة الثالثة من فقهاء الشام

یہ خالد تیسرے درجہ کے فقہاء شام میں شمار ہوتا ہے پھر ذہبی نے لکھا ہے اس کے یہ بھی تین مایہ ناز استاد ہیں ۱ معاویہ بن ابی سفیان ۲ ثور بن یزید ۳ اور حریز بن عثمان ارباب انصاف یہ تینوں شخص دشمن خاندان نبوت تھے اور ناصبی تھے۔ جس خالد نے ان تین ناصبیوں سے فیض حاصل ہو گیا ہے وہ بھی دشمن خاندان نبوت ہے اس کی بیان کردہ حدیث پر دین و ایمان کے بارے بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔

جواب ۱۳

عمیر بن اسود العنسی نے کیا زندگی بھر صرف یہی حدیث پڑھی تھی

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۱۰۲/۶ باب ما قیل فی قتال الروم

۲- اہل سنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری ص۶۴۹ کتاب الجہاد

فتح کی عبادۃ { ولیس لہ فی البخاری سوی ھذا الحدیث عند من یفرق بینہ وھیں ابی عیاض عمرو بن الاسود الراجح الفقرقہ

ترجمہ : اس عمیر کی صحیح بخاری میں مدینہ قیصر والی روایت کے علاوہ اور کوئی روایت نہیں ہے۔ اس عالم کے نزدیک جس نے اس عمیر اور عمرو بن الاسود میں فرق کیا ہے اور بات بھی یہی وزنی ہے کہ عمرو اور عمیر دو شخص ہیں ۔

نوٹ : ارباب انصاف تعجب ہے کہ قوم معاویہ کا کہ یہ شیخ الحدیث بھی ایک عجیب الخلقت مخلوق ہے کہ جو پیدا ہی صرف اس لئے ہوا تھا کہ قاتل اولاد نبی یزید بن معاویہ کو جنتی ثابت کرے اور وہ یہ خدمت سر انجام دے کر پھر ابن سبا کی طرح روپوش ہو گیا اور امام بخاری بچارا اس کو تلاش کرتا رہا کہ کوئی اور حدیث بھی اس قسم کی سنا دے کہ قاتلان عثمان بھی یزید کی طرح جنتی ہیں مگر یہ عمیر نہ ہی امام بخاری اور نہ ہی دوسرے محدثین کو ملا ہے ۔

پس نہ اس کی ماں کا کچھ پتہ ہے کہ جس نے کو جنا اور پھینک دیا اور نہ ہی اس کے باپ کا کوئی علم ہے کہ وہ کون تھا اور اس کو کہاں سے اٹھا کر لایا تھا پس یہ راوی مجہول اور نامعلوم ہے ۔

جواب ۱۴

عمیر بن اسود کے شاگرد صرف معد بن عدنان ہیں

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب مقدمہ ابن صلاح ص۴۳

واقل مایرتفع بہ الجہالۃ ان یروی عن الرجل اثنان

من المشهودین بالعلم

ترجمہ: کسی راوی کی جہالت تب دور ہوتی ہے کہ جب علم میں شہرت رکھنے والے کم سے کم اس کے دو شاگرد ہوں۔

نوٹ: عمیر بن اسود کا شاگرد صرف ایک خالد بن معدنان اور یہ خالد بھی ناصبیہ کی درسگاہوں سے تعلیم حاصل کرنے کے باعث ناصبی تھا جس طرح نطفہ کا اثر ہے اسی طرح ناصبی استاد کی تعلیم کا بھی اثر ہے۔

جواب ع۱۵

عمیر بن اسود کی استاد ایک نامحرم عورت ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص۴۲ کتاب الجہاد
قال عمیر فحدثتنا ام حرام انہا سمعت النبیؐ

ترجمہ: عمیر بن اسود کہتا ہے کہ مجھے یہ حدیث ام حرام نے بتائی کہ اس نے نبیؐ پاک سے سنا ہے کہ وہ لشکر بخشا جائے گا۔

نوٹ: ارباب انصاف سوچنے والی بات ہے کہ اس عمیر نامعقول کو تمام زندگی کوئی مرد استاد نہ ملا اور ایک نامحرم عورت کے گھر جا کر اور وہ بھی خلوت میں اس سے دورہ حدیث پڑھتا رہا ہے اور اس عمیر کی زندگی بھر کی محنت کا نتیجہ اور کامل دورہ حدیث پڑھنے کا ماحصل صرف ایک حدیث ہے اور حدیث بھی ایسی کہ جس میں وہ ایک ایسے شخص کو جنتی ثابت کر رہا ہے کہ جس پر سوائے

کے تمام دنیا لعنت کرتی ہے اور وہ ہے لعین قاتل اولاد حیدر نواصب بنی یزید۔

جواب ۱۶

مدینہ قیصر والی روایت کی راوی صرف ایک عورت ہے

بیانہ ام حرام بنت ملحان یہ ام سلیم مادر انس بن مالک کی بہن ہے اور مدینہ قیصر کی فتح والی حدیث کے بیان میں ام حرام نے بھانت بھانت کی باتیں بنائی ہیں مثلاً کبھی تو کہتی ہے کہ نبی پاک میرے ہاں آکر قیلولہ کرتے تھے کبھی کہتی ہے کہ میں حضور کی جوئیں نکالتی تھی لا حول و لا قوۃ الا باللہ بغیر کسی مجبوری کے نامحرم عورت کے پاس محفل گرم کرنا شرعاً مکروہ ہے عورت کا پردہ شرعاً واجب ہے۔

ارباب انصاف آپ خود سوچیں کہ نبی کریم کی ۹ بیویاں تھیں کیا آنجناب کو اپنی بیویوں کے پاس قیلولہ کرنے میں مزا نہیں آتا تھا اور ایک ایسی عورت کے پاس جو نہ تو حضور کی سالی ہے اور نہ ہی حضور کی ساس ہے اور نہ ہی بیوی ہے اور نہ ہی محرمیت کا کوئی اور رشتہ ہے اس کے پاس آکر قیلولہ کرتے تھے۔ جوئیں گندا رہنے سے پڑتی ہیں ہیں۔ کیا نبی پاک صاف ستھرا نہیں رہتے تھے۔

پھر اس ام حرام کو دورہ حدیث پڑھانے کی خاطر اس کا شوہر میدان جنگ میں ساتھ لے جاتا تھا اور پھر یہ خلوت میں صرف ایک شاگرد عمیر بن اسود کو بلا کر

دورہ حدیث پڑھاتی تھی اور پھر ایک مضمون کی حدیث ہے جو بخاری شریف باب
غزو المراۃ فی البحر اور باب رکوب البحر میں لکھی ہے۔

اور باب ما قیل فی قتال الروم میں بھی لکھی ہے پہلے دو بابوں میں ام حرام نے
یہ حدیث اپنے بھانجے انس بن مالک کو سنائی ہے مگر مغفور کے الفاظ ذکر نہیں فرمائے
اور باب قتال روم میں پھر وہی حدیث ایک نامحرم عمیر بن اسود کو دوپہر کے وقت
خلوت میں بلا کر سنائی ہے ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا کو جواب دینا ہے۔

ارباب انصاف ہم تمام عالم اسلام کو دعوت فکر دیتے ہیں کہ اس ام حرام کو تباؤ
کیا مجبوری تھی کہ مغفور کے الفاظ اپنے بھانجے انس بن مالک کو نہیں سنائے اور
ایک نامحرم کو گھر بلا کر یہ مغفور کے الفاظ سنا دیئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

ارباب انصاف میری نگاہ میں مؤلف صحیح بخاری مجوسی الاصل ایرانی اور
اس ام حرام کی تمام کارروائی مشکوک ہے کاش یہ ام حرام پیدا ہی نہ ہوتی یا اس
ام حرام پیدا ہی نہ ہوتی یا اس جنگ میں شرکت سے پہلے کسی اونٹ یا گھوڑے سے
گرتی اور اس کی گردن ٹوٹ جاتی۔ نہ رہتا بانس اور نہ بجتی بانسری۔

جواب ۱۷

اول جیش میں یزید داخل نہیں ہے

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری صـ ۶۴۹ کتاب الجہاد
۲- اہل سنت کی معتبر کتاب الاصابہ صـ ۵۴/۲ ذکر سفیان بن عوف
۳- اہل سنت کی معتبر کتاب محاضرات الامم اسلامیہ صـ ۱۱۴/۲ از شیخ الخضری
۴- اہل سنت کی معتبر کتاب الفتوحات الامہ صـ ۱۶۱ از احمد بن ذہبی۔

عمدۃ القاری کی عبارت } وقیل سیر معاویہ جیشا مع سفیان بن عوف الخ

ترجمہ: معاویہ نے سفیان بن عوف کی قیادت میں لشکر روانہ کیا اور وہ قسطنطنیہ تک گیا اور اس لشکر کے ساتھ ابن عباس ابن الزبیر اور ابوایوب انصاری تھے اور مدت محاصرہ کے دوران ابوایوب نے وفات پائی قلت الاظہر قاضی بدرالدین عینی کہتے ہیں کہ قوی اور مضبوط بات یہی ہے کہ یہ بزرگ صحابہ سفیان کے ہمراہ تھے اور یزید کے ساتھ نہ تھے لانہ لم یکن اھلا ان یکون ھؤلاء السادات فی خدمتہ کیونکہ یزید اس لائق نہ تھا کہ یہ بزرگ صحابہ اس کی خدمت میں ہوتے۔

نوٹ: ارباب انصاف بقول توم معاویہ مغفرت کی سند اول لشکر کے لئے ہے اور یزید اول لشکر میں موجود ہی نہ تھا جب وہ موجود ہی نہ تھا تو اس کی مغفرت کا جواز باطل ہو گیا۔

نیز قاضی بدرالدین حنفی نے یہ فیصلہ بھی فرمادیا کہ یزید صحابہ کرام پر امیر لشکر ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتا تھا اور جو نالائق چند صحابہ کا سردار نہیں ہو سکتا وہ صحابہ سمیت تمام امت کا سردار بھی نہیں ہو سکتا پس بیعت یزید باطل ہو گئی۔

جواب ۱۸

قسطنطنیہ پر حملہ کے وقت یزید اپنی معشوقہ کے ہمراہ گھر میں شراب پی رہا ہے

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل لابن اثیر ص ۲۳۱/۳ سنہ ھ ۴۹

۲- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ ابن خلدون ص ۱۵/۳

۳- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ یعقوبی ص ۲۱۷

۴- اہل سنت کی معتبر کتاب مروج الذہب ص ۳۳/۳

۵- اہل سنت کی معتبر مروج الذہب شہید کربلا اور یزید ص ۱۸۴ از قاری محمد طیب

۶- اہل سنت کی معتبر کتاب معاویہ اور استخلاف یزید ص ۳۴۳ از لعل شاہ بخاری

۷- اہل سنت کی معتبر کتاب امام پاک اور یزید پلید ص ۱۳۸ از مولانا محمد شفیع اوکاڑی

تاریخ کامل ۔ سنہ ۴۹ھ میں معاویہ نے روم کے شہروں پر حملہ کے لئے کی عبارت ۔ سفیان بن عوف کی قیادت میں لشکر روانہ کیا وامر ابنہ یزید معہ فتثاقل واعتل فامسك عنہ أبوہ اور اپنے بیٹے یزید کو بھی حکم دیا کہ ان کے ساتھ جائیں مگر یزید نے سستی کی اور بہانے کئے پس معاویہ نے بھی اس کو ساتھ روانہ کرنے میں خاموشی اختیار کی، روم میں پہنچ کر لشکر کو چیچک اور دوسری بیماریاں لاحق ہوگئیں ۔ یزید کو جب یہ خبر ملی تو اس نے ایک غزل بھی تلاوت کی ۔

مروج الذہب ۔ وبلغ معاویہ ان انہ لما بلغہ خبرھم کی عبادت ۔ وھو علی شرابہ مع ندمائہ قال اھون بما لاقت الخ

ترجمہ : اور معاویہ کو ان حالات کی خبر پہنچی کہ لشکر کی خبر سن کر یزید نے کہا ہے کہ اس حال میں کہ یزید اپنے جیسے شرابیوں کے ساتھ گھر میں شراب وکباب کی محفل گرم کئے ہوئے ہے ۔

تاریخ یعقوبی کی عبارت: روم کے علاقہ میں مسلمانوں کے لشکر پر بخار اور چیچک نے حملہ کر دیا اور ام کلثوم عبداللہ بن عامر کی بیٹی یزید کی محبوبہ تھی اور یزید اس کا عاشق تھا۔ اہل اسلام کی بیماری کی خبر سن کر یہ یزید نے جس غزل کی تسبیح پڑھنا شروع کی اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اگر اہل اسلام کے لشکر پر بیماری نے حملہ کیا ہے تو مجھے پرواہ نہیں ہے جب کہ محفل شراب وکباب میں میری بغل میں میری محبوبہ ام کلثوم بیٹھی ہے۔

شعر
معشوق ہو بغل میں جلسے ہوں مے کشی کے
اپنے لیے یہی ہیں سامان دل لگی کے

نوٹ: ارباب انصاف اپنے ملاحظہ فرمایا کہ یہ شرابی وکبابی یزید بن معاویہ تو اس لشکر میں موجود ہی نہ تھا جس کو بقول قوم معاویہ بخشش کی سند ایک ام حرام نامی عورت کی زبانی ملی ہے پس بخشش یزید کا سارا ہتھکنڈ ایک مکر و فریب ہے۔

ایک ضروری وضاحت

یہ باتیں اور یہ بحث کہ یزید اس لشکر میں نہیں تھا ہم اس لئے ذکر کر رہے ہیں تاکہ وکلاء یزید کا جھوٹ اہل سنت بھائیوں کی کتابوں سے ثابت ہو جائے اور دنیا کو معلوم ہو جائے کہ وکلاء یزید اس شرابی اور کبابی اور مجوسی مزاج ظالم کی محبت میں ایسے اندھے ہوئے ہیں کہ ان لوگوں نے جھوٹ بولنا، حلال کر لیا ہے اور شرم وحیا اور انصاف کی تمام حدیں توڑ دی ہیں۔

جہاں تک مدینہ قیصر کو فتح کرنے سے بخشش کا تعلق ہے وہ اگر یزید کے بجائے اس کا باپ معاویہ بھی اس شہر کا فاتح تھا تو بھی ہم اس کی بخشش کو نہیں

مانتے کیوں کہ بخشش کے لئے ایمان پر مرنا ضروری ہے اور جن لوگوں نے خاندان نبوت کے خلاف بغاوت کر کے ان کی حکومت میں فساد اور تخریب کاری کی ہے اور جن لوگوں نے کربلا میں اپنی حکومت چمکانے کے لئے خاندان نبوت کا قتل عام کرایا ہے وہ ہمارے نزدیک بے ایمان ہیں اور اسی حالت میں مرے ہیں اور بخشش کے قابل نہیں ہیں اگر وہ ظالم اور فاسق دوزخ میں نہ جائیں تو پھر دوزخ میں شیطان کیوں جائے گا کیوں کہ شرک تو شیطان نے بھی نہیں کیا ۔

جواب ۱۹

جس تاریخ میں لکھا ہے کہ یزید اس لشکر مغفور میں شامل تھا ۔ اس تاریخ کو کالے پانی میں غرق کر دیا جائے

بیانہ ارباب انصاف ہم عالم اسلام کو دعوت انصاف دیتے ہیں اور دیانت و انصاف کا واسطہ دے کر پوچھتے ہیں کہ کیا یہی وکلاء یزید وہ لوگ نہیں ہیں کہ جنہوں نے تاریخ نویسوں کو بد مذہب اور بد باطن ایرانی لکھا ہے کبھی ان بیچاروں کو لکھتے ہیں یہ مجوسی الاصل ایرانی ہیں اور کبھی لکھتے ہیں کہ ذریت ابن سبا ہیں اور کبھی ان کو لکھتے ہیں کہ یہ لوگ متعہ کی پیداوار ہیں ۔ پس جب یہ تاریخ نویس اتنے برے تھے ۔ تو وکلاء یزید کو چاہیے کہ وہ قرآن اور حدیث صحیح سے ثابت کریں کہ یزید اس لشکر میں موجود تھا جس کو بقول قوم معاویہ ام حرام نامی عورت نے

بخشش کی بشارت سنائی ہے اور تاریخ اسلام کو یہ لوگ اپنے دعویٰ اور اپنے ہی سنی مطابق دریا میں غرق کر دیں کیوں کہ ہم شیعہ لوگ بھی اس تاریخ نویس پر لعنت کرتے ہیں جس نے یہ لکھا ہے کہ یزید بخشش کے قابل ہے اور جنتی ہونے کے لائق ہے اور حدیث بھی اس کتاب سے پیش کریں جس کو کسی مجوسی، الاصل ایرانی نے نہیں لکھا۔ بخاری شریف تو ایرانی الاصل محمد بن اسماعیل کی لکھی ہوئی ہے اس کو چھوڑ دیں اور کسی عرب محدث کی ایسی کتاب پیش کریں جس نے صحابہ کرام سے یہ حدیث لی ہے کہ مدینہ قیصر کو فتح کرنے والا بخشش دیا جائے گا اور پھر کسی عرب تاریخ دان کی کتاب سے پیش کریں اور سند روایت بھی تفصیل سے لکھیں کہ یزید اس لشکر میں موجود تھا۔

ارباب انصاف مسئلہ بخشش یزید لاحول ولا قوۃ الا باللہ یزید وہ شخص ہے جس نے خاندان نبوت کا قتل عام کروایا تھا اور مدینہ پاک میں صحابہ کی بیٹیوں سے زنا عام کروایا ہے اگر یزید بخشش کے قابل ہے تو پھر اس کا یہی جواب ہے کہ قاتلان عثمان بھی بخشش کے قابل ہیں۔

جواب ۲۰

علماء اہل سنت کی گواہی کہ یزید مغفرت کے لائق نہیں ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۱۰۲/۶ کتاب الجہاد

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری ص ۶۴۹/۷ باب ما قیل فی قتال الروم

۳ - اہل سنت کی معتبر کتاب ارشاد الساری ص ۱۰۴ ج ۵ کتاب الجہاد

۴ - اہل سنت کی معتبر کتاب سراج المنیر ص ۸۰ ج ۱ حرف الالف

۵ - اہل سنت کی معتبر کتاب شرح تراجم ابواب صحیح بخاری ص ط دائرہ المعارف العثمانیہ

۶ - اہل سنت کی معتبر کتاب معاویہ و استخلاف یزید ص ۳۹۱ از علامہ لعل شاہ بخاری

۷ - اہل سنت کی معتبر کتاب امام پاک اور یزید پلید ص ۱۳۸ از مولانا محمد شفیع اوکاڑوی

۸ - اہل سنت کی معتبر کتاب شہید کربلا اور یزید ص ۱۸۴ از مہتمم دیوبند قاری محمد طیب

شرح تراجم کی عبارت: بل امرہ الی اللہ فیما ارتکبہ من القبائح بعد ھذا الغزوۃ من قتل الحسینؑ و تخریب المدینہ والاصرار علی شرب الخمر۔

ترجمہ: شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں کہ مدینہ قیصر والی حدیث سے صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ اس لشکر کے اس جنگ سے پہلے کے گناہ معاف ہیں اور اگر یزید بھی اس لشکر میں تھا تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔ ان گناہوں کے بارے میں جو اس نے بعد میں کئے ہیں مثلاً امام حسینؑ کو قتل کرنا اور مدینہ منورہ کو برباد کرنا اور شراب کی عادت کو ترک نہ کرنا پس خدا کی مرضی اس کو معاف کرے یا عذاب میں ڈالے۔ جس طرح کہ یہی قانون ہے تمام گناہ گاروں کے بارے میں اور یہ بات قابل غور ہے کہ کچھ احادیث ایسی بھی ہیں جن میں سخت سزا کا حکم ہے اس آدمی کے لئے جو نبیؐ پاک کی عترت کی توہین کرے اور حرم میں کفر کرے اور سنت نبیؐ میں تبدیلی کرے ان احادیث کی روشنی میں بھی یزید کا حال برا ہے۔

عمدۃ القاری کی عبارت: قلت لا یلزم من دخولہ فی ذالک العموم ان لا یخرج بدلیل خاص اذ لا یختلف اھل العلم

ان قولہ مغفور لھم مشروط بان یکونوا من اھل المغفرۃ حتی لو ارتد واحد ممن غزاھا بعد ذالک لم یدخل فی ذالک العموم

ترجمہ: ابن ملہب کہتا ہے کہ مدینہ قیصر والی حدیث میں معاویہ اور یزید کی (معاذ اللہ) نفضیلت ہے کیوں کہ دونوں نے یکے بعد دیگرے جنگ میں حصہ لیا تھا۔

بدر الدین عینی کہتا ہے کہ یزید کی کیا فضلیت ہے اور حال اس کا مشہور ہے اگر کوئی کہہ کہ مدینہ قیصر والی حدیث میں آیا ہے کہ اس لشکر کو بخشش دیا جائے گا تو میں (قاضی بدر الدین کہتا ہوں کہ اگر یزید اس حکم عام میں داخل ہے تو بھی لازم نہیں آتا کہ وہ دلیل خاص سے خارج نہ ہو کیوں کہ اہل علم میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ نبیؐ پاک کا وہ فرمان مشروط ہے اس امر کے ساتھ کہ اس لشکر کے وہ لوگ بخشش کا حق رکھتے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو بخشا جائے کیوں کہ جو لوگ اس لشکر سے بعد میں کافر ہو جائیں وہ اس بخشش والے حکم میں داخل نہیں ہیں۔

فتح الباری کی عبارۃ } وتعقبہ ابن التین و ابن المنیر بما حاصلہ انہ لا یلزم من دخولہ فی ذالک العموم ان لا یخرج بدلیل خاص اذ لا یختلف اھل العلم ان قولہ مغفور لھم مشروط بان یکونوا من اھل المغفرۃ حتیٰ لو ارتد واحد ممن غزاھا بعد ذالک لم یدخل فی ذالک العموم اتفاقاً

ترجمہ: مہلب کہتا ہے کہ مدینہ قیصر والی حدیث میں یزید کی فضلیت ہے مگر ابن التین اور ابن المنیر فرماتے ہیں کہ اگر یزید مدینہ قیصر والی حدیث کے عموم میں داخل ہے تو اس کا یہ لازم نہیں ہے کہ یزید اس عموم سے دلیل خاص کے ذریعہ خارج نہ ہو سکے کیوں کہ اہل علم میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ اس

لشکر سے جو لوگ بخشے جائیں گے جو بخشش کے لائق ہوں گے حتیٰ کہ اگر اس لشکر سے جو لوگ اس جنگ کے بعد مرتد اور کافر ہو جائیں وہ بالاتفاق اس عموم میں داخل نہیں ہیں

ارشاد الساری کی عبارت } ولا یلزم من دخوله فی ذالك العموم ان لا یخرج بدلیل خاص الخ

ترجمہ: مدینہ قیصر والی حدیث سے مہلب نے یزید کے جنتی ہونے کی دلیل پیش کی ہے اور اس کو جواب دیا گیا ہے کہ یہ تمہارا قول بنو امیہ کی طرف داری کی وجہ سے صادر ہوا ہے اگر یزید عموم میں داخل ہے تو اس کا یہ لازم نہیں ہے کہ وہ دلیل خاص سے خارج نہ ہو سکے کیوں کہ اہل علم اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ اس لشکر سے بخشش ان لوگوں کی ہو گی جو بخشش کے لائق ہوں گے اور اگر ان میں سے کوئی کافر و مرتد ہو جائے تو وہ اس عموم میں داخل نہیں ہے۔

ابن المنیر کے اس کلام کے بعد شہاب الدین احمد بن محمد القسطلانی خود فرماتے ہیں کہ بقول مولانا سعد الدین تفتازانی کے بعض علما نے یزید پر نام لے کر لعنت کو جائز قرار دیا ہے۔ کیوں کہ امام حسینؓ کے قتل کا حکم دے کر یزید کافر ہو گیا تھا اور حق یہ ہے کہ یزید کا امام حسینؓ کے قتل کا حکم دینا اور امام حسینؓ کے قتل پر خوش ہونا اور خاندان نبوت کی ہتک کرنا یقینی بات ہے پس ہم کو اسے بے ایمان کہنے میں کوئی تردد اور رکاوٹ نہیں ہے۔ خدا کی لعنت ہو یزید پر اور اس کے مددگاروں پر۔

سراج المنیر کی عبارت: علامہ الشیخ علیؒ بن احمد عزیزی شروحات بخاری جیسی عبارت لکھنے کے بعد فرماتے ہیں۔ حتی اطلق بعضهم جواز لعنه لامره بقتل الحسین ورضا به حتی قال التفتازانی والحق ان رضاء یزید بقتل الحسین۔ کہ بعض علمائے اہل سنت نے یزید کا نام لے کر اس پر لعنت کرنا جائز قرار دیا ہے۔ کیونکہ اس نے امام حسینؓ کے قتل کا حکم دیا ہے اور آنجناب کے قتل پر راضی

تھا۔ علامہ سعد الدین تفتازانی امام اہل سنت نے کہا ہے کہ حق بات یہ ہے کہ یزید کا امام حسینؑ کے قتل کا حکم دینا اور پھر اس پر خوش ہونا اور خاندان نبوت کی توہین کرنا یقینی بات ہے پس ہمیں یزید کے بے ایمان ہونے میں کوئی شک نہیں ہے خدا کی لعنت ہو یزید پر اور اس کے مددگاروں پر اور ابن حجر الہیثمی نے شرح ہمزیہ میں لکھا ہے کہ امام احمد بن حنبل جیسے پرہیزگار اور بڑے عالم نے یزید کے کفر کا فتویٰ دیا ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف (۱) ابن حجر عسقلانی (۲) اور شہاب الدین القسطلانی (۳) بدرالدین عینی (۴) علی بن احمد العزیزی (۵) اور ابن الیتن و ابن منیر جیسے بلند پایہ علماء اہل سنت نے یزید کی بخشش ثابت کرنے سے صاف منہ پھیر لیا ہے اور علامہ سعد الدین تفتازانی نے تو صاف الفاظ میں یزید پر لعنت کی ہے اور یہ مذکورہ علماء وہ بلند ہستیاں ہیں اہل سنت میں ہزار غزالی ان کے جوتوں پر قربان کئے جائیں اور قوم معاویہ کو ہم دعوت انصاف دیتے ہیں کہ اگر بخشش یزید کو حدیث شریف سے ثابت کرنا ہے تو یہ ایک محال و ناممکن ہے اور جو حدیث آپ پیش کرتے ہیں اس میں یزید کا نام و نشان نہیں ہے۔ اور اس حدیث کے مضمون میں یزید کو ٹھونسنے کی خاطر آپ تاریخ کا سہارا لیتے ہیں۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر تاریخ کا سہارا لینا ہے تو پہلے یزید کے فسق و فجور کی صفائی دیں کیوں کہ یزید کے بدکردار ہونے سے تاریخ بھری ہوئی ہے اور اب ہم یزید کے بارے میں ان علماء کی چند کتب کا حوالہ دیتے ہیں کہ جنہوں نے یزید پر لعنت کرنے کو جائز قرار دیا ہے۔ پس یزید بخشا جائے گا یا نہیں یہ الگ بات ہے۔ دنیا میں یزید پر لعنت کرنا بہت بڑی عبادت ہے اور یزید پر صرف اصل تسبیح ہی لعنت نہیں کرتے بلکہ اس پر لعنت کرنے کو علماء اہل سنت بھی جائز جانتے ہیں۔

علماء اہل سنت یزید پر لعنت کرنا جائز جانتے ہیں

۱- اہل سنت کی معتبر البدایہ والنہایہ ص۲۲۳/۸ ذکر یزید

۲- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ لابن خلکان ص۴۱۲ ذکر الکیا الهراسی

۳- اہل سنت کی معتبر کتاب حیات الحیوان ص۱۷۶/۲ ذکر الفهد

۴- اہل سنت کی معتبر کتاب ارشاد الساری ص۱۰۴/۵ باب قتال روم

۵- اہل سنت کی معتبر کتاب سراج المنیر شرح جامع الصغیر ص۸۰/۱ حرف الالف

۶- اہل سنت کی معتبر کتاب مکتوبات ص۲۰۳ از قاضی ثناء اللہ پانی پتی

۷- اہل سنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ ص۱۳۱ الخاتمہ

۸- اہل سنت کی معتبر کتاب اخبار الاول ص۵۱

۹- اہل سنت کی معتبر کتاب شرح فقہ اکبر ص۷۲ ذکر یزید

۱۰- اہل سنت کی معتبر کتاب شرح عقائد نسفی ص۱۱۳ ذکر امامت

۱۱- اہل سنت کی معتبر کتاب شرح مقاصد ص۳۰۹/۲ مبحث ۶

۱۲- اہل سنت کی معتبر کتاب شذرات الذہب ص۶۹/۱ ذکر سنہ ۶۱

۱۳- اہل سنت کی معتبر کتاب نزل الابرار ص۹۷ ذکر الحسینؑ

۱۴- اہل سنت کی معتبر کتاب ازالۃ الغین ص۳۶۸/۱

۱۵- اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ ص۶ باب اول

۱۶- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ طبری ص۲۱۷۴/۱۱ سنہ ۲۸۴

١٧- اہل سنت کی معتبر کتاب تذکرہ خواص الامہ صد ١٦٢ باب ٩

١٨- اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر مظہری صد ٤٣٤ سورہ محمد آیت ٢٣ پارہ ٢٦

١٩- اہل سنت کی معتبر کتاب مولیٰ اور معاویہ صد ١٠٤ از علامہ خلیل احمد

٢٠- اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر روح المعانی صد ٧٢ پارہ ٢٦ سورہ محمد

اہل سنت کے امام احمد امام مالک امام اعظم امام شافعی کا فتویٰ کہ یزید پر لعنت کرنا بہترین عبادت ہے

وفیات الاعیان کی عبادت — وسئل الکیا ایضا عن یزید بن معاویہ فقال انہ لم یکن من الصحابہ لانہ ولد فی ایام عمر بن الخطاب واما قول السلف فی لعنہ ففیہ لاحمد قولان تلویح وتصریح ولمالک قولان تلویح وتصریح ولابی حنیفہ قولان تلویح وتصریح ولنا قول واحد التصریح دون التلویح وکیف لا یکون کذالک وھو اللاعب بالنرد والمتصید بالفھود ومدمن الخمر وشعرہ فی الخمر معلوم الخ۔

ترجمہ: ابن خلکان اپنی تاریخ میں ابو الحسن علی بن محمد بن علی الطبری الملقب عماد الدین المعروف بالکیا الہراسی الفقیہ الشافعی کے حالات میں لکھتا ہے کہ الہراسی سے یزید کے بارے میں سوال ہوا اس نے کہا یزید چونکہ عمر کے زمانہ میں

پیدا ہوا ہے پس صحابہ سے نہیں ہے اور یزید بن معاویہ پر لعنت کرنے کے بارے میں بزرگان دین کیا فرماتے ہیں۔

حضرت امام احمد کے اس لعنت کے بارے میں دو قول ہیں ایک میں جواز لعنت کا اشارہ اور ایک میں صراحت اور اسی طرح امام مالک کے بھی یزید پر لعنت کرنے کے بارے میں دو قول ہیں اور امام ابوحنیفہ کے بھی دو قول ہیں اور ہمارا تو ایک ہی فتویٰ ہے کہ یزید پر لعنت کرنا جائز ہے اور کیوں نہ یزید پر لعنت کی جائے۔ وہ شطرنج کھیلتا تھا چیتوں سے شکار کرتا تھا اور شرابی تھا۔

نوٹ: ارباب انصاف اس مذکورہ عالم کے جوتوں کی خاک پر ہزار غزالی قربان کئے جائیں۔ کیوں کہ اس کے دل میں خاندان نبوت سے عقیدت اور ہمدردی ہے اور غزالی کے دل میں خاندان نبوت سے نفرت اور دشمنی اور یزید سے ہمدردی تھی۔

علامہ تفتازانی کا فتویٰ کہ یزید لعنت سے بھی زیادہ دھتکار کا لائق ہے

شرح مقاصد کی عبادت { واما جرى بعدهم من الظلم على اهل بيت النبي ﷺ من الظهور بحيث لا مجال للاخفاء... فلعنة الله على من باشر... فان قيل فمن علماء المذهب من لم يجوز اللعن على يزيد مع علمهم بانه يستحق ما يربوا على ذالك ويزيد قلنا تحاميا عن ان يرتقى الى الاعلى فالاعلى... والا فمن يخفى عليه الجواز والاستحقاق وكيف لا يقع عليها الاتفاق ملخص۔

ترجمہ: صحابہ کرام کے بعد جو اہل بیت النبی پر ظلم ہوئے وہ ایسے ظاہر ہیں کہ جنھیں چھپانے کی گنجائش نہیں ہے اور وہ اتنے بڑے ہیں کہ کسی شبہ کی گنجائش نہیں ہے اور خاندان نبوت کی بربادی کی داستان اتنی پُر درد ہے کہ ممکن ہے کہ اس کی صحت کی گواہی پتھر اور حیوان بھی دیں اور ان کی مظلومیت اتنی ہے کہ اس پر آسمان اور زمین روتے ہیں اور ان کے سننے سے پہاڑ پھٹ جاتے ہیں اور اس ظلم کا چرچا قیامت تک رہے گا۔ پس خدا کی لعنت ہو اس پر جس نے ظلم خود کیا یا ان ظالموں کی مدد کی یا ان کے ظلم پر خوش ہوا اور آخرت کا عذاب اس لعنت سے بھی بڑا ہے فان قیل۔ اگر کوئی اعتراض کرے کہ کچھ علماء معاویہ خیل یہ بھی جانتے ہیں کہ یزید لعنت سے بھی زیادہ ملامت کا حق دار ہے مگر وہ یزید پر لعنت کو جائز نہیں کہتے (قلنا ہیں سعد الدین تفتازانی) کہتا ہوں کہ ان علماء نے بچاؤ کیا ہے کہ کہیں لعنت اوپر سے اوپر نہ چڑھ جائے (مثلاً ابن ابی سفیان اور ابن عفان تک پہنچ جائے) پس دین کے ٹھیکیداروں نے اپنے عوام کو یزید پر لعنت کرنے سے بھی لگام دے دی ہے ورنہ کسی شخص پر پوشیدہ ہے کہ یزید اس کا لائق بھی ہے اور اس پر لعنت کا جائز بھی ہے اور تعجب ہے کہ کس طرح یزید پر لعنت کے استحقاق اور جواز پر اتفاق اور اجماع نہیں ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف اس عالم دین کے جوتوں کی خاک پر ہزار غزالی اور ابن تیمیہ قربان کیے جائیں کہ گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے یہ علامہ پکے اہل سنت ہیں ان کی کتابیں مثلاً توضیح تلویح اہل سنت کے نصابوں میں داخل ہیں اور اس نے انصاف کے ساتھ بتا دیا کہ ابن عفان اور ابن ابی سفیان کو لعنت سے بچانے کی خاطر یزید والے مورچہ پر پہرہ دیا جائے۔ ورنہ یزید پر لعنت کے جواز پہ اہل اسلام کا اتفاق ہے۔

علامہ بغدادی کا فتویٰ کہ یزید منکرِ رسالت تھا اور اس کا نام لے کر اس پر لعنت کرنا عبادت ہے

روح المعانی ۔ وانا اقول الذی یغلب علیٰ ظنی ان الخبیث لم یکن مصدقاً برسالۃ النبیؐ الخ
کی عبادت

ترجمہ: اختصار کی خاطر ترجمہ پیش کیا جاتا ہے خاتمۃ المحققین علامہ ابی الفضل شہاب الدین السید محمود الالوسی البغدادی المتوفی سنہ ۱۲۲۷ اپنی تفسیر میں اس آیت کی تشریح میں فھل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض فرماتے ہیں۔

کہ میں الالوسی کہتا ہوں کہ میرا گمان غالب یہ ہے کہ یزید خبیث نبیؐ کریم کی رسالت کا تصدیق کرنے والا نہیں تھا اور جو کچھ اس نے اہل مکہ، اہل مدینہ اور خاندان نبوت کے ساتھ ان کی زندگی میں یا ان کی وفات کے بعد ظلم کیا ہے یہ اس کے کافر ہونے کی اسی طرح دلیل ہے کہ جس طرح اگر وہ قرآن پاک کا ورقہ بیت الخلاء میں ڈال دیتا تو یہ حرکت اس کے کفر کا ثبوت تھا اور اس کا فسق و فجور اہل اسلام سے پوشیدہ نہیں تھا مگر بزرگان دین مجبور تھے۔ مغلوب اور مقہور تھے اور سوائے صبر کے ان کا کوئی چارہ نہ تھا اور بالفرض اگر یزید خبیث کو مسلمان مان لیا جائے تو وہ ایسا مسلمان تھا جس نے برائی کی ہے وانا اذھب الی جواز لعین مثلہ علی التعین اور میں الالوسی اس جیسے شخص پر نام لے کر لعنت کو جائز کہتا ہوں گرچہ بدکاروں میں یزید کی مثل کا تصور میں بھی ملنا محال ہے۔

خاندان نبوت کے قتل عام کے بعد یزید نے توبہ نہیں کی

روح المعانی کی عبارت { والظاھر انہ لم یتب واحتمال توبتہ اضعف من ایمانہ ویلحق بہ ابن زیاد وابن سعد و جماعۃ فلعنۃ اللہ علیھم

ترجمہ: اور یہ بات ظاہر ہے کہ خاندان نبوت کے قتل عام اور باقی گناہوں سے یزید نے توبہ نہیں کی تھی اور یہ احتمال کہ اس نے شائد توبہ کر لی ہو یہ احتمال اس کے ایمان کے احتمال سے بھی زیادہ کمزور ہے اور جواز لعنت میں اس کے ساتھ ابن زیاد اور عمر بن سعد کو بھی شامل کر لیا جائے پس ان تمام پر خدا کی لعنت ہو اور ان لوگوں پر بھی خدا کی لعنت ہو جو یزید کی طرف جھکاؤ رکھتے تھے اور یہ لعنت قیامت تک رہے اور اس وقت تک ہے جب تک حسینؑ ابن علیؑ کی مظلومیت کی پردرد داستان سن کر آنکھوں میں آنسو آرہے ہیں۔

اگر کوئی یزید کا نام لے کر لعنت کرنے سے ڈرتا ہے تو پھر لعنت کا طریقہ یہ ہے

روح المعانی کی عبارت { اگر کوئی اس گمراہ پر اس کا نام لے کر لعنت کرنے

سے لوگوں کے قیل قال سے ڈرتا ہے تو یوں لعنت کرے خدا کی لعنت ہو
اس پر جو حسین بن علی کے قتل پر راضی تھا اور جس نے عترت نبیؐ کو اذیت دی ہے
اور جس نے ان کا حق غصب کیا ہے پس اس طرح لعنت کرنے سے یزید ملعونین
کی صف میں پہلے نمبر پہ آجائے گا

جو مذکورہ طریقہ سے بھی لعنت نہیں کرتے وہ یزید سے بھی زیادہ گمراہ ہیں

روح المعانی } اور مذکورہ طریقہ سے لعنت کرنے میں کوئی مخالف نہیں
کی عبارت } ہے سوائے ابن عربی کے اور اس کی روحانی اولاد کے

وذالك هو الضلال البعيد الذي يكاد يزيد على ضلال يزيد اور یہ
ان کی بہت بڑی گمراہی ہے جو کہ یزید کی گمراہی سے بھی زیادہ ہے۔

ابن عربی نے جھوٹ بولا ہے

روح المعانی } اور قاضی ابو بکر ابن عربی مالکی نے گمان کیا ہے کہ امام
کی عبارت } حسینؑ قتل بسیف جدہ کہ آنجناب اپنے نانا کی تلوار
سے قتل ہوئے ہیں۔ اور کئی جاہل اس قول میں اس کے موافق ہیں۔
كبرت كلمة تخرج من افواههم ان يقولون الا كذبا بہت بڑا
کلمہ ان کے منہ سے نکلتا ہے اور وہ نہیں بکتے مگر جھوٹ۔

نوٹ : اربابِ انصاف مذکورہ علامہ کے جوتوں کی خاک پر ہزار غزالی اور ابن تیمیہ قربان کئے جائیں۔ خاندان نبوت کی کرامت ہے کہ ان کی صداقت کی گواہی قوم معاویہ کے علماء کے قلم سے ہو رہی ہے۔

قاضی ابو یعلی اور قاضی ابو الحسینؒ کا فتویٰ کہ یزید پر لعنت کرنا جائز ہے

البدایہ کی عبارت — وکیل معاویہ الحافظ ابن کثیر دمشقی فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے کہ جس نے اہل مدینہ کو ڈرایا اس پر خدا اور فرشتوں کی اور انسانوں کی لعنت ہے بعض لوگوں نے یزید پر لعنت کرنے کی اجازت دی ہے اور ان اجازت دینے والوں میں حضرت امام احمد بن حنبل ہیں اور علامہ الخلال ہیں اور ابوبکر عبدالعزیز ہیں اور قاضی ابو یعلی اور اس کا بیٹا قاضی ابو الحسین ہیں اور ابن الجوزی نے تو یزید پر جواز لعنت کے بارے ایک کتاب بھی لکھی ہے۔

یزید پر لعنت نہ کرنے کی وجہ لعنت کو اوپر چڑھنے سے روکنا ہے

البدایہ کی عبارت — ومنع لعض من ذالك وصنفوا فيه أيضا لئلا يجعل لعنه وسيله الى أبيه اور احد من

الصحابہ۔ اور کچھ لوگوں نے یزید پر لعنت کرنے سے روکا ہے اور کتابیں
ترجمہ: اور کچھ لوگوں نے یزید پر لعنت کرنے سے روکا ہے اور کتابیں
لکھیں ہیں اور روکنے کی وجہ یہ ہے کہ یزید پر جواز لعنت کو وسیلہ نہ بنایا جائے
اس کے باپ یا دیگر صحابہ پر لعنت کرنے کا۔
نوٹ: ارباب انصاف آپ نے ملاحظہ فرمایا ہے کہ کس طرح لاشعوری
طور پر ابن کثیر کے ہاتھوں اس کی اپنی قوم کی رسوائی ہوگئی ہے گویا یزید پر لعنت نہ
کرنے کی وجہ مانعین کے پاس کوئی نہیں ہے صرف یہ ٹوٹا پھوٹا عذر ہے کہ لعنت
کے اوپر جانے کا یعنی اُس کے باپ پر جانے کا خطرہ ہے قاضی ابو یعلی اور
اس کے بیٹے کے جوتوں پر ہزار ابن تیمیہ اور غزالی قربان کئے جائیں۔ کیوں کہ
انہوں نے حق کا ساتھ دیا ہے۔

امام اہل سنت جلال الدین سیوطی بھی یزید پر لعنت کرنا عبادت سمجھتے تھے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ الخلفاء ص۲۰۷ ذکر شہادت امام حسین
لعن اللہ قاتلہ و ابن زیاد معہ و یزید ایضا
ترجمہ: کہ امام حسینؑ کے قاتل پر خدا لعنت کرے اور ابن زیاد پر بھی لعنت
کرے۔

نوٹ: ارباب انصاف سیوطی صاحب وہ بزرگ عالم ہیں کہ ہزار غزالی
اور ابن تیمیہ ان کے جوتوں کی خاک پر قربان کئے جائیں۔

بیهقی الوقت ثناء اللہ عثمانی بھی یزید کو کافر اور اس پر لعنت کو عبادت جانتے تھے

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر مظہری ص۲۱ ج۵ ابراہیم پارہ ۱۳ آیت ۲۸
قلت اما بنو امیہ الخ قاضی ثناء اللہ فرماتے ہیں کہ بنو امیہ پہلے کافر تھے
پھر ان میں کچھ ظاہرا مسلمان ہوئے پھر یزید کافر ہو گیا اور بنو امیہ نے آل نبیؐ سے دشمنی
رکھی اور انھوں نے ظلم کے ساتھ امام حسین کو قتل کیا و کفر یزید بدین محمدؐ اور یزید
نے دین محمد سے کفر کیا اور امام حسینؑ کے قتل کے وقت یہ اشعار پڑھے جن کا مضمون
یہ تھا میرے جنگ بدر میں قتل ہونے والے کفار بزرگ کہاں ہیں وہ آل محمدؐ اور
بنوہاشم سے میرے انتقام لینے کو دیکھتے نیز یزید نے شراب کی تعریف میں
اشعار کہے اور بنو امیہ آل محمد کو منبروں پر گالیاں دی ہیں۔

نوٹ: ارباب انصاف قاضی صاحب نے یزید کو اس قانون میں داخل کر دیا
ہے کہ جس کے بعد لعنت کے در خود بخود کھل جاتے ہیں جب کافر ہو گیا تو لعنتی
خود بخود ہو گیا اور خاندان نبوت کی یہ کرامت ہے کہ اس عثمانی قاضی کی زبان قلم سے
وکلاء یزید کی رسوائی ہو گی۔ پس ہزار غزالی اور ابن تیمیہ اس قاضی کے جوتوں کی
خاک پر قربان کئے جائیں۔

امام احمد بن حنبل کا فرمان کہ یزید بحکم قرآن لعنتی ہے

تفسیر مظہری کی عبارت } روی القاضی ابو یعلی الخ قاضی ابو یعلی نے اپنی کتاب

المعتمد الاصول میں لکھا ہے کہ صالح بن احمد حنبل کہتا ہے کہ میں نے اپنے والد احمد سے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم یزید کو دوست رکھتے ہیں۔ والد صاحب نے فرمایا کہ جو لوگ خدا کی ذات پر ایمان رکھتے ہیں کیا ممکن ہے کہ وہ یزید کو دوست رکھیں اور کیوں نہ اس مرد پر لعنت کی جائے جس پر خدا تعالیٰ نے قرآن میں لعنت فرمائی ہے میں نے عرض کی کہ قرآن میں یزید پر لعنت کہاں سے آئی ہے۔ انہوں نے اس آیت کو پڑھا فھل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض و تقطعوا ارحامکم اولئک الذین لعنھم اللہ فاصمھم فاعمی ابصارھم

ترجمہ: کیا تم سے کچھ دور ہے کہ اگر تم حاکم بنو تو زمین میں فساد کرو اور قطع رحمی کرو۔ ایسا کرنے والے وہی لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت فرمائی ہے پس قتل امام حسینؑ سے بڑا فساد کیا ہے۔

ابوالفرج بن الجوزی کہتا ہے کہ بحکم حدیث شریف بھی یزید پر لعنت کرنا عبادت ہے

تذکرہ کی عبادت ۱؎ فان قیل قال النبیؐ اول جیش الخ اگر کوئی کہہ کر نبیؐ پاک کا فرمان ہے کہ میری امت کا پہلا لشکر جو مدینہ قیصر فتح کرے گا وہ بخشا جائے گا اور یزید اس حدیث کا مصداق ہے قلنا ہم اس کا جواب دیتے ہیں کہ نبیؐ پاک کا یہ بھی فرمان ہے کہ جس نے اہل مدینہ کو ڈرایا اس پر خدا کی لعنت ہو یزید اس حدیث کا مصداق ہے اور یہ حدیث پہلی حدیث کی ناسخ ہے۔

شاہ سلامت اللہ کا فتویٰ کہ یزید پر صرف لعنت کرنا یہ ایمان کی کمزوری ہے

مولیٰ اور وقصر بر مجرد لعنت در حق آں لعین قصور معاویہ لیست الخ۔

شاہ عبدالعزیز کی کتاب تحریر الشہادتین کے شارح شاہ سلامت اللہ فرماتے ہیں۔ کہ یزید لعین پر صرف لعنت کرنا یہ ایمان کی کمزوری ہے کیوں کہ لعنت کرنے کا حکم تو ہر ایسے شخص پر بھی ہے جو جان بوجھ کر ایک مومن کو قتل کرے لعنہ واعدلہ عذابا مھیا۔ مومن کے قاتل کو خدا نے لعنت کی ہے اور اس کے لئے عذاب ہے۔

اہل اسلام کو دعوت انصاف

ارباب انصاف جن علماء کی کتابوں سے ہم نے یزید پر لعنت کرنے کو جائز ثابت کیا ہے یہ لوگ بھی قوم معاویہ کے امام ہیں معاذ اللہ یہ لوگ شلغم یا گاجر مولی نہیں ہیں اور یزید پر لعنت کے جائز ہونے کا انہوں نے نگارا بجایا ہے پس ان کے نگارے پر کان نہ دھرا جائے اور امام غزالی صاحب کی ڈفلی کو غور سے سنا جائے یہ تو وہی بات بنی کہ آذان کی دس آوازوں سے کوئی اثر نہیں ہوتا اور شیطان کی ایک آواز سے مجمع لگ جاتا ہے۔ خلاصہ الکلام یا

تو امام غزالی سچا ہے اور یا غزالی جھوٹا ہے اور مذکورہ بیس عدد علماء واہل سنت
سچے ہیں یہ فیصلہ قوم معاویہ کے اپنے ہاتھوں میں ہے ہم تو صرف دعوت فکر دیتے
ہیں کہ تمام علماء اہل سنت کی تحقیقات پر صرف امام غزالی کے فتویٰ والا جھاڑو
نہ پھیرا جائے اور یزید پر جو لعنت کا مسئلہ امر اجماعی و اتفاقی ہے اس مسئلہ
میں شکوک و شبہات پیدا کرنے والے وکلاء یزید ہیں اور ہماری دعا ہے کہ اللہ
ان کے دلوں میں یزید کی نفرت پیدا کرے اور خاندان نبوت کی عقیدت پیدا
کرے (آمین)

نتیجہ بحث

بیانہ ارباب انصاف وکلاء یزید جس کلام کو حدیث سمجھ کر اہل اسلام کو گمراہ
کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں اور باچھیں ٹھیڑی کر کے اس جبار عنید کو جنتی
ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں ہم نے اس حدیث پر جرح کر کے آپ کو دعوت
انصاف دے دی ہے اور آخر میں اس طرف آپ کو متوجہ کرتے ہیں کہ اگر نواصب
کے عقیدت میں جنت اتنی سستی ہے کہ اس قاتل اولاد نبیؐ یزید کو بھی مل سکتی
ہے تو قاتلان عثمان کو اللہ تعالیٰ کروڑ کروڑ جنت نصیب کرے اور وہ
روافض یعنی شیعہ لوگ جو خاندان نبوت کی عقیدت کا دم بھرتے ہیں اور یزید
مردہ باد کے نعرے لگاتے ہیں اور کچھ حکمرانوں کا نام لے کر ان پر لعنت کرتے
ہیں اور ایک خاتون پر بھی تبرا کرتے ہیں۔ پس یہ لوگ بھی مومن اور مسلمان ہیں
اور یہ جتنا بھی تبرا کرتے رہیں۔ ان کو کوئی پرواہ نہیں ہے۔ خدا ان کو جنت
عطا کرے۔

دعوت انصاف

جو لوگ بعض صحابہ کو اس جرم کی وجہ سے کہ ان صحابہ نے خاندان نبوت پر ظلم کیا ہے۔ عترت رسولؐ کو اذیت دی ہے آل نبیؐ کا حق غصب کیا۔ ان برائیوں کی وجہ سے وہ لوگ ان صحابہ کو بُرا سمجھتے ہیں مگر معاویہ خیل مسلمان آئے دن ان کے خلاف کتابچہ شائع کرتے ہیں کہ چونکہ یہ لوگ صحابہ کو بُرا کہتے ہیں پس یہ لوگ کافر ہیں ان سے ہر قسم کا بائیکاٹ کیا جائے اور جس فاسق و فاجر زانی و شرابی بے نماز، بے روزہ نے خانہ کعبہ کی توہین کی ہے۔ مدینہ رسولؐ میں قتل عام کرایا اور صحابہ کی بیٹیوں سے زنا بالجبر کرایا اور کربلا کے میدان میں خاندان نبوت کو بھوکا پیاسا رکھ کر ان کا بھی قتل عام کرایا ایسے بدکار کو مومن و مسلمان سمجھتے ہیں خدا ان معاویہ خیلوں کو سمجھائے کہ کسی قتل کرنا بڑا گناہ ہے اور گالی دینا چھوٹا گناہ ہے۔ معاویہ اور یزید نے خاندان نبوت کو گالیاں بھی دی ہیں اور ان کو قتل بھی کیا ہے پس یہ دونوں تو آپ کے خلیفہ اور پکے مسلمان بن گئے اور جن روافض نے کچھ صحابہ کو ان کی برائی کی وجہ سے ان کو بُرا سمجھا وہ کافر ہو گئے قوم معاویہ کا یہ فیصلہ انصاف نہیں ہے بلکہ یہ فیصلہ عدالت اسلامی کے لئے رسوائی کا باعث ہے اور اس قسم کے فیصلہ کرنے والے کو وکلاء یزید اور نواصب کہا جاتا ہے اور اس کے بعد ہم کچھ تفصیل کے ساتھ نواصب کا تعارف کرواتے ہیں۔

نواصب درجہ دوم کا تعارف

بیانہ اس مذکورہ درجہ کے نواصب سے مراد ہماری وہ مولانا صاحبان ہیں جو نکاح جماعت سے پیدا ہونے کے باعث کامل پیدا ہوئے تھے اور بقول علامہ سعدالدین تفتازانی کے اولاد حلال سے دوسری قسم کی اولاد میں صلاحیت ترقی کی زیادہ ہوتی ہے پس نکاح جماعت سے پیدا ہونے والے بچوں نے زیاد بن سمیہ کی طرح بہت ترقی کی اور اسلامی دنیا میں بڑی شہرت حاصل کی اور علم کے میدان میں اپنی مایہ ناز قابلیت کے جھنڈے گاڑ دیئے اور ان کی زہریلی ریسرچ کی زد سے کوئی مسلمان محفوظ نہ رہا حتیٰ کہ خاندان نبوت کا پاکیزہ گھرانہ بھی ان کی دریدہ دہنی اور ہرزہ سرائی سے محفوظ نہ رہا۔ یہ مولانا صاحبان اسلامی لباس اوڑھے ہوئے تھے اور ایسے خطرناک تھے کہ جب کسی پہ کیچڑ اچھالنے پر آتے ہیں تو خاندان نبوت کے مقدس اور پاکیزہ گھر کو معاف نہیں کیا اور جب کسی کی تعریف پر قلم اٹھایا ہے تو شجرہ خبیثہ اور شجرہ ملعونہ یعنی بنوامیہ کی تعریف کے پل باندھ دیئے اور اس لعین خاندان میں سے سب سے زیادہ فاسق و فاجر مجسمہ خباثت یزید بن معاویہ کو خراج عقیدت پیش کیا ہے اور اس دور میں جب کہ پاکستان میں ترویج ناصبیت کی تحریک زور شور سے شروع ہو چکی ہے تو وکلاء یزید انہیں علماء نواصب کے فتاوی کو سپر بناتے ہوئے علماء اسلام سے مقابلہ کر رہے ہیں اور پاکستان کے سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دے کر ناصبی بنا رہے ہیں۔ حالانکہ اہل سنت علماء نے نواصب قماش کے مولانا صاحبان کو راندہ درگاہ رحمت قرار دیا ہے اور ان سے یوں نفرت کا اظہار کیا ہے جس طرح شیطان رجیم سے ہر مسلمان کو نفرت ہے۔ وقت کی سخت ضرورت تھی کہ

ناصبی مولانا صاحبان کو نام بنام بے نقاب کیا جائے اور پاکستان کے مسلمانوں کو ان کا تعارف کرایا جائے تاکہ ان کی تحقیقات اور فتاوی کے پھندے میں کوئی سادہ لوح مسلمان نہ پھنسے۔

پہلا ناصبی قاضی ابوبکر محمد بن عبداللہ ابن عربی ہے

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر روح المعانی ص ۴۳/۲۶ سورہ محمد آیت ۲۳

۲- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ ابن خلدون ص ۱۸۱/۱ ذکر یزید

۳- اہل سنت کی معتبر کتاب شرح فقہ اکبر ص ۴۳/۱ ذکر یزید

ابن خلدون کی عبارت } وقد غلط القاضی ابوبکر ابن العربی المالکی فی ھذا فقال فی کتابہ الذی سماہ بالعواصم من القواصم

ما معناہ ان الحسین قتل بسیف جدہ وھو غلط حملتہ علیہ الغفلۃ

ترجمہ: اپنی کتاب العواصم من القواصم میں قاضی ابن عربی نے یہ غلط فتویٰ دیا ہے کہ (معاذ اللہ) امام حسینؑ اپنے نانا کی تلوار سے قتل ہوئے ہیں غفلت کی وجہ سے قاضی نے یہ غلط فتویٰ دیا تھا۔

نوٹ: ارباب انصاف ابن عربی کے مذکورہ فتویٰ کے ہر حرف سے ناصبیت ٹپک رہی ہے وکلا دیزید تو فتاوی اور فقہ کے سخت دشمن ہیں پس اس فتویٰ کو وہ کسی گندی نالی میں بہا دیں اور اگر اس فتویٰ کو انہوں نے چوم کر رکھنا ہے تو پھر ایک اور فتویٰ بھی اس کے ساتھ ملالیں کہ قتل عثمان بسیف رسول اللہ کہ عثمان بھی رسول اللہ کی تلوار سے قتل ہوا تھا۔ ابن عربی نے ۵۴۳ھ میں وفات پائی ہے اور ابو حامد غزالی ایرانی سے فیض حاصل کیا تھا اور کربلا اور نیم چڑھا والی کہاوت کی روشنی میں ایک

نوبادہ تکوینیہ فاسد اور پھر استاد بھی ناصبی پکڑا ایس العواصم میں بنوامیہ کی وکالت
اور خاندان نبوت کے خلاف زہر اگلنا یہ غزالی کی شاگردی اور مادر گرامی کی لاابالی
کا نتیجہ ہے پاکستان کے ناصبی اس ابن عربی ناصبی کی کتاب العواصم سے حوالہ جات
پیش کر کے مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں لہذا تمام اہل اسلام برادری کو آگاہ کیا جاتا ہے
کہ قاضی ابن عربی دشمن خاندان نبوت تھا اور ناصبی تھا اور مناظر اہل سنت شاہ
عبدالعزیز کا فتویٰ گذر چکا ہے کہ نواصب لوگ کتے اور خنزیر کے برابر ہیں اور ان
کے فتاوی کو سگہائے بنوامیہ اور کلاب بنومروان کی عوعو سمجھا جائے اور خاندان نبوت
کی محبت اور عقیدت کا تقاضا یہ ہے کہ ناصبیوں سے نفرت کی جائے اور ان کی تحقیق
کو تضلیل سمجھا جائے ابن عربی کا نام لے کر سنی عالم سید محمود آلوسی نے تفسیر روح المعانی
میں اس سے نفرت کا اظہار کیا ہے اور سنی عالم ملا علی قاری حنفی نے شرح فقہ اکبر میں
بیں ابن عربی کی طرف اشارہ کر کے اظہار نفرت کیا ہے قاضی ابن عربی کی ناصبیت
اتنی شدید ہے کہ ابن خلدون جیسا وکیل بنوامیہ بھی چلا اٹھا ہے اور اپنی تاریخ میں
ابن عربی کا نام لے کر اس سے اظہار نفرت کیا ہے۔

ارباب انصاف چمگادڑ کو چمگادڑ سے محبت ہوتی ہے اور ناصبی کو ناصبی سے
عقیدت ہوتی ہے شاہ عبدالعزیز سنی عالم نے اپنے تحفہ میں وضاحت کی ہے کہ مروان
ناصبیوں کا سردار تھا اور اپنے فتاوی میں شاہ عبدالعزیز نے مروان کو شیطان لکھا
ہے مگر ابن عربی نے العواصم میں اپنی ناصبیت کے باعث مروان کی بھی صفائی
پیش کی ہے۔

دوسرا ناصبی ابو حامد محمد غزالی ایرانی ہے

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ لابن خلکان ص۴۱۳ ذکر الکیا الہراسی

۲- اہل سنت کی معتبر کتاب حیوۃ الحیوان ص۱۷۹/۲ لغت فہد

۳- اہل سنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ ص۱۳۳ ذکر یزید

۴- اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر روح المعانی ص۷۳/۲۶ س محمد آیت ۲۳

۵- اہل سنت کی معتبر کتاب کشف الظنون حلبی ص۱ ذکر احیاء العلوم

ابن خلکان کی عبادۃ { وقد افتی الامام الغزالی.. واما الترحم علی یزید فھو جائز بل مستحب بل ھو داخل فی اللھم اغفر للمومنین فانہ مومنا۔

ترجمہ: ابو حامد غزالی نے فتویٰ دیا ہے کہ رحمۃ اللہ علیہ یزید کے لئے کہنا جائز ہے بلکہ مستحب ہے اور چونکہ معاذ اللہ وہ مومن تھا اس لئے اس دعا میں داخل ہے کہ اے خدایا مومنین کو بخش دے۔

صواعق کی عبادت { قال الغزالی وغیرہ ویحرم علی الواعظ وغیرہ روایۃ مقتل الحسنؑ والحسینؑ فانہ یھیج علی بغض الصحابہ۔

ترجمہ: غزالی اور دوسرے نواصب نے یہ کہا ہے کہ واعظ کے لئے امام حسنؑ اور امام حسینؑ کی شہادت کی روایت بیان کرنا گناہ ہے کیوں کہ (خاندان نبوت کی مصیبت بیان کرنا) لوگوں کو صحابہ کرام کے خلاف بھڑکانا ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف نواصب کے اس حجۃ الاسلام محمد بن محمد الغزالی

الطوسی ایرانی نے ۵۰۵ ہجری میں وفات پائی ہے اور اس کا ایک طرف یزید کے لئے دعا خیر کرنے کا فتویٰ اور دوسری طرف خاندان نبوت کی مظلومیت کے بیان کے بارے گناہ کا فتویٰ یہ فتاوی اس کی ناصبیت کا ٹھوس ثبوت ہیں اور وکلاء یزید چونکہ فتاوی کے دشمن ہیں پس وہ ان فتاوی کو گندی نالیوں کے سپرد کریں۔ اور علامہ میر سید حامد حسین نے اپنی مایہ ناز کتاب عبقات الانوار میں جلد حدیث غدیر ص۴۸۳ میں لکھا ہے کہ اہل سنت دوستوں کے فرقہ حنفیہ کے مایہ ناز عالم شمس الائمہ محمد بن عبدالستار بن محمد العمادی الکردی البرا لیقینی ہیں ان کے حالات کتاب جواہر المفیہ طبقات الحنیفہ میں تفصیل سے لکھے ہیں اور کتاب اعلام الاخیار میں محمود بن سلیمان کفوی نے بھی ان کو خراج عقیدت پیش کیا ہے اور شمس الائمہ نے ۶۴۲ ہجری میں وفات پائی ہے اس حنفی عالم نے ایک رسالہ لکھا تھا رد مطاعن ابوحنیفہ از کتاب منخول شمس الائمہ اپنے رسالے کی تمہید میں لکھتے ہیں کہ

میں نے سنا تھا کہ شافعی مذہب کے لوگ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ پر لعنت کرتے ہیں حتیٰ کہ میں جب حلب شہر میں آیا تو کسی نے مجھے بتایا کہ شافعی مذہب کے علام المدرسین ابو حنیفہ پر لعنت کرتے ہیں۔ مگر میں نے اس کی تصدیق نہ کی پھر میں نے سنا کہ شافعی مذہب کے فقہاء بھی ابو حنیفہ پر لعنت کرتے ہیں میں یہ سن کر پریشان ہو گیا۔

غزالی کی تعلیمات اور شافعیوں کا ابو حنیفہ پر لعنت کرنا

شمس الائمہ فرماتے ہیں کہ پھر میرے ہاتھ میں ایک کتابچہ لگا اس میں لکھا

تھا کہ رئیس مذہب شافعی ابو حامد غزالی نے اپنی کتاب المنخول میں امام اعظم کی مذمت کی ہے پس میری پریشانی زیادہ بڑھ گئی پھر میں نے تحقیق کی خاطر بڑی مشکل سے کتاب المنخول تلاش کی اور اسکو پڑھا تو اس میں لکھا تھا کہ امام ابو حنیفہ فقد قلب الشریعة ظہراً لبطن و شوش مسلکھا و خرم نظامھا کہ امام اعظم ابو حنیفہ نے شریعت محمدی کو الٹ پلٹ کر دیا ہے اور دین کے نظام کو درہم برہم کر دیا ہے اور پھر غزالی نے ایک ایک کر کے ابو حنیفہ کے فتاوی کا ذکر کیا ہے اور انکار کیا ہے۔ شمس الائمہ فرماتے ہیں کہ میں غزالی کی عبارات پڑھ کر حیران ہو گیا میں سمجھ گیا کہ شافعی مذہب کے لوگوں کے مراسم ہم حنفیوں کے ساتھ منافقانہ ہیں اور یہ شافعی لوگ اولاد زنا ہیں ہمیں فریب دیتے ہیں پھر میرے دوستوں نے مجھ سے غزالی کے خرافات کا جواب لکھنے کی خواہش کی اور میں نے یہ رسالہ لکھا ختم شد عبارت عبقات ۔

ارباب انصاف مذکورہ رپورٹ آپ کی خدمت میں پیش کرنے سے مقصد یہ ہے کہ آپ کو اندازہ ہو جائے کہ غزالی کس قماش کا حجۃ الاسلام تھا ہمارے اہل سنت بھائیوں کے جناب امام اعظم صاحب بھی غزالی کی بد زبانی سے محفوظ نہیں رہ سکے وفیات الاعیان میں ابن خلکان نے ذکر غزالی میں لکھا ہے کہ اس کی ایک گمراہ کن کتاب احیاء العلوم ہے کہ ابو الفرج بن جوزی اور ابن صلاح اور علامہ المازری نے اس احیاء کے جلا دینے کا حکم دیا تھا اور کشف الظنون میں چلپی نے اور طبقات شافعیہ میں تاج الدین سبکی نے لکھا ہے کہ علماء اہل سنت نے غزالی کی احیاء کے جواب میں الاملاء فی رد الاحیاء اور اعلام الاحیاء باغلاط الاحیاء جیسی کتابیں لکھی ہیں ۔

نواصب کو دعوت انصاف

ارباب انصاف موجودہ زمانے کے نواصب اہل ایران کے خلاف آج کل یوں
زہر اُگل رہے ہیں کہ اہل ایران دین دشمن ہیں کیونکہ وہ مجوسی الاصل ہیں اور انہوں
نے دین اسلام کو خراب کیا ہے اور ہم ان ناصبیوں کو یہ مشورہ دیتے ہیں کہ یزید کی تعریف
میں غزالی کے فتویٰ کو کسی گندی نالی میں بہا دیں کیونکہ یہ حجۃ الاسلام ابو حامد غزالی ایرانی
ہیں طوسی ہیں اور مجوسی الاصل ہیں یہ کہاں کا انصاف ہے کہ جب کوئی ایرانی خاندان
نبوت کے پاکیزہ گھرانے کو خراج عقیدت پیش کرتا ہے تو اس کی تحقیق کو ایک مجوسی
الاصل شخص کی تحقیق کہہ کر ٹھکرا دیا جاتا ہے اور جب کوئی ایرانی شجرہ ملعون بنو امیہ
کی تعریف کرتا ہے تو پھر اس کی تحقیق کو قرآن پاک کی آیات کی مثل سمجھا جاتا ہے

فتاوی اور فقہ کے دشمن کو کسی کا فتویٰ پیش کرنے کا کوئی حق نہیں ہے

بیانہ موجودہ دور کے نواصب زیادہ تر اہل حدیث غیر مقلد ہیں اور یہ لوگ
فقہ اور فتویٰ کے مخالف ہیں پس ہمیں ان کی دیانت اور دین پر بہت افسوس ہے
کہ غزالی کے فتویٰ کو اپنے اس مجوسی باپ کے فتویٰ کو کیوں بار بار شائع کرتے ہیں
ایک مردہ ناصبی جو مدت دراز سے جہنم واصل ہو چکا ہے یزید کی تعریف میں اس ناصبی

کے فتویٰ کو اہل تشیع اور اہل سنت احناف کے سامنے پیش کرنے سے ان کو شرم آنی چاہیے -

کجاریش کجا خایہ

حضرت امام اعظم صاحب کی غزالی نے مذمت کی ہے اور یزید کی تعریف کی ہے یہ بات حنفی مسلمانوں کی غیرت کو ایک چیلنج ہے امام اعظم صاحب جیسے بھی تھے مگر کجاریش کجا خایہ غزالی اینڈ سنز امام اعظم صاحب کے جوتوں کی خاک کے برابر بھی نہ تھے -

غزالی کے فتاوی کا جواب

غزالی کہتا ہے کہ یزید مسلمان تھا جواب یزید منافق اور مرتد تھا غزالی کہتا ہے کہ امام حسینؑ کو یزید کا قتل کرنا ثابت نہیں ہے جواب بحکم یزید خاندان نبوت کا قتل عام، امام حسنؑ کو زہر دینا بی بی عائشہ سے شادی کی آرزو اور اہل مدینہ کا قتل عام یقین سے ثابت ہوتا ہے غزالی کہتا ہے کہ یزید رحمۃ اللہ کہنا جائز ہے جواب۔ یزید کو لعنۃ اللہ علیہ کہنا ضروری ہے۔ غزالی کہتا ہے کہ امام حسنؑ اور امام حسینؑ کی شہادت بیان کرنا حرام ہے جواب امام حسینؑ کی شہادت بیان کرنا عبادت ہے اور ابتدا محرم الحرام سے لے کر ۹ ربیع الاول تک بنو عدی، بنو تیم، بنو امیہ کے کسی فرد کی وفات بیان کرنا مناسب نہیں ہے کیوں کہ اسے آل رسول کی حق تلفی ہوتی ہے اور محبان آل رسول کے جذبات مجروح ہوتے ہیں

تیسرا ناصبی علامہ ابو محمد علی بن احمد بن حزم ہے

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب لسان المیزان صہ ۲/۴ حرف العین

۲- اہل سنت کی معتبر کتاب وفیات الاعیان صہ ۳۷۰/۲ ذکر ابن حزم

۳- اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ صہ ۹۲/۱۱ ذکر ابن حزم

۴- اہل سنت کی معتبر کتاب کشف الظنون صہ ۱۸۲/۲ اذا الملل والنحل

۵- اہل سنت کی معتبر کتاب طبقات الشافعیہ صہ ۴۳/۱ م سبکی

لسان المیزان کی عبارت } ا جمعوا علی تضلیلہ مما یزید فی بغض الناس لہ حبہ لبنی امیہ ماضیھم وباقی ھم واعتقادہ بصحۃ اماماتھم حتی نسب الی النصب۔

ترجمہ: ابن حزم کے خود گمراہ ہونے اور دوسروں کے گمراہ کرنے پر اہل اسلام کا اتفاق ہے اور چونکہ ابن حزم کو تمام بنوامیہ سے محبت تھی اسی لئے مسلمان ابن حزم سے دشمنی رکھتے ہیں حتیٰ کہ اہل سلام نے ابن حزم کے ناصبی ہونے کی نسبت دی ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف اس ناصبی علامہ نے ۴۵۶ ہجری میں وفات پائی ہے بنوامیہ کی امامت کو صحیح مانتا تھا اور خاندان نبوت کا دشمن تھا اور علماء اہل سنت نے اس کی بدزبانی کے خلاف اپنی کتابوں میں سخت احتجاج کیا ہے۔ ابن خلکان اور ابن کثیر نے لکھا ہے کہ کان کثیر الوقوع فی العلماء بلسانہ وقلبہ کہ ابن حزم علماء اسلام کی شان میں زبان سے گستاخیاں کرتا تھا اور ان سے دلی طور پر نفرت کرتا تھا۔

ارباب انصاف یہ ایسا بدزبان تھا کہ اس کی دریدہ دہنی سے خاندان نبوت اور صحابہ کرام بھی محفوظ نہ رہ سکے اس نے اپنی کتاب المحلی میں لکھا ہے ابن ملجم نے اپنے اجتہاد سے حضرت علیؑ کو قتل کیا تھا لاحول ولا اور ابو الغادیہ نے عمار بن یاسر صحابی کو بھی اپنے اجتہاد سے قتل کیا تھا۔

امام اہل سنت ابو الحسن اشعری کو ابن حزم برا سمجھتا تھا

بیانہ کتاب اہل سنت طبقات شافعیہ صہ ۴۳ میں تاج الدین سبکی نے لکھا ہے کہ ابن حزم۔ ابو الحسن اشعری کو اتنا برا جانتا تھا کہ کا دیصرح بتکفیرہ کہ قریب تھا کہ ابن حزم ابو الحسن کو کافر قرار دے اہل سنت نے ابن حزم کی کتابوں کو دھونڈ لانے کا حکم دیا تھا اور کشف الظنون میں چلپی نے لکھا ہے کہ ابن حزم کی الملل والنحل کو بدترین کتب سے شمار کیا گیا ہے۔ خلاصہ الکلام ابن حزم وکیل بنو امیہ ناصبی تھا اور اہل اسلام کو مناظر اہل سنت شاہ عبدالعزیز کا فرمان یاد رکھنا چاہیے کہ نواصب کتے اور خنزیر کے برابر ہیں پس ابن حزم بھی ایک سگ بنو امیہ اور کلب بنو مروان تھا اور اس نے خاندان نبوت کی شان میں جو عو عو کی ہے کوئی مسلمان اس کی طرف توجہ نہ دے اور آخر میں محترم قارئین ابن حزم کے بارے یہ بھی پڑھ لیں کہ النسائی کلو پیڈیا آف اسلام صہ ۳۸۶/۲ حصہ اول میں لکھا ہے کہ یہ ابن حزم نسلاً عیسائی تھا اور اندلس میں بنو امیہ کی حکومت کے وقت عبدالرحمن پنجم کا وزیر تھا اور بنو امیہ کی خوشامد میں اس نے کتاب جمھرۃ الانساب

لکھی ہے جس میں بنو امیہ کی بنو ہاشم کے ساتھ کئی فرضی قرابتیں بیان کی ہیں۔ بنو امیہ کا درباری اور وزیر ہونا اس کے ناصبی اور دشمن خاندان نبوت ہونے کا ٹھوس ثبوت ہے۔

چوتھا ناصبی احمد بن عبد الحلیم بن تیمیہ ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البدر الطالع ص ۶۷/۱ م محمد بن علی الشوکانی۔

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص ۱۲۶/۱۴ ذکر ابن تیمیہ۔

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب لسان المیزان ص ۳۱۹/۶ ذکر یوسف بن حسن

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شرح معانی الآثار

۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب این سائیکلو پیڈیا آف اسلام ص ۴۳۱/۲

البدر الطالع کی عبارت: نودی بدمشق أن من اعتقد عقیدہ ابن تیمیہ حل دمہ ومالہ

ترجمہ: دمشق شہر میں منادی کر دی گئی کہ جو شخص ابن تیمیہ والا عقیدہ رکھے گا اس کا خون اور مال حلال ہے ص ۶۷ ابن تیمیہ کے بارے قاضی مالکیہ نے یہ فتویٰ دیا تھا کہ فقد ثبت کفرہ کہ ابن تیمیہ کا کافر ہونا ثابت ہو گیا ہے۔

ابن تیمیہ کے کلام میں قدم قدم پر مولی علیؑ سے دشمنی کا اظہار

بیانہ تاریخ نواصب ص ۴۹ میں بحوالہ صحافی الآثار من شرح معانی الآثار لک

ہے کہ امام طحاوی کے خلاف ابن تیمیہ نے سخت حکم اس لیئے لگایا ہے کہ انہوں نے حضرت علیؑ کی فضیلت میں حدیث رجعت الشمس کے بارے میں صحت کا حکم لگایا ہے اور ابن تیمیہ کا اس حدیث کو صحیح تسلیم کرنا اس کے حضرت علیؑ سے انحراف کے منافی ہے

وتبددا ملی کلامہ اثاد بغضتہ لعلی علیہ السلام فی کل خطوۃ من خطوات محدثہ

اور ہر قدم پر جب ابن تیمیہ حضرت علیؑ کا ذکر کرتا ہے تو مولیٰ علیؑ سے دشمنی کی نشانیاں اس کے کلام سے ظاہر ہوتی ہیں۔

ابن تیمیہ نے خلیفہ راشد حضرت علیؑ کی توہین بھی کی ہے

لسان المیزان ﴿وکم من مبالغہ لتوھین کلام الرافضی ادتہ
کی عبادت ﴿احیاناً الی تنقیص علی علیہ السلام

ترجمہ علامہ ابن حجر عسقلانی اپنی کتاب لسان المیزان ذکر علامہ حلی یوسف بن حسن میں فرماتے ہیں کہ بقول تاج الدین سبکی کے کہ ابن تیمیہ نے علامہ حلی کی کتاب کے جواب میں بہت سی جید اسناد والی حدیث کا انکار کیا ہے اور اس رافضی کے کلام کو توڑنے میں اتنا مبالغہ کیا ہے کہ ابن تیمیہ کو یہ مبالغہ حضرت علی علیہ السلام کی توہین کرنے تک پہنچا دیتا ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف یہ ناصبی ابن تیمیہ ۷۲۸ ہجری میں ہلاک ہوا ہے یہ ابتداء میں حنبلی فرقہ سے تعلق رکھتا تھا اور بعد میں لا مذہب ہو گیا تھا۔ بلکہ بدمذہب ہو گیا تھا۔ اسی لیئے قاضی مالکیہ نے اس کے کفر کا فتویٰ دیا تھا اور اس کے

عقائد رکھنے سے منع کر دیا تھا اور امام الاولیاء حضرت علیؑ کے بارے میں ابن تیمیہ نے
بہت بدزبانی کی ہے این سائی کلوپیڈیا آف اسلام میں لکھا ہے کہ ابن تیمیہ نے شہر
معاویہ یعنی دمشق میں اعلان کیا تھا کہ معاذ اللہ حضرت علیؑ نے تین سو غلطیاں کی ہیں حالانکہ
مناظر اہل سنت شاہ عبدالعزیز نے اپنے تحفہ میں صاف لکھا ہے کہ حضرت علیؑ کو اہل
سنت محفوظ عن الخطا مانتے ہیں اس ابن تیمیہ نے عقائد اسلام میں ایسا زہر بھر
دیا تھا کہ اس کے پانچسو سال بعد بھی اس زہر کا اثر ختم نہ ہوا۔ بلکہ وہ زہر پھر محمد بن عبدالوہاب
نجدی کی شکل میں وبائی بیماری کی طرح عالم اسلام میں پھیلنے لگا اور مسٹر ہمفرے انگریز
جاسوس کے بقول محمد بن عبدالوہاب کو حکومت برطانیہ کے محکمہ جاسوسی نے نجد کا حاکم
بنا دیا تھا اور پھر اس کی ہلاکت کے بعد اُس کے داماد محمد بن سعود کو حجاز کی حکومت
مل گئی اور اس حکومت کی سب سے بڑی فتح مبین یہ ہے کہ ابن سعود نے سنہ ۱۸۰۱ء میں ملک
عراق پر حملہ کر کے فرزند رسول امام حسینؑ کی بارگاہ اور روضہ معلی کو لوٹا اور پھر سنہ ۱۸۰۳ء
میں مدینہ منورہ میں خاندان نبوت کی قبروں کے نشانات مٹائے خلاصہ الکلام ابن
تیمیہ کی کتاب منہاج السنہ میں ذکر اہل بیت رسول کو پڑھتے ہوئے یقین ہو جاتا
ہے کہ ابن تیمیہ کا رویہ خاندان رسالت کے بارے میں جارحانہ ہے اور یہی چیز کسی
ناصبی کی ناصبیت کا ٹھوس ثبوت ہے اور اہل سلام مناظر اہل سنت شاہ عبدالعزیز
کے اس فتوی کو ہرگز فراموش نہ کریں کہ ناصبی لوگ کتے اور خنزیر کے برابر ہیں۔ پس
یہ ناصبی بھی سگ بنو امیہ اور کلب بنو مروان تھا۔ خاندان نبوت کی شان میں اس
ناصبی کی عوعو سے کوئی فرق نہیں پڑا۔ چونکہ نواصب روافض کے حق میں خوب
بھونکتے ہیں اس کے لئے کچھ اہل سنت دوست نواصب پر رحم کرتے ہیں جس طرح
سگ ہائے پالتو پر رحم کیا جاتا ہے

اور ابن کثیر نے اپنے استاد محترم کو البدایہ ص۱۶۲ ج۱۱ میں یوں یاد فرمایا ہے کہ ابن تیمیہ پہ بنو اسرائیل کی طرح یوں عذاب نازل ہوتا کہ اس کو جوئیں بہت پڑتی تھی اور حفاظت و علاج کی خاطر وہ ہر وقت اپنے گلے میں پارہ رکھتا تھا اور جب ابن تیمیہ ہلاک ہوا تھا تو اس کے نجس جسم کو غسل دینے سے جو نجس پانی جدا ہوا یا بچ گیا تھا اس کو جاہل لوگ تبرک جان کر گھروں میں لے گئے۔

پانچواں ناصبی ابن کثیر دمشقی تھا

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب وفیات الاعیان ص۲۵ ذکر نسائیؒ

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کشف الظنون ص۱۴۴ ذکر خصائص

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ ص۶۳ کید ۲۰

ابن کثیر حافظ ابو الفدا کی بیانہ النسان کے عقیدہ پہ استاد کی تربیت اور ناصبیت کی نشانیاں جائے سکونت کا ماحول زیادہ اثر انداز ہوتا ہے۔

۴۔ ابن کثیر اس شہر معاویہ خیل دمشق کا باشندہ تھا جو ناصبیت کا گڑھ تھا اور بنو امیہ کا پایہ تخت رہا اس شہر میں خاندان نبوت سے دشمنی بچوں کی گھٹی میں ڈالی جاتی تھی دمشق کی سرزمین کا زہریلا پھل یزید تھا اور باقی لوگ بھی تلخی میں یزید سے کمتر نہ تھے دمشق ہی وہ بدنام شہر ہے جس میں خواتین بنو ہاشم کو قید کر کے یزید کے سامنے پیش کیا گیا تھا شہر دمشق کی ناصبیت کا آپ اس واقعہ سے اندازہ لگائیں کہ مذکورہ تینوں کتابوں میں لکھا ہے کہ احمد بن شعیب امام نسائیؒ فرماتے ہیں ر دخلت دمشق والمنحرف عن علی کثیر کہ میں دمشق میں داخل ہوا اور دیکھا کہ وہاں کے زیادہ مقدار میں لوگ حضرت علیؑ سے پھرے ہوئے ہیں۔ پس میں

کتاب خصائص علیؑ لکھی تاکہ خدا ان کو ہدایت فرمائے اور اسی کتاب کی وجہ سے چونکہ وہ فضائل علیؑ میں تھی اہل دمشق نے امام نسائیؒ کو قتل کر دیا۔

ارباب انصاف ابن کثیر اسی شہر معاویہ خیل کا باشندہ تھا اور اس کہاوت کی روشنی میں کہ ایک بارش ہو گئی اور پھر اوپر سے بیل نے موت دیا ابن کثیر ساکن دمشق تھا اور پھر استاد بھی ابن تیمیہ جیسا ناصبی ملا پس استاد کی تربیت اور ماحول کا اثر ابن کثیر میں بھی رنگ لایا اور اس کی کتاب البدایہ میں جا بجا اس کی ناصبیت کی جھلک نظر آتی ہے

ابن کثیر دمشقی کا نبی کریمؐ کی بیٹی فاطمہ زہراؑ کی شان میں بکواس کرتا

بیانہ البدایہ والنہایہ ج ۵ ص ۲۸۹ باب لا نورث میں یہ ناصبی لکھتا ہے فغضبت علیہ وھی امرأۃ من بنات آدم تاسف کما تاسفون ولیست بواجب العصمۃ۔

کہ میراث رسول اللہ اور باغ فدک نہ ملنے سے جناب فاطمہؑ ابوبکر پر ناراض ہوئی اور فاطمہؑ دختران آدم میں سے ایک (عام) عورت ہی تھی جس طرح عام عورتوں کو غصہ آتا ہے اسی طرح ان کو بھی غصہ آتا تھا اور وہ فاطمہؑ معاذ اللہ معصومہ نہیں تھی۔

ارباب انصاف اس قسم کی بکواس خاندان نبوت کی شان میں ناصبی شخص ہی کر سکتا ہے۔

ابن کثیر کی ناصبیت کے چند اور قرائن

ابن کثیر نے جب متوکل عباسی کے ہاتھوں شہداء کربلا کی قبروں کی بربادی کا ذکر کیا ہے تو چونکہ ابن تیمیہ کی تعلیمات

ہے یہ ناصبی سرشار تھا اور اس ظلم کو وہ اپنے عقیدہ سے جائز جانتا تھا پس اس رپورٹ کربلا تبصرہ خاموشی سے پیش کیا ہے اور پھر جب یہ واقعہ لکھا ہے کہ معتضد باللہ عباسی نے علانیہ منبروں پہ معاویہ کو لعنت کرنے کا حکم فرمایا تھا تو پھر اس ناصبی کی رگ ناصبیت پھڑکی ہے اور لکھتا ہے کہ ہذا من ھفوات المعتضد کہ معاویہ پر لعنت کرنا یہ معتضد کی بیہودہ باتوں میں سے ہے البدایہ ص ۱۱ ملاحظہ کریں۔

خلاصۃ الکلام ارباب انصاف آپ غور سے ابن کثیر کی مایہ ناز تاریخ البدایہ و النہایہ کو پڑھیں. قلم ناصبیت کا یہ اداکار آپ کو بڑا فن کار نظر آئے گا. خاندان نبوت کے فضائل کی احادیث کو یہ مکار بڑے ہنر سے ٹھکراتا ہے. اور بنو امیہ کے فضائل میں جھوٹی احادیث کو یہ فلمی اداکاروں کی طرح بڑی چیتی اور چالاکی سے پیش کرتا ہے نیز خاندان نبوت کی مظلومیت اور ان کے عقیدت مندوں کی بربادی کو اس انداز سے پیش کرتا ہے کہ گویا وہ گاڑی کے حادثات تھے اور بنو امیہ اور ان کے حامیوں کا اس ظلم میں کوئی ہاتھ نہیں ہے. اس ناصبی نے یزید کے مظالم پر پردہ ڈالنے کی یوں ناکام کوشش کی ہے کہ اگر بالفرض یزید نے خاندان نبوت کے قتل کا حکم دیا تھا پھر یزید پر لعنت اور اگر نہیں دیا تھا تو پھر یزید کو ظالم کہنے والے پر لعنت اور ہم کہتے ہیں کہ یزید کی صفائیاں دینے والے پر لعنت

ابن کثیر کا ایک عجیب فریب } البدایہ صفحہ ۱۹۱ میں ابن کثیر نے صاحب عقد الفرید احمد بن عبد ربہ کے بارے میں لکھا ہے کہ اس کے کلام میں شیعہ ہونے کے دلائل ہیں اور بنو امیہ کو گھٹانے کی خاطر اس کا رجحان ہے اور یہ عجیب بات ہے کہ یہ ان کا غلام تھا پس یہ ان کا حب دار ہوتا نا کہ ان کا دشمن ہوتا۔

ارباب انصاف ترمذی شریف میں صاف لکھا ہے کہ نبی کریم نے وفات پائی اور حضور بنو امیہ کو ناپسند کرتے تھے اور ابن کثیر کو افسوس ہے کہ احمد بن عبد ربہ بنو امیہ سے محبت کیوں نہیں رکھتا۔ ابن کثیر کا یہ رویہ اس کی ناصبیت کا ٹھوس

ثبوت ہے نیز ابن کثیر نے عمرو بن سعید اشدق کو سادات المسلمین سے شمار کیا ہے حالانکہ یہ سعید بقول دوسرے مورخین کے اس کا لقب تھا لسطیم شیطان کا ابلیس ٹھیئٹر زدہ۔

ارباب انصاف یہ ابن کثیر ہے تو ناصبی مگر چونکہ روافض کے خلاف عوعو بھوبھو کرتا ہے۔ اس لئے حقیقت سے ناواقف اہل سنت اس کو احترام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ہم ان کی توجہ ان کے مناظر اعظم شاہ عبدالعزیز کے فتوی کی طرف کراتے ہیں کہ نواصب کتے اور خنزیر کے برابر ہیں کیونکہ وہ دشمنان خاندان نبوت ہیں۔

چھٹا ناصبی عبدالرحمن بن محمد بن خلدون ہے

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ نواصب ص ۴۲ ذکر ابن خلدون
۲- اہل سنت کی معتبر کتاب الاعلان بالتوبیخ لمن ذم التاریخ ص ۹۴ ص ۱۰
۳- اہل سنت کی معتبر کتاب استخلاف یزید ص ۶۷ از لعل شاہ بخاری

ابن خلدون پر علماء اہل سنت کا لعنت کرنا

تاریخ نواصب کی عبارت وقال الحافظ الذاهد النور الهیثمی بیاللہ فی الفض من اطوبوی بن خلدون ولما نطق شیخنا یعنی الهیثمی بهذه الکلمة اردا فها بلعن ابن خلدون وسبہ وهو یبکی ص ۳۶

ترجمہ: حافظ زاہد نور ہیثمی۔ ابن خلدون قاضی مالکیہ کا بڑی سختی سے توڑ پھوڑ رد کرتے تھے کیوں کہ انھیں یہ خبر پہنچی تھی کہ ابن خلدون نے اپنی تاریخ میں امام حسینؓ کے حق میں گستاخی کی ہے۔ ابن حجر کہتا ہے کہ جب ہمارے ہیثمی نے اس گستاخی کا ذکر فرمایا تو اس کے بعد ابن خلدون پر لعنت فرمائی اور اس کو برا کہا اور حال یہ تھا کہ ہمارے استاد غم و غصہ سے رو رہے تھے۔

نوٹ: ارباب انصاف ابن خلدون پر علماء اہل سنت کا لعنت کرنا اس کی ناصبیت کی وجہ سے ہے پس معلوم ہوا کہ ناصبیت کی سزا دنیا میں لعنت اور آخرت میں دوزخ ہے۔

تاریخ نواصب کی عبادت } قال شیخنا: وابن خلدون کان لانحرافہ عن آل علیؑ یثبت نسبۃ الفاطمیین الیہم لما اشتہر من سوء معتقد الفاطمیین۔

ترجمہ: امام سخاوی فرماتے ہیں کہ ہمارے شیخ ابن حجر عسقلانی نے کہا ہے کہ چونکہ ابن خلدون، حضرت علیؑ کی آل اولاد سے منحرف اور پھرا ہوا تھا۔ اسی لئے وہ فاطمی سلاطین کی نسبت اولاد علی کی طرف دیتا ہے کیوں کہ سلاطین فاطمیہ کے بد عقیدوں کی شہرت تھی اور ان برے عقائد کی وجہ سے آل علی کو عیب لگے گا اور یہ چیز اولاد علیؑ سے نفرت کا باعث بنے گی۔

نوٹ: ارباب انصاف مذکورہ حوالہ سے ثابت ہوگیا کہ ناصبیت کی کھچڑ کا یہ ہدیت کار بڑا فن کار تھا اور قوم معاویہ کو ناصبیت کے گر سکھانے کا استاد تھا۔

ابن خلدون کا نواصب کو بتایا ہوا ایک گُر ملاحظہ ہو

بیانہ سید لعل شاہ بخاری جو ہمارے معاصر ہیں ابن خلدون کی عقیدت کے باوجود اس کی ناصبیت کو نہیں چھپا سکے اور خاندان نبوت کی یہ کرامت ہے کہ اس ناصبی کے پُرفریب جال کا اس کے عقیدت مند کے ہاتھوں بخیہ ادھڑ گیا ہے لعل شاہ بخاری لکھتا ہے یہ کہنا دشوار ہے کہ جو کچھ ابن خلدون نے لکھا ہے وہ بہر حال سقم اور جھوٹ سے خالی ہے۔ پھر بخاری صاحب نے حضرت علیؑ کی بیعت کی رپورٹ میں ابن خلدون کی خیانت کو ظاہر کیا ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف علامہ عبدالرحمٰن بن خلدون الحضرمی المغربی نے ۸۰۸ھ ہجری میں وفات پائی ہے اور علامہ اندلس کے رہنے والے تھے اور خلافت یزید کو درست ثابت کرنے میں بہت فن کاری دکھائی اور مروان و عبدالملک جیسے لوگوں کی عدالت ثابت کی ہے ناصبیت کے کئی مراتب ہیں بڑا مرتبہ ناصبیت کا یہ ہے کہ کھل کر خاندان نبوت کے خلاف عوعو کرنا جیسے کہ زمانہ حاضر کے نواصب ہیں مثلاً محمود احمد۔ عباسی، عباسی نذیر احمد شاکر صاحب کتاب شمائل علیؑ اور ناصبیت کا ادنیٰ مرتبہ یہ ہے کہ معاویہ کو صلح امام حسنؑ کے بعد خلیفہ برحق سمجھنا اور ان دونوں مرتبوں کے درمیان پھر مراتب ہیں پس ہر ناصبی کو اسی مرتبہ میں فٹ کیا جائے جس کا وہ لائق ہے۔

ساتواں ناصبی عبدالغنی مقدسی ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ذیل طبقات الحنابلہ لابن رجب ج ۲ ص ۳۴ ذکر سنہ ... ہجری
۲۔ عالم اسلام کی مایہ ناز کتاب تاریخ نواصب ص ۳۹
۳۔ نواصب کی مایہ ناز کتاب ماہ محرم اور موجود مسلمان ص ۳۲

تاریخ نواصب کی عبارت

وسئل عن یزید بن معاویہ فاجاب خلافتہ صحیحۃ ویمنع من التعرض للوقوع فیہ خوفا من التسلق الی ابیہ وسدا لباب الفتنۃ

ترجمہ: اس ناصبی سے سوال ہوا یزید کی خلافت کے بارے میں اس نے یہ جواب دیا کہ اس کی خلافت صحیح تھی اور یزید کو برا کہنے سے اس لئے روکا جاتا ہے کہ خطرہ ہے کہ بدگوئی کا سلسلہ اس کے باپ معاویہ تک نہ پہنچ جائے۔

نوٹ: ارباب انصاف یہ حافظ عبدالغنی عبدالواحد مقدسی ساتویں صدی ہجری کا ناصبی ہے۔ اور دلیل اسکی ناصبیت کی خلافت یزید کو صحیح ماننا۔ خلاصہ الکلام یہ دشمنان علیؑ و کلائے یزید ہر زمانہ میں اکا دوکا موجود رہے ہیں۔ ہم نے صرف نمونہ پیش کیا ہے اور ہند و پاکستان کی سرزمین میں بھی نواصب موجود رہے ہیں مثلاً مرزا حیرت دہلوی اور محمود احمد عباسی، نذیر احمد شاکر ابو یزید بٹ حکیم فیض عالم صدیقی وغیرہ۔ یہ نواصب جب خاندان نبوت کے خلاف عو عو کرتے ہیں۔ تو علماء اہل سنت زیادہ تر خاموش رہتے ہیں اور خاموشی کی وجہ کیا ہے۔

کہ چونکہ نواصب شیعان حیدر کرار کے خلاف بھی بھونکتے ہیں۔ اس لئے علماء اہل سنت جان بوجھ کر ان کو مہلت دیتے ہیں تاکہ نواصب اور روافض

کی جنگ جاری رہے اور اہل سنت اور ثلثہ کی جان چھوٹی رہے اور نواصب کے بکواسات سن کر کچھ علماء اہل سنت اس لیے بھی خاموش ہو جاتے ہیں کہ حضرت علیؑ اور امام حسنؑ و امام حسینؑ شیعوں کے امام ہیں وہ جانیں اور ان کا کام ہماری بلا سے البتہ ہر دور میں کچھ علماء اہل سنت ایسے بھی گزرے ہیں کہ جنہوں نے نواصب کے عقائد کی سختی سے تردید بھی کی ہے اور یزید پر لعنت بھی کی ہے۔

چونکہ ہمیں رسالہ کا اختصار بھی ملحوظ ہے لہذا آخر میں ناصبیت کی ایک نشانی بیان کر کے ہم اس بحث کو ختم کرتے ہیں کچھ مقدار میں ناصبیت کا تذکرہ اور نواصب درجہ اول کا ذکر اسی رسالہ کی ابتداء میں بھی گذر چکا ہے۔

عترت رسولؐ سے بے رُخی ناصبیت کی خاص نشانی ہے

۱- اہل سنت کی معتبر میزان الاعتدال ص۵۰۳ ذکر عبداللہ

۲- اہل سنت کی معتبر کتاب لسان المیزان ص۳۵۸ ج۲ عبداللہ بن مسلم

میزان کی ۔ کان ابن قتیبہ یمیل الی التشبیہ منحرف عن عبادت العترۃ وکلامہ یدل علیہ

ترجمہ: علامہ ذہبی فرماتے ہیں کہ میں نے کتاب مرآۃ الزمان میں یہ دیکھا ہے کہ دار قطنی نے کہا ہے کہ ابو محمد عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ تشبیہ کی طرف مائل تھا اور عترت رسول اللہ سے پھرا ہوا تھا۔ منحرف تھا اور اس کا کلام اس کے انحراف پر دلالت کرتا ہے۔

لسان کی | ان مراد السلفی بالمذهب النصب فان فی ابن قتیبه
عبادت | انحرافاً عن اهل البیت۔

ترجمہ: ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ مراد سلفی کی مذہب سے یہ ہے کہ عبداللہ ناصبی تھا۔ کیونکہ عبداللہ بن قتیبہ ہیں اہل بیت رسول سے انحراف پایا جاتا تھا۔

نوٹ: ارباب انصاف اسی رسالہ میں حوالہ جات گزر چکے ہیں کہ ابن وحیہ نے شرح اسماء النبی میں لکھا ہے کہ محمد بن اسماعیل بخاری حضرت علی سے منحرف تھا اور امام سخاوی نے نے لکھا ہے کہ ابن خلدون آل علی سے منحرف تھا اور محمد عاشق الٰہی برنی نے شرح معانی الآثار میں لکھا ہے کہ ابن تیمیہ حضرت علی سے منحرف تھا اور لسان المیزان میں ابن حجر عسقلانی نے لکھا ہے کہ یہ انحراف ابن تیمیہ کو حضرت علی کی توہین تک پہنچا دیتا تھا۔

اس حمام میں آپ کو کئی لوگ ننگے نظر آئیں گے اوپر سے اسلام کا لبادہ اوڑھا ہوا ہے اور اندر سے ناصبی ہیں۔ آپ بغیر کسی ڈر کے تحقیق کریں اور جس مولانا کے کلام یا تحریر میں آپ کو خاندان نبوت سے بغض اور دشمنی اور انحراف کی ذرا سی بھی بو آئے تو آپ مرد مؤمن بنیں اور بغیر کسی خطرہ کے ناصبیت کی کلنگ کا نشان اس مولانا کو لگا دیں اس کے شیخ الحدیث اور حافظ القرآن ہونے سے یا اس کی لمبی داڑھی اور تسبیح سے یا اس کے متقی پرہیزگار ہونے سے نہ ڈریں۔ کیونکہ خوارج اور نواصب کے علم اور تقوی اور پرہیزگاری کا وہی حکم ہے جو ابلیس کی عبادت کا حکم ہے مناظر اہل سنت کے اس فتویٰ کو سر آنکھوں پر تسلیم کریں کہ نواصب کتے اور خنزیر کی مثل ہیں اور بالکل پرواہ نہ کریں کہ اس فتوی کی زد میں کون کون آرہا ہے اس فتوی کی زد میں بخاری رگڑا جائے یا ابن تیمیہ رگڑا جائے۔ ابن کثیر یا ابن خلدون

ابن عربی یا ابن حزم غزالی یا مقدس محمود احمد عباسی یا نذیر احمد، شاکر مرزا عیرت دہلوی یا ابو یزید بٹ، فیض عالم صدیقی یا عزیز عالم کوئی بھی ہو پرواہ نہ کریں دشمنان خاندان نبوت کسی رواداری اور لحاظ کے لائق نہیں ہیں۔

شاہ عبدالعزیز مناظر اہل سنت کا فتویٰ کہ حضرت علیؑ اور دیگر خاندان نبوت پر کوئی اعتراض کرنا کفر ہے

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ ص۲۲۷ ط سہیل اکیڈمی

اگر مراد خوارج و نواصب اند پس ایشان خود دفاتر طویلہ وطوامیر کثیرہ مثل چہرہ ھاے ظلمانی خود راین باب سیاہ کردہ اند وایرادوا خرافات دراین رسالہ ھرچند سوء ادب است اما بنابر ضرورت نقل کفر را کفر ندانستہ چیزے از کتب ایشان بطریق نمونہ نقل می کند۔

نواصب کا منہ کالا

ترجمہ: مناظر اہل سنت اپنے تحفہ اثنا عشریہ مبحث امامت ذکر دلائل عقلیہ دلیل ششم کے ذیل میں اس بات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں

کہ حضرت علیؑ پر آیا کسی نے کوئی اعتراض نہیں کیا ہے شاہ عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ اگر اعتراض نہ کرنے والوں سے مراد خوارج اور نواصب ہیں تو یہ درست نہیں ہے کیوں کہ خارجی اور نواصبی لوگوں نے اس مسئلہ میں اپنے سیاہ چہروں کی طرح کئی دفتر اور کتابیں سیاہ کی ہیں اور حضرت علیؑ پر اعتراضات اور نواصب کے انحرافات کا اس تحفہ میں ذکر کرنا بے ادبی ہے مگر مجبوری کی وجہ سے کفر والی بات کو بیان کرنا کفر نہیں شمار کیا جاتا پس نمونہ کے طور پر نواصب اور خوارج کے کے کچھ نظریات ان کتابوں سے بیان کئے جاتے ہیں۔

نوٹ : ارباب انصاف مناظر اہل سنت نے نکارے کی چوٹ پر اعلان کر دیا ہے کہ نواصب کے اعتراضات خاندان نبوت و حضرت علی پر کفر ہیں اور نواصب نے اپنے سیاہ چہروں کی طرح خاندان نبوت پر اعتراضات کر کے کتابیں سیاہ کی ہیں۔ پس ابن تیمیہ اور ابن تیمیہ اور ابن حزم وغیرہ نے اور میرزا، حیرت دہلوی اور محمود احمد عباسی و نذیر احمد شاہ وغیرہ نے خاندان نبوت پر تنقید کر کے اپنے سیاہ چہروں پر مکالا ہے اور اپنی ناصبیت اور کفر کا ثبوت دیا ہے اور جس منہ سے کوئی خاندان نبوت کے خلاف بھونکتا ہے وہ منہ بے شک مکالا کے لائق ہے اور مثل رخ معاویہ لقوہ کے قابل ہے اور خدا کرے اس زبان میں کیڑے پڑ جائیں جو خاندان نبوت کے خلاف بکواس کرتی ہے۔

اللھم آمین ثم آمین لعنہ اللہ علی النواصب اجمعین۔

مناظر اہل سنت شاہ عبدالعزیز کا فتویٰ کہ جو مذہب اہل بیت رسول کی تعلیمات کے مخالف ہیں وہ جھوٹے ہیں

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم ص ۳۲۰ باب فضائل علیؑ
۲- اہل سنت کی معتبر کتاب خصائص نسائی ص ۴۸ خطبہ غدیر
۳- اہل سنت سنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ ص ۱۳۰ مبحث امامۃ
۴- اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی عزیزی ص ۲۵۱ حدیث ثقلین۔

فتاوی عزیزی کی عبادت — جاننا چاہیے کہ شیعہ اور سنی کا اتفاق ہے یہ حدیث ثابت ہے کہ نبی پاک نے فرمایا۔ انی تارک فیکم الثقلین۔ کتابُ اللہ وعترتی د اھل بیتی الخ یعنی تحقیق کہ میں تم لوگوں میں دو چیزیں بھاریں چھوڑتا ہوں کہ اگر تم لوگ ان دو چیزوں کا لحاظ رکھو گے۔ تو ہرگز میرے بعد گمراہ نہ ہوں گے۔ ان دونوں میں ایک دوسرے سے افضل ہے وہ چیزیں ایک تو کلام اللہ ہے اور دوسری میری آل د اہل بیت ہے تو معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ نے فرائض ربی اور احکام شرعی کا دارومدار ان دو چیزوں پر رکھا ہے جو مذہب کہ امور شرعیہ میں ان دونوں چیزوں کے خلاف ہے وہ عقیدہ و عملاً باطل ہے اور غیر معتبر ہے اور جو ان دونوں عظیم الشان سے انکار کرے وہ دین سے خارج ہو جاتا ہے۔

عالم اسلام کو دعوت انصاف

بیانہ ہیں مسلم بھائیوں کو دیانت اور انصاف کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا میری پیش کردہ عبارت تحفہ اور فتاوی ہیں موجود نہیں ہے اگر موجود ہے تو پھر بقول آپ کے مناظر اعظم کے جو مذہب عترت رسول کے مخالف ہے وہ غیر معتبر ہے۔ کیا مذہب نواصب عترت رسولؐ کی تعلیمات کے موافق ہے کربلا کا واقعہ خاندان نبوت کی تعلیمات کا شہکار ہے اور کربلا میں خاندان نبوت کی عظیم قربانیوں کو نواصب جس طرح آج کل برباد کر رہے ہیں اور آل رسول پر معاذ اللہ بغاوت کا الزام لگا رہے ہیں اور مولا کی خلافت پر اعتراضات کر کے تعلیمات آل نبیؐ اور تعلیمات اسلام ہیں زہر گھول رہے ہیں۔ یہ سب کچھ آپ کے سامنے ہو رہا ہے آخر آپ کیوں خاموش ہیں کیا آپ کی خاموشی کی وجہ یہ ہے۔

کہ نواصب شیعوں کو بھونک رہے ہیں اور آل نبی اہل بیت رسول اور حضرت علی حسنین شریفین شیعوں کے امام ہیں اگر خاموشی کی یہی وجہ ہے تو پھر غیر شیعہ مسلمانوں۔ تف ہے تمہارے ایمان اور اسلام پر اور تمہارے کلمہ گو ہونے پر اور تمہارے خاندان نبوت کے عقیدت مند ہونے پر اگر صحابہ کے خلاف کوئی کارروائی ہوتی ہو تو، آپ کی رگ غیرت فوراً بھڑکتی ہے اور جلوس نکال لیتے ہو اور کتابیں جلاتے ہو۔ حکومت سے مطالبے کرتے ہو اور اگر خاندان نبوت کے خلاف نواصب جی کھول کر بھونکتے رہیں تو مردہ کی طرح

تمام تنظیمیں تحفظ ناموس صحابہ کی خاموش نظر آتی ہیں ۔ معلوم ہوتا ہے کہ ناصبیت کے جراثیم تمہارے دلوں میں سرایت کر گئے ہیں ۔

کوئی غیرت مند مسلمان جواب دے کہ تعظیم اہل بیت کے فتوے اور عقیدت اہل بیت کے دعوے تمہارے کہاں گئے اور غور سنیں کہ اگر تمام دنیا کے مسلمان ناصبیت کے پرچم تلے جمع ہو جائیں تو خاندان نبوت کا کچھ نہیں بگڑے گا ۔

اہل تشیع کے عقائد

(۱) توحید : توحید کے بارے شیعوں کا عقیدہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے بے مثل اور بے مثال ہے پیدا کرنا روزی دینا ، زندہ رکھنا ، مارنا یہ کام سب اللہ تعالیٰ کے ہیں توحید در مقام ذات اور صفات اور افعال اور عبادت کا عقیدہ رکھنا ضروری ہے عبادت اور پوجا صرف اللہ تعالیٰ کی جائے البتہ اولیاء اللہ کو رحمت اور فیض خداوندی کا وسیلہ سمجھا جائے ۔

رسالت : رسالت کے بارے میں شیعوں کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰؐ خاتم الانبیاء ہیں اور ہمارے زمانہ کے رسول ہیں اور جن انبیاء کی آنجنابؐ نے تصدیق فرمائی ہے وہ بھی برحق نبیؑ ہیں ۔ اللہ کے نبیؑ ہر چھوٹے بڑے گناہ سے پاک ہوتے ہیں اور جو علم خدا نے ان کو عطا کیا ہوتا ہے اس کی حد بندی مشکل ہے

امامت : نبیؐ کریم کے بعد بارہ امام امیر المومنین حضرت علیؑ سے لے کر حضرت امام مہدیؑ تک برحق امام ہیں اور نبیؐ کریم کے برحق خلفاء ہیں اور اعلیٰ صفات میں نبیؐ کریم کی مثل ہیں ہر گناہ سے پاک ہیں اور اولاد آدمؑ سے کامل و اکمل انسان ہیں ۔

قرآن پاک : قرآن مجید کلام الٰہی ہے اور ہمارے رسول اعظم کا معجزہ
خالدہ ہے اس موجودہ قرآن میں نہ ہی کمی ہے اور نہ ہی زیادتی بلکہ یہ وہی پورا قرآن
ہے جو ہمارے رسول پر نازل ہوا تھا اس قرآن پاک کا ہر حکم ماننا ضروری ہے قرآن
پاک کے بارے میں نواصب جو الزامات ہمارے اوپر لگاتے ہیں مثلاً کہ شیعوں
کا عقیدہ موجودہ قرآن پر نہیں ہے یہ سب الزامات غلط ہیں اور جھوٹ ہیں

عبادت : شیعوں کے عقیدہ میں نماز - روزہ - حج - زکوٰۃ - خمس - جہاد
امر بالمعروف اور نہی عن المنکر یہ سب احکام خداوندی اپنے شرائط کے
ساتھ فرض ہیں -

مراسم عزاداری : پاکستان میں اہل اسلام کے درمیان عزاداری کا
مسئلہ الجھا ہوا ہے اور شیعوں پر اس مسئلہ میں دوسرے مسلمان طنز تشنیع اور اعتراضات
کی بھرمار کرتے رہتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ عزاداری بدعت اور شرک
ہے - ارباب انصاف - عزاداری سے اہل تشیع کی مراد یہ ہے کہ حضرت امام
حسینؑ سید الشہدا کی نفاذ اسلام اور نظام مصطفیٰ کی خاطر عظیم قربانی کو یاد رکھا
جائے کیوں کہ یہ اجر موت بھی ہے اور امام حسینؑ کی شہادت کی یاد سے اہل اسلام
میں جذبۂ شہادت بھی پیدا ہوتا ہے - امام پاک کی شہادت کو یاد رکھنے میں شیعہ لوگ
یہ وسیلے استعمال کرتے ہیں - مجلس کرنا - نوحہ پڑھنا - ماتم کرنا - امام حسینؑ کے
روضہ مبارک یا آنجناب کے گھوڑے کی شبیہ بنانا - جناب عباس کے علم مبارک اور
علیؑ اصغر کے جھولے کی شبیہ بنانا یا چند دیگر امور -

اللہ کے فضل وکرم سے شیعہ قوم بڑی سمجھ دار ہے یہ لوگ ان مذکورہ چیزوں
کو حاجت روا اور مشکل کشا نہیں سمجھتے بلکہ شیعہ قوم ان امور کو امام حسینؑ کی
شہادت کو یاد رکھنے کا ایک ذریعہ سمجھتی ہے اور جس طرح مسجدیں یا کعبہ میں یا مقام

ابراہیم کے پاس کھڑے ہو کر خداوند تعالیٰ سے بحق محمدؐ و آل محمد کہہ کر دعا مانگی جاتی ہے اسی طرح مجلس میں ماتم میں شبیہ روضہ و علم کے پاس کھڑے ہو کر خدا تعالیٰ سے بحق محمدؐ و آل محمد کہہ کر دعا مانگی جاتی ہے محرم الحرام میں جو شبیہائے مبارکہ بنائی جاتی ہیں لوگ ان کو حاجت روا جان کر ان کی عبادت نہیں کرتے بلکہ خاندان نبوت سے اظہار عقیدت کے عنوان سے ان چیزوں کا ادب و احترام کرتے ہیں عزاداری کی مخالفت میں اصل نکتہ یہ ہے۔ فرزند رسولؐ امام حسینؑ کی شہادت سن کر یزید لعین سے نفرت پیدا ہوتی ہے اور پھر یہ نفرت اُس کے باپ معاویہ تک پہنچ جاتی ہے اور پھر یہ نفرت معاویہ کے بعد ابن عفان تک پہنچ جاتی ہے اور پھر سارا تانا بانا تثلیث کا ادھڑ جاتا ہے اور لوگ یزید اور اس کی پارٹی کو چھوڑ کر فرزند نبیؐ امام حسینؑ سید الشہدا کی پارٹی میں شامل ہو جاتے ہیں پہلے زمانہ میں تثلیث کی دفاعی لائن معاویہ تھا اور اب یزید کو بنایا جا رہا ہے۔

حسینیت زندہ باد، یزیدیت مردہ باد۔ تمت

دعاگو وکیل آل محمد غلام حسینؑ نجفی۔ ساکن ضلع نواب شاہ سندھ تحصیل نوشہرہ فیروز۔ ڈاکخانہ بھلل بمقام گوٹھ علی آباد رہمیشہ رہے آباد آمین۔ ثم آمین۔

یزیدی نمک خواروں سے خطاب

ہر آن راہزن تھی خباثت یزید کی
انصاف کا تھا قتل خلافت یزید کی

اللہ کی جناب مقدس کے بر خلاف
بے دین مانتے ہیں امارت یزید کی

ٹھکرا کے ضرب پا سے رکھ دی حسینؑ نے
تھی اتنی پر فریب امامت یزید کی

جو شامل قتال ہوا۔ دوزخی ہوا
ہے وجہ انتشار قیادت یزید کی

تاریخ میں گبن کے خیالات پڑھ کے دیکھ
عیسائی مانتے ہیں رذالت یزید کی

ہر ایک خوشامدی پہ مسلسل نوازشات
ہر بے حیا پہ خاص عنایت یزید کی

عابد کے ایک خطبے سے دربار شام میں
مٹی میں مل گئی ہے خلافت یزید کی

کرب و بلا کے قیدیوں کی مشکلات میں
کرتی رہی اضافہ شقاوت یزید کی

جیسا جہاں پہ چھا گیا اسم حسینؑ پاک
ظاہر ہوئی ہے ظلم کی جرأت یزید کی

ہے وردِ مومنین کا قرآن کے حکم سے
لعنت کروڑ بار ہے قسمت یزید کی

پہلے بھی اور حادثۂ کربلا کے بعد
آل نبیؐ نے کی ہے شکایت یزید کی

خشکی کا ہر پرندہ سمندر کی مچھلیاں | رکھتے ہیں اپنے دل میں عداوت یزید کی

جس بے حیا کی زندگی اسلام کا زوال | ہے بد نما سا داغ ندامت یزید کی

مانو نہ مانو تم مگر دنیا نے مان لی | تسلیم ہو چکی ہے قباحت یزید کی

ہے تیرے تن میں خون یزید لعین ابھی | تیری رگوں میں بھی ہے نجاست یزید کی

کرب و بلا ریت کے ذروں پہ نقش ہے | عظمت حسینؑ پاک کی ذلت یزید کی

ناپاک اور نجس تھی طبیعت یزید کی | گستاخ و بے ادب تھی جبلت یزید کی

حد سے گذر چکی تھی شرارت یزید کی | مشہور ہو چکی تھی خباثت یزید کی

بے کار اور فاسق و آثم یزید تھا

بد خلق اور جابر و ظالم یزید تھا

(تصدق شیرازی)

کرامت خان

عداوت یزید کی

امت یزید کی

عت یزید کی

ست یزید کی

قت یزید کی

ت یزید کی

ی یزید کی

ہمارے شعبہ تبلیغ کی دیگر مطبوعات

مؤلفہ علامہ غلام حسین نجفی

- جاگیر فدک
- سہم مسموم فی جواب نکاح ام کلثوم
- قول مقبول فی اثبات وحدت بنت رسول
- ماتم اور صحابہ
- حقیقت فقہ حنفیہ بجواب حقیقت فقہ جعفریہ
- قول سدید درجواب وکلاء یزید
- کردار یزید بجواب خلافت معاویہ و یزید
- اسلامی نماز و دیگر عبادات بمطابق فقہ جعفریہ
- بغاوت بنو امیہ و معاویہ بجواب خلافت بنو امیہ و معاویہ
- بنو امیہ و معاویہ کی خاندان نبوت پر تبرا بازی
- کیا ناصبی مسلمان ہیں درجواب کیا شیعہ مسلمان ہیں

مومنین حضرات: مسئلہ ماتم ہو یا مسئلہ خلافت کسی بھی نوع کا کوئی حوالہ معلوم کرنا ہو تو جوابی خط لکھیں فوراً جواب دیا جائیگا اس کے علاوہ جہاں کہیں مذہب شیعہ پر حملہ ہو کوئی مولوی ملاں تنگ کرے تحریراً تقریراً جس قسم کی ضرورت پیش آئے فوراً رجوع کریں انشاءاللہ فوراً عملی اقدام کر کے آپکو مطمئن کیا جائیگا۔

پتہ: حجۃ الاسلام علامہ غلام حسین نجفی سرپرست شعبہ تبلیغ مدرسہ جامعۃ المنتظر ماڈل ٹاؤن لاہور